لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ ؛ خدا دوست نہیں رکھتا ، خدا کو پسند نہیں ۔ اَلْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ ؛ برائی کو ظاہر کرنا ۔ مِنَ الْقَوْلِ ؛ بات سے ۔ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؛ مگر جو مظلوم ہو ، جس پر ظلم کیا گیا ہو ۔ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ؛ اور اللہ سمیع و علیم ہے ، سنتا جانتا ہے ۔ تمہاری باتوں کو سنتا اور اُن کا علم رکھتا ہے ۔

منافقوں کی عادت تھی اِدھر کی بات اُدھر لگانا ، مسلمانوں کے عیوب کا پروپگنڈا کرنا ، دل سے جھوٹی باتیں بنانا ، مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا ۔ ان سب باتوں سے خدائے تعالیٰ منع فرما رہا ہے ۔

ترجمہ :- خدا بری بات کے بیان کرنے کو پسند نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ مظلوم ہو اور اللہ تو سمیع و علیم ہے ہی ۔

غیبت حرام ہے

صاحبو ! غیبت کرنا حرام ہے ، غیبت کرنے سے دوست دشمن ہو جاتے ہیں ۔ یہ عادتِ بد پڑھے لکھوں میں ، عالموں میں زیادہ ہے ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دین کی تائید کرتے ہیں ۔ اوّل تنہائی میں ان کو نصیحت کرو ۔ اپنی نیت نیک رکھو ، نرمی سے بولو ، تب کہیں تمہارے کہنے میں اثر ہوگا ۔ اپنی تعلّی دوسرے کی تحقیر و تضحیک اثر کے لئے زہر ہے ۔

کسی کے متعلق ناگوار بات کب منہ سے نکال سکتے ہیں ؟

مظلوم کو بیان کرنا ضروری

(۱) مظلوم : اس پر جو ظلم کیا گیا ہے وہ بیان کرسکتا ہے ۔ جتنا ظلم ہوا ، جس بات کا ظلم ہوا ہے اتنا ہی بیان کرنے کا حق ہے ۔ اس پر حاشیے چڑھانا ، اس میں نمک مرچ لگانا ، کسی کے دیگر شخصی حالات کی تنقید کرنا ، بے کار ، بے ضرورت ہے ۔

(۲) گواہ : اس کو حاکم کے سامنے صحیح حالات بیان کردینا چاہیئے ، چاہے کسی کے موافق ہو یا مخالف ، کسی کو فائدہ ہو یا نقصان ، گواہ کا کام سچ کہنے کا ہے ۔

(۳) شادی بیاہ کے معاملہ میں صحیح صحیح واقعات کہہ دینے چاہئیں ۔ ورنہ دوسروں کا نقصان ہوگا ۔ خصوصاً عورت کا ۔

کسی کے عیوب کب بیان کئے جاسکتے ہیں

(۴) جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہو اس کو بیان کرسکتے ہیں ۔ جب اس نے شریعت کا لحاظ نہیں کیا اور علی الاعلان مرتکبِ کبائر ہوتا ہے تو ایسے شخص کی برائی بیان کرنی چاہیئے اور صرف اتنی ہی بیان کی جائے جس کو کہ اس نے بالاعلان کیا ہو ایسے شخص کو فاسقِ معلن کہتے ہیں ۔ مشائخوں کو ، علماء کو رقعے دیئے جاتے ہیں ۔ ”شریکِ محفل نشاط شدہ ممنون فرمایند“ ۔ اور علماء و مشائخ اور پیشوایانِ مِلّت سب ان کے متعلق پہلے سے سُنتے ہیں ۔ مگر پُلاؤ کھانے کو ضرور جائیں گے ۔ افسوس ! اس پُلاؤ خوری نے کیا تباہی ڈالی ہے ۔ نہ دین کی عزت نہ مذہب کی حمیت ۔ ایسے فاسقِ معلن کے گھر دعوت میں جانا دین کو ذلیل کرنا ہے ۔ سلامتِ ایمان کے ساتھ جوار کی روٹی اور چٹنی ، نان اور قورمہ سے بہتر ہے ۔ افسوس ! امر بالمعروف اور نهي عن المنكر ، اچھی بات کا حکم دینا ، بری بات سے روکنا مفقود ہوگیا ہے ۔ اِنھیں اُمور سے جہالت بڑھتی جارہی ہے اور دین ضعیف ہورہا ہے ۔

بعض لوگ غیبت کرتے ہیں اور روکیں تو فرماتے ہیں ۔ میں تو ان کے منہ پر کہتا ہوں ۔ بری بات رو در رو کہنے کو دل آزاری ، دل شکنی کہتے ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ، میں تو سچ سچ کہہ رہا ہوں ۔ ہاں جناب ! بالکل سچ ۔ آپ جو فرماتے ہیں ، اگر جھوٹ ہوتا تو افترا ہوتا ، تہمت ہوتی ، سچ ہے جبھی تو غیبت ہے ۔ بعض حضرات خود تو غیبت نہیں کرتے مگر چھیڑ کر دوسروں سے غیبت کرواتے ہیں ۔ بعض خود نہیں چھیڑتے مگر کوئی دوسرا غیبت کرے تو اس کے مزے لیتے ہیں ۔ انھیں باتوں سے مسلمانوں کا وفاق ، نفاق سے مبدل ہورہا ہے ، دوستی دشمنی سے بدل جارہی ہے ۔ آج کل محفلوں اور مجلسوں کی ابتداء غیبت ہی سے ہوتی ہے ۔ عورتیں ، مردوں سے زیادہ اس بلا میں گرفتار ہیں ، جہاں چار سیہ سرملیں اور خاوندوں کی شکایت شروع ہوگئی ۔ ایک نے شکایت کی ، دوسری نے روایت کی ۔ خاوندوں کی ناشکر گذاری کی وجہ سے اکثر عورتیں دوزخ میں ہوں گی ۔ عمر بھر ان کے ساتھ بھلائی کرو ، جب ایک بات بھی خلافِ مرضی ہوئی ، صاف کہہ دیں گی میری تو ساری عمر تمہارے ساتھ تکلیف ہی میں گزری ۔ اس گھر میں آ کر میں نے بھلائی کی صورت دیکھی ہی نہیں ۔ کونسا سکھ پایا ؟ کونسی خوشی دیکھی ؟ غرض کہ شکر گذاری بہت کم عورتوں میں پائی جاتی ہے ۔

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا ؛ اگر تم نیکی کو ظاہر کرو ، اگر تم کھلم کھلا خیر کا کام کرو ۔ تاکہ لوگ اس کی تقلید کریں ، اس کی پیروی کریں ۔ اَوْتُخْفُوْهُ ؛ یا اس کو چھپاؤ ، یا ریاکاری کے خوف سے اپنے نیک کام کو مخفی رکھو ، پوشیدہ طور سے کرو ۔ اَوْتَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ ؛ یا کوئی برائی معاف کردو ، عفو کردو ۔

دیکھو ! دو چیزوں کو بھول جاؤ ۔ (۱) اپنی نیکی ، (۲) دوسروں کی برائی ۔ دو چیزوں کو یاد رکھو ۔ (۱) اپنی برائی ، (۲) دوسروں کی بھلائی ۔ دیکھو خدا کو یاد رکھو اور موت کو پیشِ نظر رکھو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ پس بے شک اللہ ہے ۔ عَفُوًّا قَدِيْرًا ؛ معاف کرنے والا ، قدرت رکھنے والا ۔ باوجود قدرت رکھنے کے عفو بھی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اگر تم نیکی کو ظاہر کرو یا چھپاؤ یا کوئی برائی معاف کردو تو اللہ بھی معاف کرنے والا اور قدرت والا ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ ؛ بے شک جو لوگ کفر کرتے ہیں ، انکار کرتے ہیں ، نہیں مانتے ۔ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسولوں کو ، جو اللہ اور رسول کا انکار کرتے ہیں ، وَيُرِيْدُوْنَ ؛ اور چاہتے ہیں ۔ اَنْ يُّفَرِّقُوْا ؛ کہ تفرقہ ڈالیں ۔ بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان ۔ خدا کو ماننے کا بھی دعویٰ اور پیغمبروں سے انکار ۔ خدا کے حکم کو علحدہ سمجھتے ہیں

اور رسولوں کے حکم کو الگ جانتے ہیں ۔ ایک پیغمبر کو نہ ماننا ، خدا کو نہ ماننا ہے ۔ وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور (یہ نادان) کہتے ہیں ۔ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ؛ ہم کچھ مانیں گے اور کچھ نہ مانیں گے ۔ ہم بعض پر ایمان رکھیں گے اور بعض سے کفر کریں گے ۔ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا ؛ اور وہ ارادہ کرتے ہیں کہ بنالیں ۔ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ؛ درمیان میں ایک راستہ ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور اللہ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ہم بعض کو مانیں گے اور بعض کو نہ مانیں گے ، اور (حق و باطل کے) درمیان میں ایک (تیسرا) راستہ نکالنا چاہتے ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾

اُولٰٓئِكَ ؛ یہ لوگ ۔ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ وہی کافر ہیں ۔ حَقًّا ؛ بے شک یہ لوگ کٹے کافر ہیں ۔ حَقًّا ، حَقَّ ذٰلِكَ کا مفعولِ مطلق ہے ۔ یہ بات بالکل سچ ہے ، یہ بات بالکل ثابت ہے ۔ یا كٰفِرُوْنَ کا حال ہے ، لاریب یہ کافر ہیں ۔ وَاَعْتَدْنَا اور ہم نے تیار رکھا ہے اَعْتَدْنَا کا مادّہ عتد بمعنیٰ ”تیار رکھنا“ ہے ۔ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کے لئے عَذَابًا مُّهِيْنًا ؛ ذلیل و خوار کرنے والا عذاب ۔

ترجمہ :- (تو) بے شک یہ لوگ کافر ہی ہیں اور ہم نے تو کافروں کے لئے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ

٢١ ع ١١ ١ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؛ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا ؛ اور فرق نہیں کیا ۔ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے کسی میں ۔ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ ؛ ان کو عنقریب اللہ دے گا ۔ اُجُوْرَهُمْ ؛ ان کے اجر ، اُن کے بدلے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اور اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں تفرقہ نہ کیا (سب کو مانا) تو عنقریب اُن کو (اللہ) اُن کا ثواب دے گا اور اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى

اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

قرآن ایک ہی دفعہ میں نہ اترنے کی حکمت

یَسْئَلُکَ ؛ تم سے طلب کرتے ہیں ، سوال کرتے ہیں ۔ اَھْلُ الْکِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب ۔ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْھِمْ ؛ کہ تم اُن پر اُتارو ، نازل کرو ۔ کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ ؛ ایک کتاب آسمان سے ۔ کلام اللہ کی آیتیں حسبِ ضرورت تھوڑی تھوڑی نازل ہوتی رہیں ۔ یہود چاہتے تھے کہ جیسے تورات ایک دَم سے مِل گئی تھی قرآن بھی ایک دفعہ میں کیوں نہیں اُترا؟ یہ سوال بے کار ہے ۔ حسبِ ضرورت آیتوں کا اُترنا ہی بہتر ہے ۔ سب منتظر رہتے تھے ۔ اور رفتہ رفتہ قرآن شریف کو یاد بھی کرلیتے تھے ۔ عرب لکھنے میں مہارت نہیں رکھتے تھے ، معدودے چند لوگوں کو لکھنا آتا تھا ۔ جو قرآن لکھتے تھے ان کو کاتبینِ وحی کہتے ہیں ۔ مگر عربوں کا حافظہ نہایت غیر معمولی تھا ۔ قرآن شریف تو بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔ اس کو تو حفظ کریں گے ہی ، ائمہ حدیث کو لاکھوں احادیث یاد تھیں ۔ غرضکہ قرآن کے حفظ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی خوب حفاظت کی ۔ وہ زمانۂ نبوت سے اب تک متواتر چلا آرہا ہے ۔ اِن یہودیوں کی عادت تھی کہ خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ اعتراض کریں اور اپنے خیال میں عاجز کرنے کے واسطے کچھ نہ کچھ فرمائشیں بھی کرتے ۔ اس لئے فرماتا ہے :-

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی ؛ یہ تو موسیٰ سے سوال کرچکے ہیں ۔ اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ ؛ اس سے بھی بڑھ کر ۔ فَقَالُوْٓا ؛ پھر اُنھوں نے یہ کہا تھا ۔ اَرِنَا اللّٰہَ جَھْرَۃً ؛ دکھادو ہم کو اللہ کو ظاہر بہ ظاہر ، یعنی عالمِ شہادت میں خدائے تعالیٰ کا دیدار ہو ، ساری دُنیا خدا کو دیکھ لے ۔ فَاَخَذَتْھُمُ الصّٰعِقَۃُ ؛ تو اُن کو بجلی نے آگھیرا ، اُن پر بجلی گری ۔ بِظُلْمِھِمْ ؛ ان کے ظلم کی وجہ سے ۔ جو چیز لطیف عالم میں ، عالمِ علوی میں نظر آسکتی ہے اور دوسری جگہ نظر نہیں آسکتی اس کو عالمِ سفلی اور دنیا میں دیکھنے کی خواہش کرنا بے شک ظلم ہے ، اندھیر ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ان پر بجلی گری اور اگر ان میں کوئی خوش قسمت تھا تو اس پر تجلّی تنزیہی ہوئی ہوگی ۔ اگر ان کا سوال کرنا عناداً تھا تو بجلی کا گرنا عذاب کے طور پر تھا ۔ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ ؛ پھر اُنھوں نے گوسالہ پرستی کی ، گائے کے بچھڑے کو پوجنے لگے ۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنٰتُ ؛ بعد اس کے کہ اُن کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں ۔ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِکَ ؛ پھر ہم نے یہ بھی معاف کردیا ۔ وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی ؛ اور ہم نے موسیٰ کو دیا ۔ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ؛ ظاہر غلبہ ، کہ یہودیوں پر حجت قائم کردی ، ان کو لاجواب کردیا ۔ جناب موسیٰؑ کو ہزاروں معجزات سے قوت عطا کی ۔

ترجمہ :- (اے نبی !) اہلِ کتاب تم سے سوال کرتے ہیں کہ تم ان پر آسمان سے کوئی کتاب اُتارو (بے جا سوال کرنا خواہ مخواہ کوئی نہ کوئی فرمائش کرنا اُن کی عادت ہے) وہ تو اس سے بڑھ کر بھی موسیٰ سے سوال کرچکے ہیں ، اُنھوں نے کہا تھا ہم کو ظاہر بظاہر خدا کو دکھادو ، پھر تو ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر بجلی گری ، پھر ان کے پاس واضح دلائل (اور معجزات) آنے کے بعد بھی اُنھوں نے گوسالہ پرستی کی تو ہم نے اس سے بھی درگزر کیا اور موسیٰ کو ظاہر غلبہ دیا ۔

خدائے تعالیٰ یہود کی جہالتیں اور اس پر جو ان کو سزائیں ہوئیں یکے بعد دیگرے گنا تا ہے ۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ ؛ اور ہم نے کوہِ طُور کو اُن پر بلند کیا ۔ بِمِيْثَاقِهِمْ ؛ ان سے پکا عہد لینے کے لئے ، یعنی وہ مانتے نہ تھے ۔ اعجازِ خداوندی سے کوہِ طور ان کے سر پر آ گیا اور مجبورًا ان کو ماننا پڑا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان سے عہد لینا ان پر ایسا سخت گراں تھا جیسے ایک پہاڑ تھا کہ سر پر آ گیا ۔ خوش دِلی سے احکامِ الٰہی کو قبول نہیں کیا ۔ وَقُلْنَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے اُن سے کہا ۔ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ؛ دروازے میں سر جھکائے ہوئے داخل ہو ۔ یعنی شہر اَرِیْحَا فتح ہونے کے وقت اُنھیں حکم دیا گیا تھا کہ شکریہ میں عاجزی وفروتنی سے سر جھکائے ہوئے گاؤں کے دروازے میں گھسو ۔ مگر وہ فتح کی خوشی میں آپے سے باہر ہوگئے اور جُھکنا ایک طرف ، لگے اکڑنے اور اینٹھنے اور تکبر کرنے ۔ وَقُلْنَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے اُن سے کہا ۔ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ ؛ سبت یعنی شنبہ کے روز یا سنیچر کے دن حکم عدولی نہ کرو ۔ تاویلِ بے جا نہ کرو ، حد سے نہ گزر جاؤ ۔ انھیں حکم دیا گیا تھا ، شنبہ کے دن مچھلیوں کا شکار نہ کریں ۔ اُنھوں نے کیا شروع کیا کہ شنبہ کے دن مچھلیوں کے آ جانے کے بعد ایک دیوار سی بنا دیتے اور یکشنبہ کے روز مچھلیاں پکڑ لیتے ۔ اس طرح شنبہ کی تعطیل کو فوت کر دیتے ۔ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ ؛ اور ہم نے اُن سے لیا تھا ۔ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ؛ سخت عہد ۔ پکا ، مضبوط اقرار ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان سے مضبوط عہد کے لئے اُن (کے سروں) پر کوہِ طور کو بلند کر دیا اور ہم نے اُن سے کہا تھا دروازے میں داخل ہو تو سر جھکائے ہوئے داخل ہو اور ہم نے اُن سے کہا تھا کہ شنبہ (کی تعطیل) میں تعدّی نہ کرو (زیادتی نہ کرو) اور ہم نے تو اُن سے مضبوط عہد بھی لیا تھا ۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾

فَبِمَا نَقْضِهِمْ ؛ ما زائد ہے صرف تاکید اور زور کے لئے آتا ہے ۔ پھر بسبب ان کے توڑنے کے ۔ مِّيْثَاقَهُمْ ؛ اپنے عہد کو ، اور ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ۔ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اور آیاتِ الٰہی سے کفر کرنے اور نہ ماننے کی وجہ سے ۔ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ ؛ اور انبیاء کو قتل کرنے سے بِغَيْرِ حَقٍّ ؛ بغیر کسی حق کے ، ناحق ناروا ۔ وَقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؛ اور ان کے اس کہنے سے کہ ہمارے دل کیا ہیں غِلاف ہیں ۔ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا ؛ نہیں ، ان کے دِلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے ، زنگ آ گیا ہے ۔ بِكُفْرِهِمْ ؛ ان کے کفر و انکار کی وجہ سے ۔ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ پھر وہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ، آیاتِ الٰہی کے انکار سے اور ناحق ناروا انبیاء کو قتل کرنے کی وجہ سے اور ان کے اس قول سے کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں ، نہیں ! بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے اُن پر مہر کردی ہے لہذا وہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں ۔

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝

وَبِكُفْرِهِمْ ؛ اور اُن کے کفر کی وجہ سے ۔ وَقَوْلِهِمْ ؛ اور اُن کے کہنے سے ۔ عَلٰى مَرْيَمَ ؛ مریم پر ۔ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ؛ بڑا بہتان ۔

ترجمہ :- اور اُن کے کفر سے اور مریم پر بہتانِ عظیم باندھنے سے ۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝

وَقَوْلِهِمْ ؛ اوران کے اس کہنے سے بھی ۔ اِنَّا قَتَلْنَا ؛ (کہ) ہم نے مار ڈالا ۔ اَلْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ؛ عیسٰی بن مریم کو ۔ جو مدعی تھے کہ اُن پر برکت کا ہاتھ پھرا ہے ۔ رسول اللہ ؛ اور وہ خدا کے رسول بھی ہیں ۔ مگر دیکھا ، ہم نے ان کو مار کر ڈال دیا اور وہ کچھ بھی تو نہ کر سکے ، وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ ؛ حالانکہ ان یہودیوں نے نہ عیسٰی کو مارا اور نہ اُن کو سولی دی ۔

جناب عیسٰی علیہ السلام کے بارہ (۱۲) حواری حضرت عیسٰیؑ کی گرفتاری کے وقت راہ فرار پر قرار پکڑ چکے تھے اور تلوار چلی ہم ندارد پر عمل کر چکے تھے ۔ اب جو کچھ قصہ بیان کیا جاتا ہے وہ دشمنانِ عیسٰی علیہ السلام کا قول ہے ۔ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؛ مگر ان کو اشتباہ ہوگیا تھا ، دھوکا ہوگیا تھا ۔

بعض کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ سُولی چڑھانے کے بعد بے ہوش ہوگئے تھے ۔ سرکاری آدمیوں نے سمجھا کہ اُن کا انتقال ہو چکا ہے اور سُولی سے اُتار لیا اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ چلے گئے تھے اور رات کے وقت دھوکے میں ایک دوسرے ہی آدمی کو سُولی دی گئی تھی ۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؛ اور بے شک جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں ۔ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؛ بلاشبہ وہ خود اس کی نسبت شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں ۔ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؛ اس بارے میں ان کے پاس کوئی یقینی بات نہیں ، کوئی صحیح

علم نہیں ۔ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ؛ بجز اس کے کہ وہم وگمان میں پڑ جائیں ۔ غیر یقینی باتیں لگائیں ۔ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ؛ اور یقینی طور سے انھوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا ۔

ترجمہ :- اور ان کے اس کہنے سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم ، رسول اللہ کو قتل کردیا اور حالانکہ ان کو نہ انھوں نے (یہودیوں نے) قتل کیا نہ ان کو سولی دی بلکہ ان کو اشتباہ (اور دھوکا) ہوگیا اور یقیناً جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں ، وہ ان کی نسبت شک میں پڑے ہیں ان کو اس بارے میں (مسیح کے متعلق) کوئی (یقینی) علم نہیں مگر وہم وگمان کے پیچھے پڑ گئے ہیں ، اور انھوں نے قطعی طور سے ان کو (مسیح کو) قتل نہیں کیا ، (یقیناً قتل نہیں کیا ، ہرگز قتل نہیں کیا) ۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾

بَلْ رَّفَعَهُ ؛ بلکہ اُس کو اُٹھالیا ۔ اللّٰهُ ؛ اللہ نے ۔ اِلَيْهِ ؛ اپنی طرف ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؛ عزیز ، زبردست اور حکیم ، عزت اور حکمت والا ۔

ترجمہ :- بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اُٹھالیا اور اللہ زبردست ہے ، حکمت والا ہے ۔ (مسیح کو بچالیا اور جب اس کی حکمت کا تقاضا ہوگا پھر دُنیا میں لائے گا ۔)

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اور اہلِ کتاب سے کوئی نہیں ۔ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ ؛ مگر یہ کہ وہ ایمان لائے گا اس پر ۔ قَبْلَ مَوْتِهٖ ؛ اپنے مرنے سے پہلے ۔ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ اور قیامت کے دن ۔ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ ؛ ہوگا ان پر ۔ شَهِيْدًا ؛ گواہ ۔ قَبْلَ مَوْتِهٖ ؛ کی ضمیر کدھر پھرتی ہے ۔ حَوْشَبْ کہتے ہیں کہ اہلِ کتاب کی طرف یعنی یہودی ، نصرانی ، مسلمان ، منافق میں سے ہر ایک مرنے سے پہلے مسیح کا یقین کرلے گا ۔ اور اکثر کہتے ہیں کہ قَبْلَ مَوْتِهٖ ؛ کی ضمیر مسیحؑ کی طرف پھرتی ہے ۔ اس وقت معنیٰ یہ ہوں گے ۔ ہر اہل کتاب مسیحؑ کے مرنے سے پہلے قرب قیامت میں اُن پر ایمان لائے گا ۔

ترجمہ :- اور ہر ایک اہلِ کتاب میں سے (قربِ قیامت میں) اُن کے (مسیح کے) مرنے سے پہلے ان پر ایمان لائے گا اور قیامت کے دن وہ (مسیح علیہ السلام) اُن کے گواہ ہوں گے ۔

یہودیوں کی عادت تھی روز ایک نئی حجت نکالنا اور بے ضرورت سوالات کرنا ، جیسے جیسے سوالات کرتے گئے چیزیں حرام ہوتی گئیں ، فرماتا ہے :

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ
لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ؛ تو یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے۔ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ ؛ ہم نے ان پر اچھی چیزوں کو بھی حرام کر دیا تھا، اُن کو محروم کر دیا تھا۔ اُحِلَّتْ لَهُمْ ؛ جو ان کے لے حلال تھیں۔ اِسی واسطے بے کار سوالات سے رسولِ خدا ﷺ نے منع فرمایا تھا، کیونکہ بے کار سوالات سے بہت سی چیزیں حرام بھی ہو جاتی ہیں۔ وَبِصَدِّهِمْ ؛ اور ان کے اعراض سے اُن کی روگردانی سے، یا ان کے رُکنے سے۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؛ راہِ خدا سے بہت۔

ترجمہ:- پھر تو ہم نے یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے کتنی پاک چیزیں جو اُن کو حلال تھیں اُن پر حرام کر دیں اور اس وجہ سے بھی کہ وہ راہِ خدا سے بہت اعراض (اور روگردانی) کرتے تھے۔

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾

وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا ؛ اور ان کے سود لینے کی وجہ سے، ان کی سود خواری کی وجہ سے۔ وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ ؛ حالانکہ ان کو اس کی ممانعت کی گئی تھی۔ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ ؛ اور لوگوں کا مال کھانے کی وجہ سے۔ بِالْبَاطِلِ ؛ ناحق طور سے۔ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ ؛ اور ہم نے ان میں سے کافروں کے لے تیار رکھا ہے۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ دردناک عذاب۔

ترجمہ:- اور ان کی سود خواری کی وجہ سے، حالانکہ ان کو اس کی ممانعت کی گئی تھی، اور ناحق لوگوں کا مال کھا جانے کی وجہ سے (ہم نے بہت اچھی چیزیں ان پر حرام کر دیں) اور ہم نے ان میں سے منکرین کے لئے عذابِ الیم تیار رکھا ہے۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ ع ۲۲ ۲

لٰکِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ ؛ مگر علمی تحقیق میں ثابت قدم لوگ ۔ مِنْھُمْ ؛ اُن میں سے ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؛ اور ایمان دار لوگ ، مومنین ۔ یُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان رکھتے ہیں ۔ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ ؛ اُس پر جو تم پر اے نبی ! نازل ہوا ۔ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ؛ اور اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو تم سے پہلے نازل ہو چکا ہے ۔ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ ؛ اور جو نماز قائم کرتے ہیں ، اس کے پابند ہیں ۔ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ ؛ اور زکوٰۃ دینے والے ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھنے والے ۔ اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِیْھِمْ ؛ ان کو ہم عنقریب دیں گے ۔ اَجْرًا عَظِیْمًا ؛ اجرِ عظیم ، بڑا ثواب ۔

ترجمہ :- مگر ان میں سے جو علم میں ثابت قدم ہیں ، (شک و شبہ نہیں رکھتے) اور ایمان دار لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر اُترا ہے اور جو تم سے پہلے اُترا ہے ، اور قائم رکھنے والے نماز کے اور دینے والے زکوٰۃ کے اور اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھنے والے ، ان لوگوں کو ہم عنقریب اجرِ عظیم دیں گے

صاحبو ! آج کل مسلمان کیا کر رہے ہیں ؟ سود خواری عام ہوگئی ہے ۔ رشوت خواری کی کیا کمی ہے ؟ چھوٹے سے بڑے تک کوئی رشوت لینے سے نہیں شرماتا ۔ جب تک بالائی نہ ہو کھانا کھایا ہی نہیں جاتا ۔ سچے مقدمے کو جھوٹا بنانا ، حق کو ناحق ثابت کرنا یہ تو بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ۔ علم کی پختگی کدھر ہے ؟ قرآن پر ایمان رکھنا کہاں ہے ؟ پابندیٔ صلوٰۃ و زکوٰۃ تو بالکل مفقود ہوگئی ہے ۔ پھر بتایئے ان کے لئے کیا عذابِ الیم تیار نہیں ہے ؟ اسلامی نام سے کیا ہوتا ہے ؟ اسلامی کام بھی تو کرو ۔ علم بے عمل وبال ہے اور عملِ بے علم ضلال ہے ۔ علم و عمل دونوں جمع ہوں تو کمال ہے ۔

اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِہٖ ۚ

وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَھٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ ۚ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾

اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ؛ بے شک ہم نے تمہاری طرف وحی کی ۔ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ ؛ جیسا کہ نوح کی طرف وَالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ ؛ اور دوسرے انبیاء کی طرف ، نوح کے بعد ۔ وَاَوْحَیْنَا ؛ اور ہم نے وحی کی ۔ اِلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ؛ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق کی طرف ۔ حضرت اسمٰعیلؑ ، ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے ۔ ان کی اولاد عرب میں پھیلی ، اِنھیں کی اولاد میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی ہیں ۔ اسحٰق علیہ السلام ، ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے تھے ۔ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ ؛ اور یعقوب اور اُن کی اولاد کی طرف ۔ یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل بھی ہے ۔ اولادِ یعقوب علیہ السلام کو بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں ۔ اَسْبَاط ، سِبْط کی جمع ہے ۔ عربوں کے خاندان کو قبائل کہتے ہیں اور بنی اسرائیل کے قبائل کو اسباط ۔ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَھٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ ؛ اور ہم نے وحی بھیجی عیسیٰ و ایوب و یونس و ہارون اور سلیمٰن کی طرف ۔

کسی ایک پیغمبر کو بھی نہ ماننا دُرست نہیں

عیسٰی علیہ السلام کو یہودی نہیں مانتے تھے اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو عیسائی نہیں مانتے ۔ پیغمبروں میں ، جو پاکیزہ صفات ہوتے ہیں اور قوموں کی اصلاح جیسی وہ کرتے ہیں ، حضرت محمد ﷺ اور عیسٰی علیہ السلام نے بھی کی ۔ معیارِ نبوت دونوں میں ہے ۔ ان کو نہ ماننا بالکل ہٹ دھرمی ہے ۔ ذاتی عِناد ہے ۔ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ؛ اور ہم نے داوٗد کو زبور دی ۔ زَبَرَ ۔ بمعنی کَتَبَ ہے ۔ زَبُوْرٌ بمعنی مکتوب کتاب ۔ زبورِ داوٗد میں اکثر دعائیں ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح کہ نوح کی طرف اور ان کے بعد دوسرے انبیاء کی طرف بھیجی تھی ۔ ہم نے ابراہیم ، اسمٰعیل ، اسحٰق ، اور یعقوب اور اُن کے قبائل اور عیسٰی ، ایوب ، یونس ، ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے داوٗد کو زبور دی تھی ۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَكْلِیْمًا ۝۱۶۴

وَرُسُلًا ؛ اور ہم نے دوسرے پیغمبروں کو بیان کیا ، قَصَصْنٰهُمْ مقدر کا مفعول ہے ۔ قَدْ قَصَصْنٰهُمْ ؛ کہ ہم نے ان کو بیان کیا ۔ عَلَیْکَ ؛ تم پر ، تم سے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ تم سے پہلے ، جیسے صالح علیہ السلام ، زکریا علیہ السلام ، وغیرہ ۔ وَرُسُلًا ؛ اور رسولوں کو ۔ لَمْ نَقْصُصْهُمْ ؛ کہ ہم نے اُن کو بیان نہیں کیا ۔ عَلَیْکَ ؛ تم پر ، تم سے ۔ وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی ؛ اور اللہ نے موسٰی سے کلام کیا ۔ باتیں کیں ۔ تَکْلِیْمًا ؛ بے شک باتیں کیں ۔ خدا نے ہر قوم میں کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجا ہے ۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ۔

ترجمہ :- ہم نے تم سے ، اس سے پہلے بعض پیغمبروں کے (نام بیان کئے ہیں اُن کے) قصّے بیان کئے ہیں اور بعض پیغمبروں کے قصّے بیان نہیں کئے اور اللہ نے موسٰی سے خوب کلام کیا ۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝۱۶۵

رُسُلًا ؛ ہم نے پیغمبروں کے قصّے بیان کئے ہیں ۔ پہلے رُسُلًا سے بدل ہے ۔ مُبَشِّرِیْنَ ؛ بشارت اور خوش خبری دینے والے ۔ وَمُنْذِرِیْنَ ؛ اور ڈر کی باتیں سنانے والے ، ڈرانے والے ، لِئَلَّا یَكُوْنَ ؛ تاکہ نہ ہو ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے عَلَی اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ حُجَّةٌ ؛ کسی قسم کی حجت ، عذر ، لاعلمی کی وجہ سے ۔ بَعْدَ الرُّسُلِ ؛ رسولوں کے بعد ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ؛ عزت و حکمت والا ۔ اس کی عزت کا تقاضا ہے کہ اس کے احکام کی فرماں برداری کی جائے ۔

اس کی حکمت کا اقتضا ہے کہ ہر کام، ہر حکم حکیمانہ ہو، بادلیل ہو، موجّہ ہو۔

ترجمہ:- (ہم نے) رسولوں کو بشارت و خوش خبری دینے اور (برے کاموں سے) ڈرانے کے لئے (بھیجا تھا) تا کہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لئے کوئی بھی حجت (اور عذر) اللہ پر باقی نہ رہے اور اللہ باعزت اور باحکمت ہے۔

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝١٦٦

لٰکِنِ اللّٰہُ ؛ مگر اللہ۔ یَشْھَدُ ؛ گواہی دیتا ہے۔شہادت دیتا ہے، تصدیق کرتا ہے۔ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ ؛ اُس چیز کی جو تمہاری طرف اُتارا ہے۔ اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ ؛ خدا نے اس کو اپنے علم کے ساتھ اُتارا ہے۔ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ ؛ اور ملائکہ بھی شہادت دیتے ہیں، گواہی دیتے ہیں، تائید کرتے ہیں۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ ؛ اور اللہ کافی ہے، بس ہے۔ شَھِیْدًا ؛ شاہد ہونے کے لحاظ سے، اللہ کی گواہی کے لحاظ سے وہ بس ہے۔

ترجمہ:- (مخالفین اور ناحق شناس شہادت نہیں دیتے، نہ دیں) مگر اللہ تو اپنے علم کے ساتھ جو (کلام اللہ) تم پر اُتارا ہے اُس کی گواہی دیتا ہے اور فرشتے بھی اس کی شہادت دیتے (اور تصدیق کرتے) ہیں اور شہادت دینے والا (ایک) اللہ بس ہے (کافی ہے)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝١٦٧

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا، انکار کیا۔ وَصَدُّوْا ؛ اور اعراض کیا، اور روگردانی کی۔ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؛ راہِ خدا سے۔ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا ؛ دور دراز گمراہی میں جا پڑے، وہ بے انتہا ضلالت میں پڑے ہیں۔

ترجمہ:- بے شک جن لوگوں نے انکار کیا اور راہِ خدا سے روگردانی کی، وہ تو (حق سے) دُور بڑی گمراہی میں پڑ گئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝١٦٨

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا ؛ بے شک یہ کفار اور ستم گار، جن لوگوں نے کفر بھی کیا اور ظلم بھی۔ لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ ؛ خدا ایسا نہیں ہے۔ لِیَغْفِرَ لَھُمْ ؛ کہ اُن کی مغفرت کرے، اور بخش دے۔ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ ؛ اور نہ اُن کو ہدایت کرے، دکھادے۔ طَرِیْقًا ؛ راستہ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کفر اور ظلم کیا خدا ان کو نہ مغفرت کرنے والا ہے اور نہ راستہ بتانے والا ہے۔

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ ؛ خدا ان کو راستہ نہیں دکھائے گا مگر جہنم کا راستہ ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؛ جو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ، ابدالآباد تک رہیں گے ۔ وَكَانَ ذٰلِكَ ؛ اور ہے یہ بات ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ يَسِيْرًا ؛ آسان ۔

ترجمہ :- مگر جہنم کا راستہ (خدا اُن کو راستہ دکھائے گا تو جہنم کا) جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ، اور یہ بات خدا پر آسان ہے (سہل ہے)۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلرَّسُولُ بِٱلْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾

يَـاَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو ۔ قَدْجَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ ؛ تمہارے پاس پیغمبر آچکا ہے ۔ بالحق ؛ حق مذہب اور سچا دین لے کر ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے پروردگار کے پاس سے ۔ فَـاٰمِنُوْا ؛ پھر تم ایمان لاؤ ۔ خَيْرًا لَّـكُمْ ؛ تمہاری بھلائی کے لئے ، بہتری کے لئے ۔ اٰمِنُوْا کا مفعول لہٗ ہے ۔ وَاِنْ تَـكْفُرُوْا ؛ اور اگر تم کفر کرو ، اور نہ مانو ۔ فَاِنَّ لِلّٰهِ ؛ پس بے شک اللہ کا ہے ۔ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ہے ۔ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ علم والا ۔ حکمت والا ، باخبر ، دانشمند ۔

ترجمہ :- لوگو ! تمہارے رب کی طرف سے سچا دین لے کر تمہارے پاس پیغمبر آچکا ہے ۔ تم ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا ، اور اگر تم انکار کرو گے تو (خدا کو تمہاری کیا پرواہ ہے؟) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ، سب اللہ کا ہے ۔ (سب اس کے بندے اور مخلوق ہیں ۔ اس کی مِلک ہیں) اور اللہ تو علیم و حکیم (علم و حکمت والا) ہے ۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۖ

وقف لازم ۲۳ ع ۳

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ ۱۷۱

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! اے نصرانیو ! اے کرسٹانو ! لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ ؛ اپنے دین میں غلو نہ کرو، حد سے نہ بڑھو۔ ''غلو'' ایسا مبالغہ جو ناممکن ہو۔ اسی سے غالی ہے۔ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ؛ اور نہ کہو اللہ پر۔ اِلَّا الْحَقَّ ؛ مگر حق بات کو، اِلَّا الْقَوْلَ الْحَقَّ۔ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ ؛ اس کے سوا نہیں کہ مسیح، عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ؛ عیسٰی جو ابنِ مریم ہیں۔ مسیح اگر برکت والے ہیں تو مریم کے بیٹے بھی تو ہیں۔ وہ خدا کیونکر ہو سکتے ہیں؟ یا جزوِ خدا کیونکر بن سکتے ہیں؟ جنابِ مسیح خدا ہوتے تو کرسٹانوں کے مذہب کے مطابق جب آپ کو سولی دی جا رہی تھی ایلی ایلی لِمَ سَبَقْتَنِیْ (یا اللہ یا اللہ تو مجھ پر کیوں خفا ہے) نہ فرماتے۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؛ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ وَكَلِمَتُهٗ ؛ اور اس کی ایک بات ہیں۔ لفظِ کُنْ سے پیدا ہوئے ہیں اللہ نے فرمایا ہو جا اور وہ پیدا ہو گئے۔ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ ؛ اس کلمہ کو مریم کی طرف ڈالا۔ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؛ اور ایک روح ہے خدا کے پاس کی۔ روح اس شئے کو کہتے ہیں جس سے حرکت پیدا ہو، چلے، پھرے، بولے چالے۔ روح تو سب میں ہے، جنابِ مسیح کی کیا خصوصیت ہے؟ وہ روحِ لطیف ہیں۔ اُن سے غیر مادی آثار زیادہ پیدا ہوئے۔ مُردوں کو زندہ کیا، بیماروں کو تندرست کیا، ارواحِ خبیثہ کو دور کیا۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؛ پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؛ اور اقانیم ثلثہ یعنی تین اقنوم یا تین اصلوں کے قائل مت ہو۔ اِنْتَهُوْا ؛ اِس سے باز آؤ۔ یہ کہنے سے رُک جاؤ۔ خَيْرًا لَّكُمْ ؛ اپنی بھلائی کے لئے۔ اس میں تمہاری بہتری ہوگی۔ اِنَّمَا اللّٰهُ ؛ اِس کے سوا نہیں کہ اللہ۔ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ ایک ہی لائقِ عبادت ہے، اللہ ہی ایک معبود ہے۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ وہ پاک ہے، میں اُس کی پاکی بیان کرتا ہوں، اس کی اصل سَبَحُوْا سُبْحَانًا ہے۔ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ؛ کہ اس کو اولاد ہو۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ؛ اور اللہ کافی ہے، بس ہے، ذمہ داری لینے والا، کام بنانے والا، کارساز۔

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ! (اے نصرانیو ! اے کرسٹانو !) اپنے دین کے مسئلہ میں غلو نہ کرو۔ (حد سے نہ بڑھو) اور حق کے سوا اللہ پر کوئی بات نہ کہو۔ مسیح تو عیسٰی ابن مریم ہیں، اللہ کے رسول ہیں اور اس کا ایک کلمہ (کُنْ) ہیں جس کو مریم کی طرف ڈالا اور خدا کے پاس کی ایک روح ہیں لہذا تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور تین نہ کہو۔ اپنی بھلائی کے لئے (تثلیث سے) باز آؤ (تین خدا نہ کہو)۔ (سب کا) معبود ایک اللہ ہی ہے۔ وہ اس سے پاک ہے کہ اس کو اولاد ہو۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کی مِلک ہے، (اس کے بندے ہیں) کام بنانے کے لئے (کارسازی کے لئے) ایک اللہ کافی ہے، (وافی ہے، بس ہے)۔

صاحبو! موجود بالذات جو اصلی وجود رکھتا ہے، خدا ہے جو ایک ہے۔ خدا کے ساتھ اس کے اسماء وصفات ہیں جو مستقل وجود نہیں رکھتے۔ انتزاعی اور سمجھ میں آنے کی چیز ہیں، خدا نے تمام چیزوں کو جان کر پیدا کیا ہے، یہ نہیں کہ پیدا کرنے کے بعد جانا ہو۔ تمام چیزیں جو خدائے تعالیٰ کو پہلے سے معلوم تھیں۔ ان کو اعیانِ ثابتہ، حقائق اشیاء طبائع، جائزات اور حقائق ممکنات کہتے ہیں۔ جتنی چیزیں خدائے تعالیٰ کو معلوم ہیں، کیا وہ سب موجود ہوگئی ہیں۔ نہیں، تمام معلوم چیزیں موجود نہیں ہوئی ہیں۔ اللہ کے اسماء وصفات کی تجلی اعیانِ ثابتہ، حقائق اشیاء پر پڑتی ہے اور اللہ اس عینِ ثابت کو کُنْ فرماتا ہے تو وہ چیز موجود ہوجاتی ہے، ان کے ملنے سے ممکن یعنی بندہ پیدا ہوتا ہے۔ عیسائیوں کے پاس اُصولِ تقویم اور اقانیم ثلاثہ تین چیزیں ہیں۔ (۱) باپ، (۲) بیٹا، (۳) روح القدس۔ ہندوؤں کے پاس (۱) خدا (۲) مادّہ (۳) جیو یعنی روح، اور بعض کے پاس چوتھا جزو آکاش یعنی وسعتِ علم الٰہی، جس میں تمام چیزیں ظاہر ہیں۔ تحقیق نہ رکھنے اور غور وفکر نہ کرنے کی وجہ سے تثلیث کے دلدل میں پھنس گئے ہیں۔ اللہ کو وہ، باپ کہتے ہیں جو سب کی اصل ہے۔ وہ عینِ ثابت اور حقیقتِ شئے کو بیٹا اور مادّہ کہتے ہیں جو ذاتِ خداوندی سے ظاہر ہوا ہے اور تجلی اسماء الٰہی کو جو امرِ کُنْ کے ساتھ حقیقتِ ممکنہ پر پڑتی ہے، روح القدس اور جیو کہتے ہیں۔ وسعت علمِ الٰہی کو جس میں تمام اشیاء کا ظہور ہورہا ہے (اور کوئی چیز علمِ الٰہی سے باہر نہیں) آکاش اور خلو کہتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؛ تثلیث کے گورکھ دھندے سے نکلو، یہ تمہارے ہی لئے خیر ہوگا۔ تم کو ایک خدا بس ہے، وہی کارساز ہے۔ جس کا وجود بالذات نہیں، اس کی حرکت بالذات کیسے ہوگی؟ تم کو، تمہارے تمام کاموں کو، خدا نے پیدا کیا ہے۔

الحاصل توحید مسلمانوں کا اصل اُصول ہے، اسی پر ہمیشہ قائم رہنا چاہئیے۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ ؛ ہرگز عار نہ کریں گے مسیح، برا نہ مانیں گے۔ نَكْفٌ ؛ مادہ ہے جدا ہونا، کراہت کرنا۔ اَنْ يَّكُوْنَ ؛ کہ ہو۔ اصل میں عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ ہے۔ عَبْدًا لِّلّٰهِ ؛ اللہ کا بندہ، وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؛ اور نہ ملائکہ مقربین۔ خدا کے مقرب فرشتے، دربارِ الٰہی کے رہنے والے۔ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ ؛ اور جو عار سمجھے، کراہت کرے۔ عَنْ عِبَادَتِهٖ ؛ اس کی بندگی سے، اس کا بندہ ہونے سے۔ وَيَسْتَكْبِرْ ؛ اور خود کو بڑا سمجھے، تکبر کرے، سرکشی کرے۔ فَسَيَحْشُرُهُمْ ؛ پھر وہ عنقریب ان کو جمع کرے گا۔ اِلَيْهِ ؛ اپنی طرف، اس کی طرف۔ جَمِيْعًا ؛ سب کو۔

ترجمہ:- مسیح اور (دربارِ الٰہی کے) مقرب فرشتے اللہ کے بندے ہونے سے ہرگز عار نہیں کریں گے۔ اور جو اس کی (اللہ کی) بندگی سے عار کرے اور (خود کو بڑا سمجھے) تکبر کرے تو وہ عنقریب اُن سب کو اپنے پاس جمع کرلے گا۔

انسان کا مرتبہ فرشتوں سے بڑا ہے

صاحبو! بعض حضرات خیال کرتے ہیں کہ فرشتوں کا مرتبہ پیغمبروں سے زیادہ ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ فرشتے غیر مادی ہیں ان کو قربِ حق ہے۔ انسان نرا مادی نہیں، بلکہ روح اور تن دونوں کا مجموعہ ہے۔ انسان میں جو جامعیت ہے فرشتوں میں کہاں؟ فرشتوں کے علوم مخصوص اور محدود ہیں۔ حضرت انسان کا علم لامحدود ہے۔ ''لَا تَقِفُ عِنْدَ حَدٍّ'' ہے، کہیں ختم نہیں ہوتا۔ لہذا جب انسان بُرے کام کرتا ہے تو وہ حیوانوں سے بدتر ہے، کیونکہ حیوانوں کو عقل نہیں، جو برائیوں سے مانع ہے۔ اور جب انسان اچھے کام کرتا ہے تو وہ فرشتوں سے اچھا ہے، کیونکہ باوجود موانع کے اچھا کام کرتا ہے۔

پیغمبروں کا کیا پوچھنا، خصوصاً سید المرسلینؐ کے ملائکہ سے افضل ہونے میں کیا کلام ہے۔ انسانِ کامل مسجودِ ملائک ہے، محلِ نظرِ الٰہی ہے۔

آفرین آفرینش زہ بہ اورنگِ شہی ÷ نورِ چشم صاحبِ خانہ چراغِ خانہ ہم

مقصدِ خلق جہاں مرآۃِ اسماء و صفات ÷ زینت افزائے سریر و افسرِ شاہانہ ہم (حسرت صدیقی)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: پھر جو لوگ ایمان لائے۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ: اور نیک کام کئے، اعمالِ صالحہ کئے۔ فَيُوَفِّيْهِمْ: ان کو پورا پورا دے گا، کافی وافی دے گا۔ اُجُوْرَهُمْ: ان کے اجر، ان کے ثواب، ان کے بدلے۔ وَيَزِيْدُهُمْ: اور اُن کو زیادہ دے گا، اور بھی دے گا۔ مِنْ فَضْلِهٖ: اپنے فضل و کرم سے، ان کے استحقاق سے بڑھ کر۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ: اور جو لوگ۔ اِسْتَنْكَفُوْا: کراہت کی، عار سمجھا، برا مانا۔ وَاسْتَكْبَرُوْا: اور تکبر کیا، خود کو بڑا سمجھا۔ فَيُعَذِّبُهُمْ: تو ان کو عذاب کرے گا، ان کو سزا دے گا۔ عَذَابًا اَلِيْمًا: دردناک عذاب، تکلیف دہ سزا۔ وَلَا يَجِدُوْنَ: اور نہ پائیں گے۔ لَهُمْ: اپنے لئے۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ: خدا کو چھوڑ کر۔ خدا کے سوا، خدا کے مقابل، خدا کے سامنے۔ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا: نہ یار نہ مددگار، نہ محبت کرنے والا، نہ نصرت دینے والا۔

ترجمہ:- پھر جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اعمالِ صالحہ کئے، اُن کو اُن کا اجر کافی وافی دے گا اور اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور جو عار اور تکبر کرتے ہیں تو اُن کو (اللہ) عذابِ الیم دے گا۔ (دردناک سزا دے گا) اور خدا کو چھوڑ کر وہ کسی کو نہ یار پائیں گے، نہ مددگار۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾

یَاَیُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو ۔ قَدْجَآءَ کُمْ ؛ تمہارے پاس آ چکی ہے ۔ بُرْهَانٌ ؛ دلیلِ قاطع ۔ بَرَهَ ۔ یَبْرَهُ ۔ بَرْهًا ؛ کاٹنا ۔ بَرْهَةٌ ؛ زمانہ کا ایک حصّہ ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ، اُس کی طرف سے ۔ وَاَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے اتارا ۔ اِلَیْكُمْ ؛ تمہاری طرف ۔ نُوْرًا مُّبِیْنًا ؛ نورِ تاباں ، قرآن ، پیغمبر ، مذہب ۔

ترجمہ :- لوگو ! تمہارے رب کے پاس سے تمہارے پاس دلیلِ قاطع آ چکی (پہنچ چکی) اور ہم نے تمہاری طرف نورِ تابان اتارا ۔ (ایمان سے سرفراز کیا ، پیغمبر سے سرفراز کیا ۔ ان کی روشنی میں چلو ، اُن کی اتباع کرو)

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۟

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ ؛ پھر جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ۔ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ ؛ اور اس کو مضبوط پکڑ لیا ۔ اس کا دامنِ رحمت تھام لیا ، اس کے احکام مان کر اپنی حفاظت کر لی ۔ اِعْتِصَام ؛ مضبوط پکڑنا ۔ کسی چیز کو تھام کر اپنی حفاظت کرنا ۔ عِصْمَتْ حفاظت ۔ فَسَیُدْخِلُهُمْ ؛ پس ان کو عنقریب داخل کرے گا ۔ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ؛ اپنی رحمت وفضل میں ۔ وَیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ ؛ اور ان کو اپنی طرف ہدایت کرے گا ، دکھادے گا ، پہنچادے گا ۔ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ؛ سیدھا راستہ ، صراطِ مستقیم ۔

ترجمہ :- پھر جو اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو ان کو اپنی رحمت وفضل میں داخل کرے گا اور ان کو اپنی طرف پہنچنے والا سیدھا راستہ دکھا دے گا ۔

اس سے پہلے ترکہ اور کلالہ کے احکام بیان کئے گئے تھے ۔ سورۂ نساء تمام ہورہا ہے ۔ لہذا ترکہ کا تتمہ بیان کیا جاتا ہے واضح ہو کہ اکثر لوگ ربطِ آیات کی ضرورت پر بہت زور دیتے ہیں ۔ ایک انگریز نے ایک بات لکھی ہے جس کو میں بھی پسند کرتا ہوں ۔ قرآن شریف کوئی تالیف ، تصنیف نہیں ہے ، اللہ کا کلام ہے ۔ لوگوں کو جیسی ضرورت ہوئی انھوں نے سوال کیا اور اس کا جواب دیا گیا ۔ تورات ، انجیل کو دیکھو ، تمام آسمانی کتابوں میں یہی حالت ہے ۔ حسبِ ضرورت احکام اُترے ہیں بے ربطی ہی کلام اللہ ہونے کی دلیل ہے ۔ مگر ایک بینا دل کے لئے ربط مل جاتا ہے ۔

قرآن کوئی کتابی تصنیف نہیں کہ تسلسل ہو

یَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ یَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ

یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۱۷۶

یَسْتَفْتُوْنَکَ ؛ تم سے لوگ حکم پوچھتے ہیں ، فتویٰ لیتے ہیں ۔ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ ؛ تم کہو اللہ حکم دیتا ہے ۔ فِی الْکَلٰلَۃِ ؛ کلالہ کے بارے میں (اس کے متعلق یہ ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ جس کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو وہ کلالہ ہے) اِنِ امْرُؤٌا ھَلَکَ ؛ اگر کوئی شخص مرجائے ، اگر کوئی مرد ہلاک ہو ۔ لَیْسَ لَہٗ وَلَدٌ ؛ نہ ہو اس کے لئے اولاد ۔ وَلَہٗ اُخْتٌ ؛ اور اس کی ایک بہن ہو ۔ فَلَھَا نِصْفُ مَاتَرَکَ ؛ تو اس کی بہن کے لئے ہے نصف اس ترکے کا جو بھائی نے چھوڑا یعنی ماں باپ اور اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کو ترکے کا نصف حصّہ ملے گا ۔ وَھُوَیَرِثُھَا ؛ اور وہ بھائی ، بہن کا وارث ہوگا اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھَا وَلَدٌ ؛ اگر اس بہن کی اولاد نہ ہو ۔ فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ ؛ اگر اس کی دو بہنیں ہوں ۔ فَلَھُمَا الثُّلُثٰنِ ؛ تو ان دونوں بہنوں کو دو ثلث ملے گا ۔ مِمَّا تَرَکَ ؛ ترکہ سے ، اس چیز سے کہ بھائی نے چھوڑی ۔ وَاِنْ کَانُوْٓا اِخْوَۃً ؛ اگر ہوں کئی بھائی ۔ رِجَالًا وَّنِسَآءً ؛ کچھ مرد کچھ عورتیں ۔ اَخ اور اُخْتٌ کو ملا کر تَغْلِیْبًا اِخْوَۃً کہا گیا ۔ فَلِلذَّکَرِ ؛ تو مرد کے لئے یعنی بھائی کے لئے ۔ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ؛ مثل حصے دو عورتوں کے ۔ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ ؛ اللہ تم کو بیان کرتا ہے ، صاف صاف احکام دیتا ہے ۔ اَنْ تَضِلُّوْا ؛ (مفعول لہٗ ہے بمعنی کَرَاھَۃَ اَنْ تَضِلُّوْا ۔) کہ کہیں تم گمراہ نہ ہوجاؤ ۔ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ؛ اور اللہ کو ہر شئے کا علم ہے ، اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔

ترجمہ :- لوگ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں ۔ تم کہو اللہ تم کو کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے جس کی اولاد نہ ہو ، اور بہن ہو تو اُس (بہن) کے لئے آدھا ترکہ ہے (اور اگر بہن مرجائے) اور بہن کی اولاد نہ ہو تو بھائی اس کا وارث ہوجائے گا ۔ اگر (کلالہ کے) دو بہنیں ہوں تو ان کو ترکے میں سے دو ثلث (حصّہ ملے گا) ، اور اگر کئی بھائی بہنیں ہوں یعنی مرد اور عورت ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصّہ ملے گا ۔ اللہ تم سے اس لئے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم (تقسیم ترکہ میں) گمراہ نہ ہوں اللہ کو تو ہر شئے کا علم ہے ۔

واضح ہو کہ اگر کوئی عورت مرجائے اور شوہر اور بھائی چھوڑے تو شوہر کو نصف اور باقی کل مال بحیثیت عصبہ بھائی کو ملے گا ۔ اگر کوئی مَرد مرجائے اور زوجہ اور بہن چھوڑ جائے تو زوجہ کو رُبع اور باقی تین رُبع میں سے بہن کو نصف بحیثیت ذی فرض اور رُبع بہ حیثیت رَد کیوں کہ شوہر و زوجہ ایسے ذی فرض ہیں جو ہم نسب نہیں ہیں بلکہ ان میں رشتہ زوجیت ہے ، ایسوں پر رَد نہیں ہوتا ۔ اگر کوئی زوجہ اور بھائی بہن چھوڑے تو زوجہ کو رُبع اور بھائی کو نصف اور بہن کو رُبع ۔

فرائض کے مسائل بہت مشکل ہیں ۔ لہٰذا فرائض کی کتاب دیکھنے کی ضرورت ہے ، بلکہ کسی تجربہ کار اُستاد سے پڑھنے کی حاجت ہوتی ہے ۔

فرائض کے مسائل مشکل ہیں اس لئے فقہاء سے رجوع کریں

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ مائدہ، اس کی ایک سو بیس (۱۲۰) آیتیں ہیں اور سولہ (۱۶) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ نِسَـــــآء میں اکثر احکام معاملات بیان کئے گئے تھے، اسی سلسلہ میں کھانے اور پینے، حلال وحرام چیزوں کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۬ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ①

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اے مسلمانوں! اَوْفُوْا ؛ پورا کرو۔ بِالْعُقُوْدِ ؛ عہدوں کو۔ وعدوں کو۔ عُقُوْد جمع عَقْدٌ ؛ گرہ۔ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؛ اپنے معاہدوں اور وعدوں کو وفا کرو، ایفائے وعدہ کرو۔ اُحِلَّتْ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے حلال کردیئے گئے ہیں۔ بَهِيْمَةُ ؛ چرانے والے، بات نہ کرنے والے، چوپائے۔ اَلْاَنْعَامِ ؛ غریب جانور جو کھائے جانے کے قابل ہیں۔ جمع نَعَمٌ۔ نُعُوْمَةٌ۔ نرمی۔ نازکی۔ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ ؛ وہ حیوان صامت یعنی بے زبان جانور جو کھائے جاتے ہیں۔ یہہ اضافت ایسی ہے جیس کہ خَاتَمُ فِضَّةٍ میں ہے یعنی چاندی کی انگوٹھی۔ اِلَّا ؛ مگر۔ مَا ؛ جو۔ يُتْلٰى ؛ بیان کیا جاتا ہے پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ عَلَيْكُمْ ؛ تمہارے سامنے۔ مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ ؛ جوتم کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے، جس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ غَيْرَ ؛ نہ۔ مُحِلِّي۔ اصل میں مُحِلِّيْنَ تھا۔ حلال سمجھنے والے۔ اضافت سے مُحِلِّيْنَ کا نون گرگیا۔ اَلصَّيْدِ ؛ شکار۔ بحالیکہ حلال نہ سمجھیں۔ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؛ اورتم احرام باندھے ہوئے ہو۔ اَحْرَمَ ؛ احرام باندھا۔ حُرُمٌ وَ مُحْرِمٌ ؛ احرام باندھا ہوا شخص۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ يَحْكُمُ ؛ حکم کرتا ہے۔ مَا ؛ جو۔ يُرِيْدُ ؛ ارادہ کرتا ہے، چاہتا ہے۔

ترجمہ:- اے ایمان دارو! وفائے عہد کرو (تمہیں اطاعتِ خداوندی کا جو حکم دیا گیا ہے، اس کے پابند رہو۔ خدا جو فرمائے اس پر عمل کرو۔ خدا جانور کو ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے، تم ذبح کرنے میں کوتاہی نہ کرو)۔ تمہارے لئے وہ جانور حلال ہیں (جن کے کھانے کی اجازت دی گئی ہے) مگر وہ (جانور تمہارے لئے جائز نہیں) جن (کی ممانعت) کا حکم تم کو سنادیا گیا ہے۔ احرام کی حالت میں تم شکار کو بھی حلال نہ سمجھو۔ بے شک خدا جو چاہتا ہے، حکم دیتا ہے۔

(غور کروگے تو اس کے کچھ نہ کچھ فوائد تم کو حاصل ہوں گے)

صاحبو! بعض نادان کہتے ہیں کہ جانوروں کو حلال کرنا اور ان کو کھانا ظلم اور سخت دلی ہے، ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ درختوں میں بھی جان ہے، سچ پوچھو تو کونسی چیز ہے کہ اس میں اس کے لائق جان نہیں " وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؛ جمادات نباتات کی غذا ہوجاتے ہیں، نباتات حیوانات کی غذا بن جاتے ہیں۔ حیوانات کی فطرت پر غور کرو۔ بعض نباتات کو کھاتے ہیں اور بعض حیوانات کو بھی کھاتے ہیں۔ حضرتِ انسان ہر چیز کو اپنے لائق بنا کر کھاتے ہیں۔ انسان نہ غلّہ خور ہے، نہ حیوان خور۔ میووں میں سے چھلکا اور بیج پھینک دیتے ہیں، غلّہ اور حیوانات کو بھی پکا کر کھاتے ہیں۔ انسان کیا ہے طلسمات کا پتلا ہے۔

کون سی شئے ہے نہیں جو مجھ میں ÷ اک طلسمات کا پتلا ہوں میں (حسرت صدیقی)

عقل کے ہتھیار سے درندوں، چرندوں سب پر حکومت کرتا ہے۔ مناسب، غیر مناسب کو سمجھنے والا خدا ہے۔ درندوں کو اور حشرات کو نہ کھاؤ بہتر، احرام میں کسی جانور کو شکار کر کے نہ کھاؤ بہتر۔ روزے میں نہ کچھ کھاؤ نہ پیو بہتر۔ نہ ضرورت سے زیادہ نرم دل بنو، نہ ضرورت سے زیادہ سخت دل۔ درندوں کا گوشت کھانے سے درندگی پیدا ہوتی ہے۔ اور مطلق گوشت چھوڑ دینے سے بزدلی اور نامردی آجاتی ہے۔ تم جانتے ہو شیر گوشت کھاتا ہے، اور بیل گھاس۔ ذرا بتاؤ ان میں سے کون بہادر ہے اور کون بزدل اور کون ضعیف القلب؟

او انسان! تو نے سب کو کھایا، سب کو فنا کیا، ذاتِ الٰہی میں اپنی فنا کی بھی سوچ۔ جمادات بعدِ فنا نباتات بنے، نباتات بعدِ فنا حیوانات بنے، اور حیوانات بعدِ فنا انسان بنے۔ او انسان! خود کو فنا کر، دیکھ تو کیا ہوتا ہے، جہاں سے نکلا تھا وہیں پہنچتا ہے ع بخدا تا نہ چشی کے دانی۔

گم شدن درگم شدن دینِ من است ÷ نیستی درہست آئینِ من است

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ②

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو۔ لَا تُحِلُّوْا ؛ اُسے حلال نہ سمجھو، ان کی بے حرمتی کو جائز نہ جانو۔ شَعَآئِرَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نشانیوں کو۔ شَعَآئِر جمع شَعِيْرَةٌ یا شِعْرَةٌ۔ یعنی وہ چیزیں جن کو خدا نے باحرمت کیا ہے، اور خدا کی طرف ان کی نسبت ہو، مثلاً حرم میں شکار نہ کرنا وغیرہ۔ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ ؛ اور نہ باعزت وحرمت مہینوں کو حلال سمجھو، یعنی اُن میں جنگ نہ کرو۔ شَهْر اسمِ جنس ہے۔ واحد، جمع دونوں پر مستعمل ہوتا ہے۔ حرام مہینے چار ہیں، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔ محرم، رجب

نیکی غذاؤں کے اوصاف

اِن مہینوں میں قریش کے کافر بھی جنگ کو ناجائز سمجھتے تھے ۔ وَلَا الْھَدْیَ ؛ اور نہ ہدی کو بے عزت کرو ۔ ہدی کیا ہے؟ وہ نذر و نیاز ہے جو اللہ کے لئے کعبہ میں بھیجی جاتی ہے ، یعنی اُونٹ ، گائے ، بکری ۔ ھَدْی کا واحد ھَدْیَۃٌ ۔ وَلَا الْقَلَآئِدَ ؛ اور نہ قلادہ پہنے ہوئے جانوروں کو ۔ جمع قلادہ ؛ ہار ، گلے کا پٹا ، رسّی ۔ اس کا مادہ قلد ہے بمعنی بٹنا ۔ کیونکہ قدیم زمانے میں بالوں کی رسی بطور قربانی کی نشانی کے ، جانوروں کے گلے میں ڈالی جاتی تھی ۔ وَلَآ آٰمِّیْنَ ؛ اور نہ قصد کرنے والوں کو ۔ اَمَّ ۔ یَؤُمُّ ۔ اَمًّا ؛ قصد کرنا ۔ اِمَامٌ ؛ جس کی طرف نماز میں اقتداء کے لئے قصد کیا جاتا ہے ۔ مَاْمُوْمٌ ؛ مقتدی ۔ اُمٌّ ؛ ماں ، جس کی طرف بچے قصد کرتے ہیں ۔ یہاں مدِ طویل ہے ، اس لئے تین الف کے برابر اس کو دراز کریں ۔ اَلْبَیْتَ الْحَرَامَ ؛ باحرمت گھر ۔ کعبۃ اللہ شریف ۔ یَبْتَغُوْنَ ؛ چاہتے ہیں ، طلب کرتے ہیں ۔ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ ؛ اپنے رب کا فضل و کرم ۔ وَرِضْوَانًا ؛ اور اس کی رضا مندی یعنی جو حاجی خدا کی رضا جوئی میں بیت اللہ کا ارادہ کرتے ہیں ان سے جنگ نہ کرو ۔ وَاِذَا حَلَلْتُمْ ؛ اور جب تم حلال ہو جاؤ یعنی احرام اُتاردو ۔ فَاصْطَادُوْا ؛ پس شکار کرو ، شکار کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ۔ اصل امر میں وجوب ہے ۔ اباحت اور جواز کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے ۔ ظاہر ہے کہ یہاں '' اصطادوا '' کا امر وجوب کے لئے نہیں ہے ، کیونکہ اگر وجوب کے لئے ہوتا تو شکار نہ کرنے سے گناہ لازم آتا ، مگر ایسا تو نہیں ہے ۔ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ ؛ اور نہ برانگیختہ کرے تم کو اور نہ آمادہ کرے تم کو ، جرم کے اصلی معنی کسب کے ہیں ، دشمنوں کی عداوت کا نتیجہ تمہاری تعدی نہ بنے اور پھر ناپسند امر کا کرنا اسی سے مجرم ہے ۔ شَنَاٰنُ قَوْمٍ ؛ کسی قوم کی عداوت ۔ اَنْ صَدُّوْكُمْ ؛ اس وجہ سے کہ انھوں نے تم کو روکا تھا ۔ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجدِ حرام سے ، کعبۃ اللہ شریف سے ، شہر شریف سے ۔ اَنْ تَعْتَدُوْا ؛ کہ تم تعدی کرو ۔ حد سے بڑھ جاؤ کہ حق ناحق بن جائے ۔ وَتَعَاوَنُوْا ؛ اور باہم اعانت ، مدد ، ہمدردی کرو ۔ عَلَی الْبِرِّ ؛ بھلائی پر ، خیر متعدی پر ، اس بھلائی پر جس کا اثر دوسروں تک پہنچے ۔ وَالتَّقْوٰی ؛ اور پرہیزگاری پر ۔ وَلَا تَعَاوَنُوْا ؛ اور ایک دوسرے کی باہم مدد نہ کرو ، اعانت نہ کرو ۔ عَلَی الْاِثْمِ ؛ گناہ پر ۔ وَالْعُدْوَانِ ؛ اور تعدی اور زیادتی پر ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ پرہیزگاری اختیار کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ؛ بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے ۔ عِقَاب ؛ عقوبت ، وہ سزا جو بعدِ جرم دی جاتی ہے ۔ عَقْبٌ ؛ پیچھے ، بعد ۔ عَقِبٌ ؛ ایڑی ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! حلال نہ سمجھو (اور بے حرمت نہ کرو) اللہ کی نشانیوں کو اور نہ عزت والے کسی مہینہ کو اور نہ ھدی (یعنی قربانی کے جانور) کو ، اور نہ ان (قربانی کے جانوروں) کو جن کے گلے میں پٹے ڈالتے ہیں ، اور نہ بیت الحرام کے قصد کرنے والوں کو جو اپنے رب کا فضل اور اُس کی رضا مندی چاہتے ہیں ، اور جب تم حلال ہو جاؤ اور احرام کھول دو تو شکار کرو (اس کی ممانعت نہیں) اور نہ کسی قوم کی دشمنی کہ انھوں نے تم کو مسجد حرام سے روک دیا (جیسا کہ حدیبیہ میں ہوا) تم کو تعدّی اور زیادتی کرنے پر آمادہ کرے اور (دوسروں کو پہنچنے والے) نیک کام اور تقویٰ (اور پرہیزگاری) میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور تعدّی (زیادتی) میں باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے ۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ

وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣﴾

اس سے پہلے اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فرمایا تھا۔ یعنی وہ چیزیں جو حرام ہیں، اب اس کی تفصیل کی جارہی ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر حرام کردیا گیا۔ اَلْمَیْتَةُ ؛ مُردار یعنی وہ جانور جو بغیر ذبح کے مرگیا۔ وَالدَّمُ ؛ اور خون۔ عربوں کی عادت تھی خون کو آنت میں بھر کر بھون لیتے یا تل لیتے تھے۔ اس کا کھانا سخت حرارت پیدا کرتا ہے، جو مُضر ہے۔ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ ؛ اور سور کا گوشت۔ وَمَآ اُهِلَّ ؛ اور جن پر زور سے پکارا گیا ہو۔ پہلی رات کے چاند کو دیکھ کر سب شور مچاتے ہیں۔ چاند، چاند، اس لئے اس کو ہلال کہا گیا۔ لِغَیْرِ اللّٰهِ ؛ غیر خدا کا نام۔ بِهٖ ؛ اس پر یعنی ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے۔ اسلام سے پہلے۔ ''بِاسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی '' کہہ کر ذبح کرتے تھے۔ اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ بُت پرستی سے بچایا جائے۔ معمولی اضافت یعنی ''یہ کس کا ہے'' کہنا جائز ہے۔ دیکھو! ہم کہتے ہیں، یہ گھوڑا میرا ہے، یہ گائے میری ہے، یہ بکرا میرا ہے۔ غیر اللہ کے نام سے ذبح جائز نہیں۔ اس امر کی تمام تفسیریں شہادت دیتی ہیں۔

بعض لوگوں نے تو اتنی تنگدلی بتائی ہے کہ بزرگوں کی فاتحہ کا کھانا بھی اُن کے پاس مَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ؛ میں داخل ہے۔ ان نادانوں کو نہ ایصالِ ثواب معلوم ہے نہ نسبتِ مجازی ہی کو جانتے ہیں۔ غالباً انھوں نے یہ حدیث نہیں سنی کہ جب حضرتؐ کے حکم سے سعدؓ بن عبادۃ نے کنواں کھدوایا تو پکار دیا گیا کہ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ ان بدنصیبوں کو نہ فاتحہ نصیب ہے نہ درود۔ کیونکہ یقیناً وہ اس حدیثِ مشہور سے بے خبر ہیں۔ كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ ؛ (ہر ایک اہم چیز جس سے پہلے اللہ کی حمد نہ بیان کی گئی ہو وہ ابتر ہے، بے خیر ہے) دیکھو رسولِ خدا ﷺ ذبح کے وقت فرماتے تھے: هٰذَا مِنْ محمد وَاٰلِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؛ دیکھو هٰذا من محمد واٰلہ عندالذبح کہا گیا ہے مگر ذبح تو بسم اللہ واللہ اکبر پر ہے۔ صاحبو! بعض وقت اپنی اور غیر کی طرف نسبت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کہے'' یہ گھر میرا نہیں ہے خدا کا ہے'' تو وہ وقف ہوجائے گا۔ یا اگر کوئی کہے کہ '' یہ بیوی میری نہیں ہے خدا کی ہے'' تو کفر ہوجائے گا۔ کہاں کفار کا یہ

کہنا کہ بِسمِ اللات والعزّٰی اور کہاں مسلمان کا کہنا ''بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر''۔

بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ خوش حال لوگوں کو کھانا کھلانے کا کوئی ثواب نہیں ۔ ایصالِ ثواب صدقہ ہے ۔ اِن کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دوست کو کھانا کھلانا خواہ امیر ہو یا غریب اور خود اپنی بیوی کو کھانا کھلانا بھی ثواب ہے ، اگر چہ وہ سیدانی ہو یہاں صدقہ بمعنی موجب ثواب ہے ، نہ کہ صدقہ بمعنی زکوٰۃ بیچارے سمجھ سے معذور ہیں ۔ صدقہ اور ثواب کے سمجھنے سے کوسوں دور ہیں ۔ ہمارے اس خیال کی تائید وَلَا تَـأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ سے ظاہر ہے یعنی غیرِ خدا کے نام پر اگر ذبح کیا جائے تو وہ بُت پرستی میں داخل ہے ۔ اس مسئلہ کی تھوڑی سی تفصیل ہم نے سورۂ فاتحة کی تفسیر میں کردی ہے ۔

وَالْمُنْخَنِقَةُ ؛ اور جو گلا گھٹنے سے مرجائے یعنی منڈی مروڑ کر مارا جائے ۔ خَنْقٌ ؛ گلا گھونٹنا ۔ اِنْخِنَاقٌ ؛ گلا گھٹنا ۔ پھانسی دیا جانا ۔ وَالْمَوْقُوْذَةُ ؛ اور جو لٹھ یا پتھر کے مارنے سے مرجائے ۔ وَالْمُتَرَدِّيَةُ ؛ جو اوپر سے گرکر مرجائے ۔ وَالنَّطِيْحَةُ ؛ اور جو سینگ مارنے سے مرجائے ۔ نَطَحَ ؛ سینگ مارا ۔ وَالنَّطِيْحَةُ ؛ اور سینگ مارا ہوا ۔ وَمَآ اَكَلَ ؛ اور جس کو کھائے اور جس کو کھایا ہو ۔ اَلسَّبُعُ ؛ درندہ ۔ اِلَّا مَاذَكَّيْتُمْ ؛ اگر جان باقی ہو ، اور تم نے اُسے ذبح کیا ہو تو وہ ممانعت سے مستثنٰی ہے ۔ مگر جسے تم نے ذبح کیا ہو ۔ وَمَا ذُبِحَ ؛ اور جو ذبح کیا گیا ہو ۔ عَلَى النُّصُبِ ؛ بتوں پر ۔ اس کا واحد نَصِيْب ہے ۔ نَصَبَ ؛ کھڑا کیا ۔ ہر چند کہ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ، مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ میں داخل تھا ، مگر چونکہ آدمیوں کے نام پر بھی ذبح ممکن ہے ، اس لئے بتوں کے نام پر ذبح کرنے کو زیادہ اہمیت دی گئی ۔ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا اور ایسا تقسیم کرنا بھی حرام ہے ۔ بِالْاَزْلَامِ ؛ جمع زَلَمْ (فف) یازُلَمْ ؛ (ضف) اور تیروں پانسوں کے ذریعہ سے گوشت تقسیم کرنا ۔ یہ اکثر جوے میں ہوتا تھا ۔

عربوں کی عادت تھی کہ ایک تھیلی میں تین تیر رکھتے ، ایک پر ''ہاں'' لکھتے ، ایک پر ''نہیں'' لکھتے ، ایک خالی رہتا اور پھر ان میں سے ایک تیر نکالتے ۔ اگر وہ تیر نکلتا جس پر ہاں لکھا ہوا ہے ، تو سمجھتے کہ خدا نے اس کو چاہا ۔ یہ ان کے دل کی من گھڑت بات تھی ، قرعہ دوسری چیز ہے ۔ بے اصل چیز کو یہ سمجھنا کہ خدا کی مرضی کے مطابق ہے یا نہیں ، خدا پر حکم لگانا ہے ۔

ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؛ یہ سب گناہ اور بدمعاشی ہے ۔ اَلْيَوْمَ ؛ اب ، آج ، اِس زمانے میں ۔ یہاں يَوْمَ بمعنی زمانے کے ہے يَئِسَ ؛ مایوس ہوگیا ۔ نا اُمید ہوگیا ۔ مایوس ہوگئے ۔ فاعل جمع ہو اور فعل پہلے ہو تو واحد آتا ہے ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ۔ كَفَرُوْا ؛ انکار کئے ۔ مِنْ دِيْنِكُمْ ؛ تمہارے دین سے ۔ اب تمہارا دین کسی کے مٹائے نہیں مٹ سکتا وہ برابر ترقی کرتا جائے گا ۔ آئندہ تمہارے دین کو کوئی نہیں مٹا سکتا ۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ ؛ لہذا اے مسلمانو ! تم ان کافروں سے نہ ڈرو ۔ ان سے مرعوب نہ ہو ۔ وَاخْشَوْنِ ؛ اور مجھ سے ڈرو ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج اَكْمَلْتُ ؛ میں نے کامل کردیا ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ دِيْنَكُمْ ؛ تمہارے دین کو ۔ تمام اُصولی اور ضروری باتیں بیان کردی گئی ہیں ۔ اب صرف قرآن کو سمجھنا اور اس سے احکام کا استنباط کرنا باقی ہے ۔ جیسی جیسی ضرورت پیدا ہوگی ، علماء اس سے احکام استنباط کریں گے ۔ جو مدعی اُصولِ اسلام کے خلاف ایک لفظ بھی کہے تو وہ خود اس پر رد ہے ۔ ہر حکم کا ماخذ قرآن ہونا چاہیئے ۔ بے ماخذ قول ناقابلِ قبول ہے ۔ وَاَتْمَمْتُ ؛ اور میں نے تمام کیا ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ نِعْمَتِيْ ؛ میری نعمت ۔ وَرَضِيْتُ ؛ اور میں راضی ہوگیا میں نے پسند کیا ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ اَلْاِسْلَامَ ؛ اسلام کو ۔ دِيْنًا ؛ دینوں میں سے ۔ یعنی دینوں میں سے میں نے دینِ اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا ۔ فَمَنْ ؛ پھر جو ۔ اُضْطُرَّ ؛ مضطر اور

بے قرار ہو۔ مجبور اور ناچار ہو۔ فِيْ مَخْمَصَةٍ ؛ سخت بھوک میں ، کئی دن فاقوں میں گزرے ہوں ۔ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ ؛ نہ مائل ہو۔ نہ قصد رکھتا ہو۔ لِاِثْمٍ ؛ گناہ کے لئے ، یعنی اس کا ارادہ حرام خوری کا نہ ہو اور مجبوراً جان بچانے کے لئے کچھ کھالے ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ معاف کرنے والا ، رحم کرنے والا ہے ۔ اللہ غفور رحیم ہے ۔

آدمی کا بھوک سے مرنا مردار کھانے سے زیادہ اہم ہے ، زیادہ برا ہے ، بڑے شر کے مقابلہ میں چھوٹے شر کو اختیار کرنا چاہیئے ۔

ترجمہ :- تم پر حرام کر دیا گیا ہے ، مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس پر اللہ کے نام کے سوا ، دوسرے کا نام (ذبح کے وقت) پکارا گیا ہو اور (وہ جانور) جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو ، اور (وہ جانور) جو لاٹھی یا پتھر کے صدمہ سے مر گیا ہو ، اور وہ جو اوپر سے نیچے گر کر اس کے صدمہ سے مر جائے ، اور سینگ مارا ہوا (وہ جانور جس کو دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو) ۔ اور جس کو درندے نے کھایا ہو ، مگر یہ کہ تم نے اس کو ذبح کیا ہو اور وہ (جانور) جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو ، اور پانسوں اور تیروں کے ذریعہ تقسیم کرنا بھی حرام ہے ۔ یہ (بڑی بُری بات ہے) گناہ کا کام ہے ۔ آج کافر تمہارے دین کی طرف سے مایوس (اور نا اُمید) ہو چکے ہیں ۔ پھر ان سے کیا ڈرتے ہو ، مجھ سے ڈرو ۔ آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے ، اور اپنی نعمت تم پر تمام اور پوری کر دی اور دینوں میں سے تمہارے لئے اسلام کو پسند کیا ۔ پھر جو سخت بھوک کے مارے مضطر اور بے قرار ہو جائے (اور حرام خواری کا اِرادہ نہ رکھتا ہو) اور گناہ اس کا مقصود نہ ہو (اور کچھ حرام چیز کھالے) تو بے شک اللہ غفور رحیم ہے ۔

صاحبو ! اس آیت میں کئی ضروری مسائل بیان کر دیئے گئے ہیں ۔ خنزیر کا گوشت پوست سب ناجائز ، خنزیر سراپا حرام ہے ۔ بڑا بے حیا جانور ہے جو اس کا گوشت کھاتے ہیں ان میں بھی بے حیائی آ جاتی ہے ۔

ذبح کرنے کا کیا قاعدہ ہے ؟ حلقوم یعنی گلا کھانے اور سانس کی نالی اور اس کے بازو کی دو رگوں میں سے ایک رگ کا کٹنا ضروری ہے ۔ اسلام میں بُت پرستی کی سخت ممانعت کی گئی ہے اور ان تمام چیزوں سے منع اور باز رکھا گیا ہے جو بُت پرستی کے متعلق ہیں ۔ جوے بازی بھی حرام ہے ، جو آج کل برج کی شکل میں عام طور پر کھیلی جاتی ہے ۔ خدا نے جوے بازی کی حرمت کو شراب کی حرمت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کام کو ناپاک اور شیطان کا کام فرمایا اور اس سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے ۔

صاحبو ! دینِ اسلام ایک مکمل اور عام دین ہے ۔ اس کا مقصدِ اعلیٰ توحید اور خدا کو ایک ماننا ہے ۔ اسلام نہ کسی خاندان سے خاص ہے نہ اس میں ذات پات کا جھگڑا ہے ، نہ کسی زبان سے خصوصیت رکھتا ہے ۔ اسلام توحید کے ساتھ مکارمِ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے ۔ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ ؛ میں بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں ۔ اسلام کسی خاص ملک میں محبوس نہیں ہو سکتا ۔ اس میں تہذیب نفس اور مکارم اخلاق کے سوا دیوانی اور فوجداری ہر قسم کے قوانین موجود ہیں اسلام حریت اور مساوات کو پیدا کرتا ہے ۔ عورتوں کو بھی صاحبِ مِلک اور توریث مانتا ہے ۔ عورتوں کی آزادی کے لئے اِس

اسلام عالمی مذہب ہے اس میں ہر قسم کے قوانین موجود ہیں

میں خُلع کا مسئلہ بھی ہے ۔ اسلام میں دوسروں کو قتل کرنا تو ایک طرف کوئی شخص خودکشی بھی نہیں کرسکتا ۔ کیونکہ اسلام سکھاتا ہے کہ تم خود اللہ کی مِلک ہو ، اور اس کو خلاف حکمِ خدا ضائع نہیں کرسکتے ۔

اسلام ایک دریائے ناپیدا کنار ہے ، جس میں غوطہ مار کر سب پاک ہوجاتے ہیں ۔ کوئی ذرا یہ تو بتادے کہ ساری دنیا کے لئے کونسا مذہب خدا نے بھیجا ہے ۔ ہندوؤں کے پاس تو یہ ہے کہ اگر کوئی وید کو سن لے تو سیسہ پگھلا کر اس کے کان میں ڈالنا چاہیئے ۔ مجوسی ، یعنی پارسی مذہب میں بھی تبلیغ نہیں ، لہٰذا وہ بھی کسی کو پارسیوں میں ملا نہیں سکتے ۔ یہودیوں کا مذہب اب بھی غیر تبلیغی ہے ۔ اور بنی اسرائیل کے سوا کوئی یہودی بن نہیں سکتا ۔ جناب عیسٰی علیہ السلام بھی بنی اسرائیل میں سے تھے ، اور موسوی مذہب کے پابند تھے کسی نے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا ، میں بیٹوں کی روٹی کتوں کے سامنے نہیں ڈالنا چاہتا ۔ لہٰذا عیسائی مذہب بھی تمام اقوام کے لئے نہیں ہے ۔ کافتہ الناس اور تمام اقوام عالم کے لئے صرف اسلام ہے ۔ مسلمانوں کی دیکھا دیکھی آریوں اور پراٹسٹنٹ عیسائیوں نے اپنے مذہب کے خلاف دوسروں کو اپنے مذہب میں ملانا شروع کردیا ہے ۔ وہ اپنی دانست میں مسلمانوں کے خلاف کرتے ہیں مگر رفتہ رفتہ بے اِرادہ اور بے اُصول ، اسلام کو اختیار کئے چلے جارہے ہیں اور اپنے مذہب کو خیرباد کہہ رہے ہیں ۔ انشاء اللہ ایک دن ایسا آئے گا کہ اسلام کی حقیقت ظاہر ہوجائے گی ، اور ساری دنیا یہی مکمل مذہب اختیار کرنے پر مجبور ہوجائے گی ۔

میں یقین سے کہتا ہوں اے مخالفینِ اسلام ! تم قرآن کو دیکھو اور اس کو نظرِ تعمق سے دیکھو تمہارے دل میں تمہارے مذہب کی وقعت باقی نہ رہے گی ۔ تم اس سے بھاگوگے مگر وہ تم کو کب چھوڑتا ہے ۔ تمہارے کانوں سے ، تمہاری آنکھوں سے تمہارے دل میں اترے گا ۔ تمہارے دماغ میں بس جائے گا ۔ تم مجبور ہوگے کہ اپنے مذہب کی اصلاح کرو ۔ مگر کس کے اصول کی پابندی کے ساتھ ؟ اسلام کے ، یہ آبِ حیات ہے تمہارے مردہ دلوں کو زندہ کردے گا ۔ تم اپنے مسلم ہونے سے انکار کئے چلے جاؤ ، مگر دنیا شہادت دے گی ، پکارے گی ، چلاّ اُٹھے گی کہ یہ صورت وشکل اسلام کی ہے ۔ اس کی آنکھیں ہیں ، مگر افسوس ! آنکھوں میں نور نہیں ، زبان ہے مگر اس میں لکنت باقی ہے ، ہاتھ پیر ہیں مگر شل ہیں ۔ تم اسلام سے بھاگو ، خوب بھاگو مگر وہ تم کو کب چھوڑتا ہے ۔ تم کو چھاتی سے لگالے گا ۔ اپنا دودھ پلائے گا اور تم کو اپنا بیٹا بنالے گا ۔

بہرحال کامل دین اگر ہے تو اسلام ہی ہے ۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِ سْلَامُ ۔ اسلام ہی خدا کا دین ہے ۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ؛ جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب کو اپنا دین بنائے تو وہ خدا کے پاس کبھی مقبول نہیں ہوگا وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ اور وہ آخرت میں نقصان اور حیرانی میں ہوگا ۔

ہمارے ان مباحث سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اسلام دنیا سے تفرقہ اور پریشانی دفع کرنا چاہتا ہے ۔ خدا ایک ، رسول ایک ، مذہب ایک ، قانون ایک ، اور پھر ایسا سیدھا سادہ مذہب کہ عقلِ سلیم مجبور ہے کہ اس کو قبول کرے ۔ اسلام تمام عالم کو ایک انسان بنادیتا ہے جس کو انسانِ کبیر کہتے ہیں ۔ اگر کسی کی آنکھ دکھے یا سر میں درد ہو یا کوئی اور عضو کو تکلیف پہنچے تو اس کا اثر تمام دیگر اعضاء پر بھی پڑتا ہے اور تمام جسم بیمار ہوجاتا ہے ۔ اِسی طرح تمام افرادِ انسانی میں ہمدردی کی ضرورت ہے ہر ایک کو دوسرے کی تکلیف سے متاثر ہونا چاہیئے اور دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا چاہیئے ۔ اگر جسم کے ایک حصہ میں بھی بیماری ہو تو انسان کو تندرست نہیں کہہ سکتے ۔ اسی طرح قوم کو یا کسی فرد کو کوئی نقصان پہونچے تو دنیا کا نظام تمدن درست

اسلام کی تعلیمات

نہیں سمجھا جائے گا ۔ یہ ہے اسلام کی روح ۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ زمانہ ترقی کرتا جارہا ہے ، اور حسب ضرورت قوانین بدلتے چلے جارہے ہیں ، بھلا تمام زمانوں میں ایک ہی قانون اسلام کیوں کر کام دے سکے گا ؟ ان نادانوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ بعض قوانین اُصولی ہوتے ہیں ، وہ ہرگز نہیں بدلتے ۔ اِن اُصولی اور کلی قوانین پر اسلام مشتمل ہے اور اسلام کے سوا کوئی مذہب ، کوئی سلطنت ایسا دعویٰ کرنے کی جرأت نہیں کرسکتی ۔

اُصولی قوانین بدلے نہیں جاتے

ائمہ ، قوانینِ اسلام کے جاننے والے ہیں ۔ اور انہی اُصولی قوانین کی روشنی میں تمام جزوی قوانین کو استنباط کرتے ہیں کوئی رومن لا (Roman Law) کے اُصول اور اسلام کے اُصول کو مقابلہ کرکے دیکھے ۔ اسلام نکھرے گا اور اپنی چمک دمک دکھائے گا ۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی شخص کی قوتِ مدرکہ ممیزہ ہی خراب ہو ، وہ سونے اور پیتل میں تمیز نہ کرسکتا ہو ، یا الماس اور کانچ میں فرق نہ کرسکتا ہو ۔ ایسے شخص کو خود اپنی عقل پر رونا چاہیے ۔ اور خود اپنے نفس کو ملامت کرنی چاہیے اور اپنے ضعفِ بصارت و بصیرت پر افسوس کرنا چاہیے ۔

روشن ہو اے شمعِ اسلام ، اور اِن ضعیف البصر و البصیرت افراد کو حق بات دکھا دے ۔ ان کی آنکھوں میں کحل الجواہر بن جا اور ان کی آنکھوں کے پردے کو قدح کردے ۔ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ ۔ (التوبہ ۔ آیت ۳۲)

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ ٱلْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ ٱللَّهُ ۖ فَكُلُوا۟ مِمَّآ أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿٤﴾

يَسْـَٔلُونَكَ ؛ کی آیت ، ماقبل کی آیت کا تتمہ ہے ۔ عرب کی قومیں اپنے شبہات کی وجہ سے بعض چیزوں کے کھانے کو ناجائز سمجھتی تھیں ۔ اسلام میں ان چیزوں کی ممانعت ہے جو ناپاک اور گندی ہیں یا ان میں بُت پرستی کی وجہ سے اعتقادی یا اخلاقی ناپاکی آ گئی ہے ۔ اسلام آنے کے بعد حلال و حرام کے متعلق سوالات کیے گئے ۔

يَسْـَٔلُونَكَ ؛ لوگ تم سے سوال کرتے ہیں ، تم سے پوچھتے ہیں ۔ مَاذَا ؛ کیا چیز ۔ أُحِلَّ ؛ حلال کی گئی ہے ۔ لَهُمْ ؛ اُن کے لئے ۔ قُلْ ۔ تم کہو ۔ أُحِلَّ لَكُمْ ، تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں ۔ اَلطَّيِّبٰتُ ؛ اچھی اور پاکیزہ چیزیں ۔ وَمَا عَلَّمْتُمْ ؛ اور ان جانوروں کا شکار بھی حلال ہے جن کو تم نے تعلیم دی ۔ سدھایا ۔ مِنَ الْجَوَارِحِ ؛ شکاری جانوروں سے ۔ جَوَارِحْ ؛ جمع جَارِحَةٌ ؛ شکاری جانور ۔ کیونکہ شکار کے وقت شکار کو زخمی کردیتا ہے ۔ مُكَلِّبِيْنَ ؛ بحالیکہ تم شکار کرنا سکھاتے ہو ۔ كَلْبٌ ؛ کتا ۔ كَلَبٌ ؛ حرص ۔ مُكَلِّبٌ ؛ شکار کی تعلیم دینے والا ۔ مُكَلَّبٌ ؛ وہ کتا جس کو شکار کی تعلیم دی گئی ہو ۔ اِسی طرح شکاری اور تعلیم یافتہ چیتا بھی مُكَلَّبٌ میں داخل ہے ۔ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ ؛ تم ان کو شکار کی تعلیم دیتے ہو ، سکھاتے ہو ۔ مِمَّا ؛ ان طریقوں سے ۔ عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؛ کہ اللہ نے تم کو تعلیم دی ہے ۔

کتے اور چیتے کے شکار کے جواز کی شرطیں

تعلیم یافتہ کتے اور چیتے کے شکار کے جائز ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں :-

فَكُلُوْا ؛ پھر کھاؤ ۔ مِمَّآ اَمْسَكْنَ ؛ ان شکار شدہ جانوروں سے کہ شکار کرنے والے جانوروں نے پکڑا ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تمہارے لئے ، تمہاری خاطر یعنی (۱) وہ کتا تعلیم یافتہ سمجھا جائے گا جس نے اپنے کھانے کے لئے شکار نہ پکڑا ہو ، اور تمہارے بُلاتے ہی شکار کو چھوڑ کر آ جائے ۔ وَاذْكُرُوْا ؛ اور ذکر کرو ۔ بیان کرو ۔ اِسْمَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے نام کو ۔ عَلَيْهِ ؛ شکار کرنے والے جانور پر ۔ (۲) یعنی شکار سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر شکاری جانور کو چھوڑنا چاہیئے ۔ غرض کہ شکار کرنے والا جانور تعلیم یافتہ ہو ، اور اس پر چھوڑتے وقت نامِ خدا بھی لیا گیا ہو ۔ ایسا شکار کھانا جائز ہے ۔ اگر شکار شدہ جانور میں جان باقی ہو اور تم اس تک پہنچ چکے ہو تو اللہ کے نام پر اُسے ذبح کرو ۔ اور اگر ذبح کا موقع نہ ملے اور جانور مر جائے تو جانور پر خدا کا نام لے کر چھوڑنا کافی سمجھا جائے گا ۔ شکاری پرندے ، مثلاً باز ، بہری کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر خدا کا نام لے کر چھوڑے جائیں تو ان کا شکار شدہ جانور جائز ہے ۔ تیر چھوڑتے وقت بھی اگر بسم اللہ کہہ کر چھوڑے اور شکار مر جائے تو وہ بھی جائز ہے ۔ بندوق کے متعلق علماء میں اختلاف ہے ۔ اگر نردی گولی کے شروع میں کوئی نوک دار چیز ہو اور بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر گولی چلائی گئی ہو تو وہ بھی بالاتفاق تیر کے حکم میں ہے ۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ، اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ جلد حساب لینے والا ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا کیا چیزیں اُن کے لئے حلال کی گئی ہیں ، تم ان سے کہہ دو تمام اچھی چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں ، اور وہ (شکار) بھی ، (تمہارے لئے حلال ہے) جو ان جانوروں کا شکار کیا ہوا ہو ، جن کو تم نے (شکار کرنے کی) تعلیم دی ہو اور وہ تمہاری تعلیمِ خداوندی کے موافق بھی ہو ۔ لہٰذا ان (شکاروں) کو کھاؤ ، جن کو (ان شکاری جانوروں نے) تمہارے لئے پکڑا ہو اور (ان شکاری جانوروں کو چھوڑتے وقت) اس پر اللہ کا نام بھی لو ، اور (دیکھو) اللہ سے ڈرو (اور اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو) ۔ کیونکہ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ۔

جب کتے کے شکار شدہ جانور کا کھانا جب کہ نامِ خدا پر چھوڑا گیا ہو جائز ہے ، تو اہلِ کتاب کا ذبیحہ بھی جس پر ذبح کے وقت نامِ خدا لیا گیا ہو جائز ہوگا ۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵ ع۵ ۱ ۵

اَلْيَوْمَ ؛ آج ، آج سے ، اس زمانہ سے ۔ اُحِلَّ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے حلال کی گئیں ۔ اَلطَّيِّبٰتُ ؛ پاک چیزیں ۔ دوسرے پیغمبروں کے زمانے میں بعض خاص خاص وجوہ کی بناء پر بعض چیزوں کی ممانعت کی گئی تھی ۔ مگر اب تمہارے لئے تمام اچھی چیزیں حلال کردی گئی ہیں ۔ مگر کونسی چیزیں اچھی ہیں اور کونسی بری ، اِس کے بیان فرمانے والے رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ کے فرمودہ پر اغراض و مقاصد کو دیکھ کر ائمہ و فقہاء قیاس کریں گے ۔

وَطَعَامُ ؛ اور کھانا ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ۔ اُوْتُوْا ؛ دیئے گئے ہیں ۔ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ اور اہلِ کتاب کا کھانا ۔ حِلٌّ لَّكُمْ ؛ تمہارے لئے حلال ہے ۔ وَطَعَامُكُمْ ؛ اور تمہارا کھانا ۔ حِلٌّ لَّهُمْ ؛ ان کے لئے حلال ہے ۔ مگر یاد رکھو کہ جتنے شرائط اُصولِ اسلام سے کسی چیز کے کھانے کے لئے شرط ہیں ، اہلِ کتاب کے کھانے میں بھی ملحوظ رہیں گے ۔ یہ نہیں کہ مسلمانوں کو عیسائیوں کا دیا ہوا سور کا گوشت جائز ہوجائے گا ، یا وہ جانور جس پر اللہ کا نام نہ لے کر ذبح کیا گیا ہو ، جائز ہوجائے گا ، نہ وہ جانور جائز ہوجائے گا جس کی منڈی مروڑی گئی ہو ۔

وَالْمُحْصَنٰتُ ؛ اور پاک دامن عورتیں ۔ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ ؛ مسلمان عورتوں میں سے ۔ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور مسلمان پاک دامن عورتیں ۔ حِصْنٌ ؛ قلعہ ۔ اِحْصَانٌ ؛ شادی کرلینا ، نکاح کے ذریعہ سے اپنی حفاظت کرنا ۔ مُحْصَنَةٌ ؛ وہ عورت جو پارسائی کی وجہ سے اپنی حفاظت کرتی ہے ۔ چونکہ عورت زیر دست رہتی ہے اور دیگر مذاہب میں اسلام کی طرح رواداری نہیں ، لہٰذا مسلم عورت غیر مسلم سے نکاح نہیں کرسکتی ۔

افسوس ! آج کل مسلمانوں کو نہ غیرت ہے نہ عزتِ نفس ہے ۔ گزشتہ زمانہ میں مسلمان پیشہ ور عورت بھی غیر مسلم کے پاس منہ کالا کرنے جاتی نہ تھی ۔ مگر افسوس ! زمانہ نے ہم کو کیا کیا دکھایا ۔

مسلمان عورت کا کافر سے رشتہ ÷ یہ کیا ذِلّتیں ہیں یہ کیا خواریاں ہیں (حسرت صدیقی)

وَالْمُحْصَنٰتُ ؛ اور پاک دامن عورتیں ۔ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ اہلِ کتاب میں سے ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے ۔ اور یہود و نصاریٰ جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے ۔ ان میں کی پارسا عورتوں سے نکاح کرسکتے ہیں ۔ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ ؛ جب کہ تم نے ان کو دیا ہو ۔ اُجُوْرَهُنَّ ؛ ان کے مہر ۔ مہر دو قسم کا ہوتا ہے : (۱) مُعَجَّل ؛ جو فی الفور ادا کیا جاتا ہے ، جسمانی تعلقات سے پہلے دیا جاتا ہے ۔ (۲) مُؤَجَّل ؛ جو طلاق یا موت پر واجب الادا ہوتا ہے ۔ جس کی ادائی میں مدت رہتی ہے ، مگر نکاح ہوتے ہی مہر واجب الذمہ ہوجاتا ہے ۔ یہی مراد ہے اٰتَيْتُمُوْهُنَّ سے مردوں کا قول ادا کرنے کے برابر سمجھا جاتا ہے ۔ عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ ۔ مسلمان کا وعدہ ہاتھ سے لینے کے برابر ہے ۔

مُحْصِنِيْنَ ؛ پارسائی کا خیال رکھ کر ۔ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ؛ اور تمہارا مقصود شہوت رانی نہ ہو ۔ سَفْحٌ ؛ بہانا ، خواہ پانی ہو یا خون یا کوئی اور چیز ۔ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؛ اَخْدَان ؛ جمع خِدْنٌ ؛ بمعنی خفیہ دوست ۔ آشنا ، یار ۔ اصل میں مُتَّخِذِيْنَ ہے اضافت سے نون گر گیا ہے ۔ وَلَا مُتَّخِذِيْ اَخْدَانٍ ؛ اور نہ خفیہ آشنائی کرنا ۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ ؛ اور جو ایمان سے کفر کرے ، اس سے انکار کرے ، وہ باغی ہے ، وہ معمولی مجرم نہیں ہے ۔ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ؛ پھر اس کے سارے نیک کام اکارت ہیں غارت ہیں ۔

باغی نے کوئی اچھا کام کیا ہو تو وہ کچھ کام نہیں آتا ، اس کو برابر گولی ماردی جائے گی ۔ افسوس ! آج کل ایک جھوٹی رواداری دنیا میں چھا گئی ہے ، آدمی نیک ہو چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم ۔ ان کو اس آیت پر غور کرنا چاہیئے کہ کافر اور باغی ناقابلِ رحم ہوتے ہیں ۔ خدا سے ، بادشاہ سے بغاوت کرکے رحم کی اُمید رکھنا غلط ہے ۔

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور وہ آخرت میں ۔ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ خسارہ ۔ نقصان اور ٹوٹا پانے والوں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- آج تمہارے لئے پاک (اور طیب چیزیں) حلال کردی گئیں اور اہلِ کتاب کا کھانا بھی تمہیں حلال ہے ۔ اور تمہارا کھانا انھیں حلال ہے ۔ نیز (حلال ہیں) مسلمان پارسا عورتیں اور دیگر ان لوگوں کی پارسا عورتیں بھی (تمہیں حلال ہیں) جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے ، (یعنی یہودی اور نصرانی) بشرطیکہ ان کے مہر ادا کردو اور تم کو پاک دامنی بھی مقصود ہو نہ یہ کہ شہوت رانی (پیشِ نظر ہو) اور نہ خفیہ آشنائی کرنا اور جس نے ایمان سے انکار کیا (اُس کے احکام کو نہ مانا تو) اس کا (سارا) کیا کرایا غارت ، اکارت ہے ، اور وہ آخرت میں بھی (نقصان اور) خسارہ میں رہنے والوں میں سے ہوگا ۔

خدائے تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ عادت چلی آرہی ہے کہ معاملات کے ساتھ عبادات بھی بیان کردیئے جائیں تاکہ زیادہ زمانہ غفلت میں نہ گذرے اور آدمی سمجھے کہ ہم کو خدا کے لئے بھی کچھ کرنا ہے ۔ عبادتوں میں سب سے اہم نماز ہے اور نماز کے لئے وضو اور تیمم کی ضرورت ہوتی ہے ۔ لہٰذا فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ
فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ
مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝٦

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ اے ایمان والو ۔ اِذَا قُمْتُمْ ؛ جب تم کھڑے ہوجاؤ ۔ اِلَى الصَّلٰوةِ ؛ نماز ادا کرنے کے لئے ۔ فَاغْسِلُوْا ؛ پس دھولو ۔

یہاں تین لفظ ہیں غُسْلٌ یا غَسْلٌ ، رَشٌّ اور مَسْحٌ ۔ غُسْلٌ ؛ تمام بدن کا دھونا ، نہانا ۔ غَسْلٌ ؛ دھونا ۔ خواہ بعض حصّہ جسم کا ہو یا کسی اور کا ، رَشٌّ ؛ پانی چھڑکنا ، پانی کے قطروں کا جسم وغیرہ تک پہنچنا ۔ مَسْحٌ ؛ تر چیز کا جسم وغیرہ پر پھیرنا ۔ بعض وقت خفیف غسل کو بھی مسح کہہ دیا گیا ہے ۔

وُجُوْهَكُمْ ؛ اپنے چہروں کو ۔ وُجُوْهٌ ؛ جمع وَجْهٌ ؛ چہرہ ، مواجہ ، رو دررو ، سامنے ۔ وَجْهٌ میں سامنے ہونے کو اہمیت ہے ۔ تو طول میں سر کے بالوں کے مقام سے تھوڑی کے نیچے تک ، اور ایک کان سے دوسرے کان تک ۔ کان کا پچھلا حصّہ اس میں شامل نہیں ۔ اگر ڈاڑھی ہو تو اس میں خلال کرنا مستحب ہے ۔ امام محمدؒ سے کسی نے کہا میری ڈاڑھی بہت گھنی ہے ، خلال کرنے سے بھی پوری نہیں بھیگتی ، فرمایا: اسے بھگنے ڈالو ۔ کان کے پیچھے کا حصّہ سر کے متعلقات سے ہے ۔

وَاَيْدِيَكُمْ ؛ اور اپنے ہاتھوں کو یعنی دھولو ۔ اَيْدِىْ ۔ جمع يَدٌ ۔ ہاتھ ۔ اِلَى الْمَرَافِقِ ؛ کہنیوں تک ۔ مَرَافِقُ جمع مِرْفَقٌ ؛ کہنی ۔ کیا کہنیوں کو اس طرح دھونا چاہیئے کہ اس کے اُوپر کا حصّہ بھی آجائے ؟ بے شک دھونا چاہیئے کیونکہ کہنی ہاتھ کے جنس سے ہے ۔ مرفق ، ید کا ایک حصّہ ہے ۔ روزے میں رات کا کچھ حصّہ داخل نہیں ، کیونکہ رات دن کے جنس سے نہیں ۔ روزہ روز کا ہوتا ہے نہ کہ شب کا ۔ وَامْسَحُوْا ؛ اور مسح کرو ۔ بِرُءُوْسِكُمْ ؛ اپنے سروں کا ۔ امام مالکؒ کے پاس پورے سر کا مسح فرض ہے ۔ امام شافعیؒ کے پاس اتنا فرض ہے کہ سر پر ''مسح کیا گیا'' کہنا صحیح ہو اور امام ابو حنیفہؒ کے پاس ناصیہ یعنی سر کے سامنے کے حصّہ کا مسح فرض ہے جس کا اندازہ ربع سر سے کیا گیا ہے ۔

وَاَرْجُلَكُمْ ؛ اور اپنے پیروں کو بھی دھو ۔ اَرْجُل ۔ جمع رِجْلٌ ؛ پاؤں ، پیر ۔ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؛ دونوں ٹخنوں تک ۔ ٹخنہ دُھلنا چاہیئے ۔ کیونکہ یہ پاؤں کا ایک حصّہ ہے ۔ اس کی جنس ہے ۔

صاحبو ! بہت سے لوگ فرض اعتقادی اور فرضِ عملی میں فرق نہیں کرتے ۔ فرضِ اعتقادی ایک قطعی اور متواتر حکم ہے ۔ فرضِ اعتقادی کا منکر کافر سمجھا جاتا ہے ۔ فرضِ عملی میں اصل حکم قطعی ہوتا ہے ، مگر اس کی تعیین اجتہادی ہوتی ہے ۔ فرضِ عملی کے منکر کی تکفیر نہیں کی جاسکتی ، کیونکہ اس میں انسانی رائے اور عقل کو دخل ہے ۔ سر کا مسح فرضِ اعتقادی ہے ۔ اس سے حنفی ، مالکی ، شافعی اور حنبلی کوئی انکار نہیں کرسکتا ۔ مگر اس کی تعیین کہ پورے سر کا مسح یا ناصیہ کا یا اس قدر حصّہ کا کہ ''مسح کیا گیا'' کا لفظ صادق آئے ، فرضِ عملی ہے ۔ جہاں انسانی عقل کی مداخلت ہوئی تکفیر ایک طرف ، یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اس نے عمل نہیں کیا ۔ لہذا یہ ایک بڑی غلط فہمی ہے کہ مالکی ، حنفی کے پیچھے اس لئے نماز نہ پڑھے کہ اس نے پورے سر کا مسح نہیں کیا ، یا حنفی ، شافعی کے پیچھے اس لئے نماز نہ پڑھے کہ اس نے ناصیہ کا مسح نہیں کیا ۔ فرضِ عملی اور واجب میں یہ فرق ہے کہ فرضِ عملی کا ترک قابلِ تدارک ہے اور واجب کا ترک قابلِ تدارک ۔ پس اگر نماز میں کوئی واجب ترک ہوجائے تو اس پر سجدہ سہو آئے گا اور حج میں اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس پر دَم یعنی قربانی واجب ہوجائے گی ۔

وضو کا حکم

فرض اعتقادی اور فرض عملی کا فرق

مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ حنفی ، شافعی ، مالکی ، حنبلی غلط فہمیوں میں مبتلا ہوکر ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں ۔ یادرکھو! جہاں حضرتِ انسان کی رائے آئی وہاں احتمالِ خطا پہنچ گیا ۔

واضح ہو کہ وضو میں بعض ائمہ کے پاس نیت فرض ہے اور بعض کے پاس ترتیب بھی ۔ جن کے پاس نیت فرض نہیں ، ان کے پاس دھونے سے پاک ہونا پانی کا ایک فعلِ طبعی ہے جو نیت پر موقوف نہیں ۔ ایک آدمی حوض میں کود پڑا اور پھر نکل آیا ۔ اس کا غسل بھی ہوا ، اس کا وضو بھی ہوگیا کیونکہ تمام جسم جب پانی سے دھل گیا تو منہ ، دونوں ہاتھ اور پاؤں سب دھل گئے ۔ اس صورت میں چونکہ وضو بھی ایک نیک کام ہے لہذا بغیر نیت کے اس کا ثواب نہ ملے گا ۔ مگر غسل اور وضو ہوجائے گا ۔ بعض ائمہ کے پاس کوئی عمل بغیر نیت کے نہیں ہوسکتا ۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ان کے پیشِ نظر ہے ۔

وَاِنْ کُنْتُمْ ؛ اور اگر ہو تو تم ۔ اگر تھے تم ۔ جُنُبًا ؛ ناپاک ، کنارہ کشی کرنے والا ، عموماً ناپاک آدمی بغیر طہارت کے کنارہ کشی کرتا ہے ۔

فَاطَّهَّرُوْا ؛ تو خوب طہارت کرو ۔ شافعیوں کے پاس پورے جسم کا دھونا مقصود ہے اور اس میں ناک میں پانی لینا اور کلی کرنا داخل نہیں ، اور حنفیوں کے پاس چونکہ منہ اور ناک کی طہارت اور صفائی کی جاتی ہے اس لئے غسل میں کلی اور ناک میں پانی لینا فرض ہے ، کیونکہ غسل کے لئے خوب پاک ہونے کا حکم ہے ۔ برخلاف وضو کے کہ وہاں ایسا حکم نہیں ہے ۔ اِطَّهَّرُوْا اصل میں تَطَهَّرُوْا تھا ۔

اب اس کے بعد وضو کے قائم مقام تیمم کا ذکر ہے ۔

وَاِنْ کُنْتُمْ ؛ اور اگر تم ہو ۔ مَرْضٰی جمع مَرِیْضٌ ؛ بیمار ۔ اَوْعَلٰی سَفَرٍ ؛ یا سفر پر ہو (اور پانی نزدیک نہ ہو ۔ نزدیکی کا اندازہ ایک میل سے کم سمجھا گیا ہے ۔ بعض ائمہ کے پاس رائے مُبْتَلٰی بِہٖ معتبر ہے یعنی جو اس حالت میں مبتلا ہے ۔ قریب و بعید کا اندازہ کرنا اسی کا معتبر ہے) ۔ اَوْجَآءَ ؛ یا آیا ۔ یا آئے ۔ اَحَدٌ ؛ کوئی شخص ۔ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے ۔ مِنَ الْغَآئِطِ ؛ بیت الخلاء سے ، پاخانہ سے ، جھاڑے سے ۔ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ ؛ یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو ، اُن کو چھوا ہو ، اُن کو مَس کیا ہو ۔ لٰمَسْتُمْ کے معنی شافعی لوگ ہاتھ لگانے کے لیتے ہیں اور اس کو ناقض وضو یعنی وضو توڑنے والی چیز سمجھتے ہیں ، اور حنفیوں کے پاس یہ کنایہ ہے جماع سے ۔ حنبلیوں کے پاس شہوت کے ساتھ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹتا ہے ورنہ نہیں ۔

بعض احادیث میں ہے کہ حضرت بی بی عائشہؓ لیٹی ہوئی رہتیں اور رسولِ خدا ﷺ نماز پڑھتے رہتے ۔ سجدہ کرنا ہوتا تو بی بی صاحبہؓ کے پیر کو ہاتھ لگا دیتے اور وہ پیر سمیٹ لیتیں ، پھر حضرتؐ سجدہ کرتے ۔

بعض حدیثوں میں یہ بھی ہے ۔ حضرتؐ مسجد کو نماز کے لئے جاتے جاتے اپنی بیوی کا بوسہ لے کر چلے جاتے ۔

فَلَمْ تَجِدُوْا ؛ پھر تم نے نہیں پایا ۔ مَآءً ؛ پانی کو ۔ فَتَیَمَّمُوْا ؛ پھر تم قصد کرو ۔ ارادہ کرو ۔ صَعِیْدًا طَیِّبًا ؛ پاک مٹی کا ۔ صَعِیْدٌ ؛ وہ چیز جو زمین پر مٹی کی قسم سے ہے ۔ پتھر بھی مٹی کی قسم سے سمجھا جاتا ہے ۔ تیمّم کے معنے ارادہ اور قصد کے ہیں ، اور اس سے حاصل ہونے والی پاکیزگی جیسے پانی سے ہوتی ہے ، طبعی نہیں ۔ لہذا تیمّم میں نیت فرض ہے بخلافِ وضو اور غسل کے ۔ فَامْسَحُوْا ؛ پھر تم مسح کرو ۔ بِوُجُوْهِكُمْ ؛ اپنے چہروں پر ۔ وَاَیْدِیْكُمْ ؛ اور اپنے ہاتھوں پر ۔ مِنْهُ ؛ اُس مٹی سے ۔

مسح میں دو ضرب ہیں یا ایک ضرب کافی ہے ؟ احناف کے پاس ایک ضرب سے منہ پر ہاتھ پھیرنا ہے اور دوسرے ضرب سے ہاتھوں پر ۔ اور شوافع کے پاس منہ اور ہاتھوں کے لئے ایک ہی ضرب کافی ہے ۔ پھر ہاتھ کے کتنے حصّے پر مسح کرنا چاہیئے ؟ حنفیوں کے پاس کہنیوں تک اور شافعیوں کے پاس صرف پہنچوں تک ۔ حنفی وضو کی طرح کہنیوں تک مسح کو ضروری سمجھتے ہیں ۔

مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ ؛ خدا ارادہ نہیں کرتا ۔ خدا نہیں چاہتا ۔ لِیَجْعَلَ ؛ کہ کرے ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ۔ مِنْ حَرَجٍ ؛ کسی قسم کی تنگی یا سختی ۔ وَلٰـکِنْ یُّرِیْدُ ؛ لیکن ارادہ کرتا ہے ، لِیُطَھِّرَکُمْ ؛ کہ تم کو پاک کرے ۔ تیمّم میں منہ اور ہاتھوں پر مٹّی کا ملنا نہایت خاکساری پر دلالت کرتا ہے ۔ یہ خاکساری اصل عبادت ہے ۔ اسی لئے موجبِ طہارت ہے ۔ وَلِیُتِمَّ ؛ اور تا کہ پوری کرے ، تمام کرے ۔ نِعْمَتَہٗ ؛ اپنی نعمت کو ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ۔ لَعَلَّکُمْ ؛ تا کہ تم ۔ تَشْکُرُوْنَ ؛ شکر کرو ۔ اُس کے احسانات کو مانو ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو (پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھولیا کرو اور اپنے سر کا مسح بھی کیا کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک دھولیا کرو ۔ اور اگر تم جنبی ہو (اور ناپاک ہو) تو خوب طہارت کرو (یعنی نہالو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو (پانی پاس نہ ہو) یا تم میں سے کوئی اجابت کو جا کر آیا ہو یا تم نے عورت کو چھوا ہو (یعنی جماع کیا ہو) اور تم کو پانی نہ ملے تو اچھی مٹّی کا تیمّم کرو تو اس مٹّی سے اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کرو ۔ اللہ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں چاہتا ، مگر وہ تم کو پاک کرنا چاہتا ہے ، اور اپنی نعمت کو تم پر پوری کرنا چاہتا ہے تا کہ تم اس کا شکر ادا کرو (اس کے احسانات کی قدر کرو) ۔

اس مقام پر میں مختصر طور سے (١) فرض (٢) واجب (٣) سنت (٤) مستحب کی تعریف بیان کر دینا چاہتا ہوں ۔

(١) **فرض** :- وہ ہے جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہوتا ہے ۔ اس کے لئے قرآن یا حدیث متواتر کی ضرورت ہوتی ہے ، اس کا منکر کافر ہوتا ہے اور عمل کرنے والا مستحقِ ثواب ۔ نیز ترک کرنے والا گنہگار ۔

(٢) **واجب** :- وہ ہے جو ثابت ہو مگر درجہ یقین کو نہ پہونچے ، اس کی دلیل ظنی ہوتی ہے ۔ اس کے منکر کو کافر نہیں سمجھ سکتے ۔ عمل کرنے والے کو ثواب ، نہ کرنے والے کو گناہ ہے ۔

(٣) **سنّت** :- وہ کام جس کو حضرتؐ نے کیا ہو مگر کرنے کا حکم نہ دیا ہو ۔ لہٰذا اس پر عمل کرنا ثواب کا موجب ہے اور اس کا ترک کرنے والا تارکِ سنت ، محرومِ نعمت ہے ۔

(٤) **مستحب** :- وہ نیک کام ہے جو موجبِ ثواب ہے ، مگر تارک لائقِ عتاب نہیں ۔

اب میں وضو کے فرائض و سنن اور مستحبات بیان کرتا ہوں :

وضو کا طریقہ

وضو میں چار (۴) فرض ہیں: (۱) منہ دھونا (۲) کہنیوں تک ہاتھ دھونا (۳) ناصیہ یعنی سر کے اگلے حصّہ کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں تک دونوں پیر دھونا۔

وضو کی سنتیں حسبِ ذیل ہیں:

(۱) نیت کرنا۔ یہ بعض ائمہ کے پاس فرض ہے (۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا (۳) پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) کلی کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا، یہ بعض ائمہ کے پاس واجب ہے (۷) داڑھی میں خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا (۹) وضو کے ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک بار پورے سر کا مسح کرنا (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا۔ ترتیب بعض ائمہ کے پاس فرض ہے (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہو، جب دوسرا دھولیا جائے۔

وضو کے مستحبات یہ ہیں:-

(۱) دائیں عضو سے شروع کرنا (۲) گردن کا مسح کرنا (۳) قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا (۴) وضو کے کام کو خود کرنا، دوسرے سے مدد نہ لینا (۵) پاک اور اُونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا (۶) پہلی دفعہ دھونے میں اعضاء کو ملنا (۷) پانی کو ناک میں اچھی طرح چڑھا کر بائیں ہاتھ سے صاف کرنا۔

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ مسحِ سر اس طرح سے کرنا چاہیئے کہ گردن پر بھی مسح ہوجائے۔ گو اس کو سر نہیں کہتے۔ مگر حدیث میں مسحِ سر کے ساتھ مسحِ قفا یعنی گدّی کا مسح بھی ثابت ہے۔ گردن کے مسح کے واسطے مستقل پانی یا سر کے مسح سے الگ مسح احادیث میں نہیں ملتا۔

نواقضِ وضو: یعنی وہ چیز جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، حسبِ ذیل ہیں:-

(۱) پاخانہ یا پیشاب کرنا (۲) ریح نکلنا (۳) پاخانے یا پیشاب کے مقام سے کسی اور چیز کا نکلنا (۴) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر اس عضو تک بہنا جس کا دھونا وضو یا غسل میں فرض ہے (۵) بلغم کے سوا کھانے، پانی، خون یا پت کی منہ بھرتے ہونا (۶) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سونا (۷) بیہوش ہونا (۸) دیوانہ ہوجانا (۹) بالغ آدمی کا رکوع اور سجدے والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا (۱۰) تھوک میں خون کا رنگ غالب ہونا۔

اس سے پہلے وضو اور تیمّم کا بیان گزرا، جو موجبِ طہارت ہے۔ پھر اللہ نے اپنے انعام اور فضل و کرم کا ذکر فرمایا ہے اس کے ساتھ ساتھ ہی انسان سے جو جو عہد لیے گئے ہیں اُن پر کاربند ہونے کا حکم دیتا ہے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷

وَاذْكُرُوْا ؛ اور یاد کرو ۔ نِعْمَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کو ۔ وَمِيْثَاقَهُ ؛ اور اس کے مضبوط عہد و پیمان کو ۔ اَلَّذِيْ ؛ جو ۔ وَاثَقَكُمْ بِهٖ ؛ جس کا تم سے پکا عہد و پیمان لیا گیا تھا ۔ اِذْقُلْتُمْ ؛ جب کہ تم نے کہا ۔ سَمِعْنَا ؛ ہم نے سن لیا ۔ وَاَطَعْنَا ؛ اور ہم نے اطاعت کی ، اس کو مان لیا ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ جب تم نے اللہ کے عہد کے سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرلیا تو آیندہ تقویٰ اختیار کرو ، اللہ کے غضب سے بچو ، اُس سے ڈرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ عَلِيْمٌ ؛ ہر طرح کا علم رکھتا ہے ۔ نہایت باخبر ہے ۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ دلوں کی بات سے ۔ ذَات ، ذُو کا مونث ہے ۔ ذُوْمَالٍ ؛ مال والا ۔ ذَاتُ الْمَالِ ؛ مال والی ، ذَاتُ الصُّدُوْرِ ؛ سینوں والی ، سینوں میں کی بات ، خطرات ، خیالات ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو اللہ کی اس نعمت کو جو تم کو دی گئی ہے (جو تم کو حاصل ہے) اور اس کے عہد کو بھی (یاد کرو) جس کو اللہ نے تم سے مضبوط طور سے لیا تھا جب کہ تم نے کہا '' ہم نے اللہ کے احکام سنے اور اُن کو مان بھی لیا '' (جب اللہ کے عہد کو سن لیا اور مان لیا ہے تو تقویٰ اختیار کرو) اور اللہ سے ڈرو (اور اُس کے غضب سے بچو) بے شک وہ دلوں اور سینوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے ۔ (کوئی راز اس سے مخفی نہیں) ۔

ہوسکتا ہے کہ عہد و میثاق سے مراد صحابہؓ کا اطاعتِ نبویؐ کا اقرار کرنا ہو ، جیسا کہ یہ بیعت کے وقت اقرارِ اطاعت کرتے تھے ۔ اور ہوسکتا ہے کہ عقل و دانش جو اللہ نے انسان کو دی ہے اس پر کاربند ہونے کا اقرار مراد ہو ۔

اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں کو دیئے جاتے ہیں ۔ ان کی عقل و دانش کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس پر عمل کریں ۔ اس کی بندگی کا اقتضاء ہے کہ احکامِ الٰہی سنیں اور اس کی اطاعت کریں جیسا کہ اکثر اچھے اور نیک آدمی کرتے ہیں ۔ یہ بھی ایک فطری تقاضہ ہے مگر بعض بدنصیب اس فطری تقاضے کو پس پشت ڈالتے ہیں ، اور اپنے ذاتی فطری تقاضے سے جو اس کی ناقص حقیقت وعین ثابتہ سے پیدا ہے ، احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔ غرض کہ ایک اقرار عقلِ سلیم کا ہے اور عدم اقرار یا اقرار اس کی حقیقت اور عینِ ثابتہ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ عالمِ مثال و ارواح میں تمام لوگوں نے عہد کیا ہو ، پھر عالمِ شہادت میں بعضوں نے اس پر عمل کیا اور بعضوں نے نہ کیا ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟

هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۸

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! کُوْنُوْا ؛ ہو جاؤ ۔ قَوّٰمِیْنَ ؛ مضبوطی سے کھڑے ہو جانے والے ۔ لِلّٰہِ ؛ خدا کے لئے ۔ شُھَدَآءَ ؛ گواہی دینے والے ۔ جمع شَہِیْدٌ وَ شَاھِدٌ ۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف کے ساتھ ۔ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ ؛ حق گو اکثر حق گو لوگ تیز مزاج اور درشت طبیعت ہوتے ہیں ، ممکن ہے کہ وہ جوشِ غیرت میں انصاف سے زیادہ کام کر بیٹھیں ۔ لہٰذا فرماتا ہے :-

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ ؛ اور تم کو نہ اُبھارے ، نہ برانگیختہ کرے ۔ شَنَاٰنُ قَوْمٍ ؛ کسی قوم کی عداوت ۔ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؛ اس بات پر کہ تم عدل و انصاف نہ کرو ۔ اِعْدِلُوْا ؛ تم ہمیشہ عدل و انصاف کرو ۔ ھُوَ ؛ وہ یعنی انصاف کرنا جو اِعْدِلُوْا سے نکل رہا ہے ۔ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ؛ تقویٰ سے قریب تر ہے ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؛ اور خدا کی مخالفت اور اس کے غضب سے بچو ۔ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو ۔ ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہو ۔ کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ ؛ بے شک اللہ ۔ خَبِیْرٌ ؛ خبردار ہے ، واقف ہے ، جانتا ہے ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ تمہارے اعمال کو ، اُن چیزوں کو جو تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! تم اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ (اس کے احکام بجانے کے لئے تیار ہو جاؤ) حق گوئی اختیار کرو (تمہارے منہ سے انصاف ہی کی بات نکلے ، جتنا واقعہ ہو اتنی ہی تمہاری شہادت ہو) اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس بات پر نہ اُبھارے کہ تم انصاف نہ کرو ، (دشمنوں کو سزا دینے میں بھی انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو) عدل و انصاف اختیار کرو ۔ (کیونکہ) وہ تقویٰ (اور پرہیزگاری) سے قریب تر ہے اور اللہ (کی مخالفت اور اس کے غضب) سے ڈرو ۔ بے شک اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿٩﴾

وَعَدَ اللّٰہُ ؛ خدا نے وعدہ کیا ہے ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں ، ایمان رکھتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام بھی کرتے ہیں ۔ ان کے اعمال ان کے ایمان کے مناسب ہیں ، وہ کام کے مسلمان ہیں ، نام کے مسلمان نہیں ۔ اسلام کے ذوق و شوق کا دعویٰ اور نماز اور دیگر فرائض انجام دینے کا وقت آیا کہ ہم ندارد ؟ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ ؛ ان کے لیے بڑی مغفرت ہے ، بڑی ستر پوشی ہے ، بڑی حفاظت ہے ۔ وہ خدا کے دامنِ رحمت میں چھپے ہوئے ہیں ۔ وَاَجْرٌ عَظِیْمٌ ؛ اور اُن کے لئے اجرِ عظیم ہے ، بڑا ثواب ہے ۔

ترجمہ :- اللہ کا وعدہ ہے اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے ، اُن کے لئے بڑی مغفرت اور اجرِ عظیم ہے ۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿١٠﴾

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے کفر کیا ۔ نہ ایمان لائے نہ نیک کام کئے ۔ وَکَذَّبُوْا ؛ اور جھٹلایا ، نہ مانا ۔ تکذیب کی ۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کی ، ہماری نشانیوں کی ۔ اُولٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ ۔ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ؛ جہنم والے ہیں ، دوزخی ہیں ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں (کو نہ مانا اُن) کی تکذیب کی وہ تو دوزخی ہیں ۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ

فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ ع ٢ ٢

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اے مومنو ! اُذْکُرُوْا ؛ یاد کرو ۔ نِعْمَتَ اللّٰهِ ؛ نعمتِ خدا کو ۔ اللہ کے فضل و کرم کو ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ۔ اِذْهَمَّ قَوْمٌ ؛ جب کہ ارادہ کیا ایک قوم نے ۔ اَنْ یَّبْسُطُوْا ؛ کہ کھولیں ، دراز کریں ۔ اِلَیْکُمْ ؛ تمہاری طرف ۔ اَیْدِیَھُمْ ؛ اپنے ہاتھوں کو ، یعنی دست درازی کریں ۔ تم کو نقصان پہنچانے کے لئے ہاتھ بڑھائیں ۔ فَکَفَّ ؛ پھر روکا ، باز رکھا ۔ اَیْدِیَھُمْ ؛ اُن کے ہاتھوں کو عَنْکُمْ ؛ تم سے ۔ یعنی نہ ان کی درازدستی چلی نہ زبردستی ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ وَعَلَی اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر ۔ فَ ؛ پس ، البتہ ، چاہیئے کہ ۔ فَلْیَتَوَکَّلْ ؛ چاہیئے کہ خدا پر چھوڑیں ، اس پر بھروسہ رکھیں ، اس پر اعتماد کریں ۔ کون ؟ اَلْمُؤْمِنُوْنَ ؛ جو مومن ہیں ، ایمان دار ہیں ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! یاد کرو ، خدا نے تم پر کیسا فضل و کرم کیا ۔ جب کہ ایک قوم نے تمہاری طرف دستِ تعدّی دراز کیا تھا (ہر قسم کی دست درازی کرنے کا ارادہ رکھا) پھر خدا نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا (وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکے) لہٰذا اللہ سے ڈرو ۔ ایمان داروں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں (اپنی کامیابی کو خدا کے حوالے کریں ، وہ بندہ نواز ہے ، کارساز ہے ۔ تم کو سرفراز کرے گا ، ممتاز کرے گا ، بے نیاز کرے گا ۔)

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾

وَلَقَدْ ؛ اور البتہ ضرور ، بے شک ۔ اَخَذَ اللّٰہُ ؛ خدا نے لیا ۔ مِیْثَاق ؛ مضبوط عہد ، اقرارِ واثق ۔ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ ؛ یعقوب علیہ السلام کی اولاد ۔ اسرائیل ، یعقوب علیہ السلام ۔ لوگ اس کے معنٰی صفوۃ اللہ بتاتے ہیں ۔ ءِیْلَ ؛ خدا ۔ وَبَعَثْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا ، نکالا ، پیدا کیا ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ اِثْنَیْ عَشَرَ ؛ بارہ (۱۲) ۔ نَقِیْبًا ؛ سردار ۔ نقیب ۔ نَقَبْ ؛ سوراخ کرنا ، خفیہ حال جاننا ۔ غرضیکہ نقیب کے معنٰی ہیں واقف کار سردار ، اللہ تعالیٰ نے کیا عہد لیا تھا ؟ وَقَالَ اللّٰہُ ؛ اور اللہ نے فرمایا ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ مَعَكُمْ ؛ تمہارے ساتھ ہوں ، یہاں معیت سے مراد معیت برضامندی ہے ورنہ خدائے تعالیٰ کی سب کو معیت حاصل ہے ۔ [وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ] یہ معیت کب ہے ؟ لَئِنْ ؛ البتہ ۔ اگر ۔ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ ؛ تم نماز درستی اور پابندی سے پڑھو ۔ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوۃَ ؛ اور تم زکوٰۃ دو ۔ وَاٰمَنْتُمْ ؛ اور تم ایمان لاؤ ۔ بِرُسُلِیْ ؛ میرے رسولوں پر ۔ رُسُلٌ ؛ جمع رَسُوْلٌ ۔ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ ؛ اور ان کی عزت کرو یا مدد کرو ۔ عَزَّرَ (ض) اعانت کی ، مدد کی ۔ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰہَ ؛ اور اللہ کو قرض دو ۔ قَرْضًا حَسَنًا ؛ اچھا قرض ، جس میں نہ احسان دھرنا ہو ، نہ قرض خواہ کو ذلیل کرنا ہو ۔ غریبوں کی امداد کو خود کو قرض دینا فرماتا ہے ۔ مقصد یہ کہ خدائے تعالیٰ اس کا اجر عطا فرمائے گا ۔ اور ایسے یقینی اور ضروری طور سے دے گا کہ گویا خدائے تعالیٰ قرض کو ادا کرنا اپنے پر واجب فرماتا ہے ۔ لَاُكَفِّرَنَّ ؛ البتہ میں ضرور کفارہ کردوں گا ۔ چھپا دوں گا ، دور کردوں گا ۔ عَنْكُمْ ؛ تم سے ۔ سَیِّاٰتِكُمْ ؛ تمہارے گناہوں کو ۔ سَیِّاٰتٌ ؛ جمع سَیِّئَۃٌ ؛ ایسا کام جو دوسروں کو برا معلوم ہو ، بری باتیں ۔ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ ؛ اور البتہ میں ضرور داخل کردوں گا تم کو ۔ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں ، گھنے باغوں میں ۔ تَجْرِیْ ؛ بہتے ہیں ، جاری ہوتی ہیں ۔ مِنْ تَحْتِهَا ؛ ان کے نیچے سے ۔ اَلْاَنْهٰرُ ؛ نہریں ۔ مطلب یہ کہ وہ باغ نہروں کی وجہ سے تباہ نہ ہوں گے ۔ فَمَنْ كَفَرَ ؛ پھر جس نے کفر کیا ، نہ مانا ، انکار کیا ۔ بَعْدَ ذٰلِكَ ؛ اس کے بعد بھی ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ فَقَدْ ضَلَّ ؛ پھر وہ گمراہ ہوگیا ، بھٹک گیا ۔ سَوَآءَ ؛ سیدھا ، راست ، بیچ کا ۔ اَلسَّبِیْلِ ؛ راستہ ۔ فَقَدْضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ؛ پھر وہ گمراہ ہوگیا ۔

ترجمہ :- اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد اور اقرارِ واثق لیا تھا اور ان میں سے بارہ نقیب (یا سردار) پیدا کئے تھے ۔ (بنی اسرائیل سے کیا عہد لیا تھا ؟) اور اللہ نے فرما دیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم پابندی سے اور اچھی طرح نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ بھی دو اور میرے رسولوں پر ایمان بھی لاؤ اور ان کی اعانت اور تعظیم بھی کرو اور اللہ کو قرضِ حَسنہ دو تو میں بے شک تمہارے گناہوں کا کفارہ کروں گا (اُن کو ڈھانک دوں گا ، اُن کو معاف کردوں گا) اور تم کو جنتوں میں داخل کردوں گا ۔ (کیسی جنتیں ؟ سدا بہار ہمیشہ سرسبز و شاداب) کہ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ، پھر اس کے بعد بھی (اتنے عہد و میثاق کے بعد بھی) تم میں سے جو (میرے احکام کی پابندی نہ کرے اور پیغمبروں کو) نہ مانے وہ بے شک سیدھے راستہ سے بھٹک گیا ہے ۔ (گمراہ ہوگیا ہے) ۔

صاحبو! حدیثِ شریف میں آیا ہے کہ مسلمان لوگ بھی آخر زمانے میں یہودیوں کے قدم بہ قدم چلیں گے۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت پر غور کرو۔ نہ پابندی سے نماز ہے، نہ ادائے زکوٰۃ ہے۔ نہ پیغمبروں پر صحیح ایمان ہے۔ نہ غریبوں کو امداد دینا ہے جن کے متعلق فرماتا ہے کہ ان کو دینا مجھے قرض دینے کے برابر ہے۔ اتنا کرنے کے بعد گناہ بھی معاف ہوں گے اور جنت بھی ملے گی۔ اگر یہ سب نہیں ہے تو پھر گمراہی ہے۔ سیدھا راستہ کہاں ہے؟

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾

فَبِمَا نَقْضِهِمْ ؛ پھر ان کے توڑنے کی وجہ سے۔ مِيْثَاقَهُمْ ؛ ان کے عہدوں کو، اقراروں کو۔ لَعَنّٰهُمْ ؛ ہم نے ان کو پھٹکار دیا، لعنت کردی اور اپنی ساحتِ عزت سے دور کردیا۔ وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے کردیا۔ قُلُوْبَهُمْ ؛ اُن کے دلوں کو۔ قٰسِيَةً ؛ سخت، کرخت، جن میں کچھ بھی لچک نہ ہو۔ يُحَرِّفُوْنَ ؛ تحریف کرتے ہیں، بدل دیتے ہیں۔ اَلْكَلِمَ ؛ باتوں کو۔ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ؛ ان کے مقامات سے، یعنی کمی زیادتی کرتے ہیں، مَن گھڑت باتیں وضع کرتے ہیں اور تاویلِ بے جا کرتے ہیں، دل سے کچھ کا کچھ مطلب نکالتے ہیں۔ وَنَسُوْا ؛ اور بھول گئے۔ اُن کو نسیان ہے، ان کو یاد نہیں۔ حَظًّا ؛ حصہ۔ مِمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ؛ اس چیز سے کہ ان کی یاد دہانی کی گئی تھی، نصیحت کی گئی تھی، عبرت دلائی گئی تھی۔ وَلَا تَزَالُ ؛ اور ہمیشہ تو زائل نہیں ہوتا، اور تو ہمیشہ۔ زَالَ يَزُوْلُ اور زَالَ يَزَالُ دونوں آتے ہیں مگر يَزَالُ مَا اور لَا حرفِ نفی کے ساتھ آتا ہے۔ تَطَّلِعُ ؛ جھانک کر دیکھتا ہے، واقف ہوتا ہے۔ عَلٰى خَآئِنَةٍ ؛ خیانت کی بات سے۔ مِنْهُمْ ؛ ان کی۔ مِنْهُمْ خَائِنَةٍ کی صفت ہے۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر کم۔ خائنة سے استثناء ہے۔ مِنْهُمْ ؛ اُن سے۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ ؛ باوجود ان خیانت کاریوں کے ان سے مٹا دو۔ ان کی غلطی یا شرارت سے درگزر کرو۔ اُن سے اعراض کرو۔ وَاصْفَحْ ؛ ان سے منھ پھیر لو۔ اُن سے صفحۂ رخسار کو موڑ لو اور معاف کردو۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ جو اچھا کام کرتے ہیں ان کو دوست رکھتا ہے۔ احسان کرنے والے خدا کے محبوب ہیں۔

ترجمہ:- ان کی بدعہدیوں کی وجہ سے، (ان کی اقرار شکنیوں کی وجہ سے) ہم نے ان کو ملعون بنا دیا (اور پھٹکار دیا) اور اُن کے دلوں کو سخت (اور کرخت) بنا دیا (کہ اب ان کے دلوں میں کوئی لچک نہیں۔ کوئی اثر قبول کرنے کی قابلیت نہیں) وہ باتوں کی بے محل تاویل کرتے ہیں (اور معنے کچھ کے کچھ بتاتے ہیں) انھیں جو جو نصیحتیں کی گئی تھیں۔ (جو جو عبرتیں دلائی گئی تھیں) اُن سب کو بھول بھال گئے ہیں۔ تم تو ان کی خیانت کاری

سے ہمیشہ واقف ہوتے ہی ہو ان میں سے چند لوگوں کے سوا ان کی غلطیوں کو عفو کرو (کالعدم کردو، مٹا دو اور اعراض کرو، معاف کردو)۔ جو نیک کام کرتے ہیں بے شک اللہ ان کو محبوب رکھتا ہے۔

صاحبو! بنی اسرائیل کیا کرتے تھے؟ ان کے ملعون ہونے کے کیا اسباب تھے؟ (۱) تاویلات۔ (۲) من گھڑت کی زیادتی اور (۳) خدا سے غفلت۔ کیا یہ سب باتیں مسلمانوں میں نہیں ہیں؟۔
دیکھو! جو حال ان کا ہوا وہ حال تمہارا بھی ہوگا۔ تباہی کے گڑھے میں گرے جا رہے ہو۔ مگر تم کو احساس نہیں ہے۔ لعنت کی گھٹائیں تمہارے سر پر چھا رہی ہیں مگر تم کو کچھ خبر نہیں ہوتی۔ یہ غفلت آخر کب تک؟ جس قدر اب تک تباہی ہو چکی ہے کیا کافی نہیں ہے؟ کیا اور ذلیل و خوار ہونا چاہتے ہو؟ عمل کرو، اپنی اصلاح کرو۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝١٤

وَمِنَ الَّذِيْنَ؛ اور ان لوگوں میں سے۔ قَالُوْٓا؛ کہ کہا۔ اِنَّا نَصٰرٰٓى؛ ہم نصرانی ہیں۔ اَخَذْنَا؛ ہم نے لیا۔ مِيْثَاقَهُمْ؛ ان کا عہد واثق، قول و قرار، مگر انھوں نے کیا کیا؟ فَنَسُوْا؛ پھر بھول گئے۔ حَظًّا؛ حصہ، بہرہ۔ مِمَّا؛ اس چیز سے۔ ذُكِّرُوْا بِهٖ؛ کہ جس کی ان کو یاددہانی کی گئی تھی، نصیحت دی گئی تھی۔ فَاَغْرَيْنَا؛ پھر ہم نے ڈال دیا۔ بَيْنَهُمْ؛ ان کے درمیان، ان میں۔ اَلْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ؛ عداوت اور بغض، کھلی دشمنی اور کینہ۔ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ؛ قیامت تک۔ اب کیا ہوگا؟ وَسَوْفَ؛ اور عنقریب۔ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ؛ اللہ ان کو خبر دے گا، بتادے گا۔ بِمَا كَانُوْا؛ اس چیز کو کہ وہ تھے۔ يَصْنَعُوْنَ؛ کرتے

ترجمہ:- جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں (دین عیسوی پر ہیں) ان سے بھی ہم نے عہد و میثاق لیا تھا پھر وہ اس میں سے ایک حصہ بھول گئے جس سے ان کو نصیحت دی گئی تھی۔ لہذا ہم نے ان میں کھلی دشمنی اور کینہ قیامت تک ڈال دیا اور عنقریب اللہ ان کو بتادے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔

صاحبو! ذرا غور کرو، جناب عیسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا تھا کہ اگر کوئی ایک کلّے (گال) پر طمانچہ مارے تو دوسرا کلا (گال) پیش کردو۔ مگر یہ عیسائی اب کیا کر رہے ہیں؟ بم باری ہو رہی ہے، ٹینکوں سے آتش باری ہو رہی ہے، ایک قوم دوسری قوم کو فنا کر رہی ہے۔ یہ اسلام کی پیش گوئی ہے کہ ان عیسائیوں میں عداوت ڈال دی جائے گی۔ کیوں۔؟ ان کی بدکاریوں کی وجہ سے۔

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيرٗا مِّمَّا كُنتُمۡ تُخۡفُونَ
مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖۚ قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ ﴿١٥﴾

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! یہودیو اور نصرانیو ! قَدْجَآءَ کُمْ ؛ تمہارے پاس آچکا ہے ۔ رَسُوْلُنَا ؛ ہمارا رسول جن کا نام محمدؐ ، احمدؐ ، حمدس اور فارقلیط ہے ۔ یُبَیِّنُ لَکُمْ ؛ تم سے بیان کرتا ہے ، تم کو بتلاتا ہے ۔ کَثِیْرًا ؛ بہت سی چیزوں کو ۔ مِمَّا کُنْتُمْ ؛ ان چیزوں سے کہ تھے تم ۔ تُخْفُوْنَ ؛ چھپاتے ، مخفی رکھتے ۔ مِنَ الْکِتٰبِ ؛ کتاب سے ۔ مِمَّا کا بیان ہے ۔ وَیَعْفُوْا ؛ اور معاف کر دیتا ہے ، درگزر کرتا ہے ۔ عَنْ کَثِیْرٍ ؛ بہت سی چیزوں سے ۔ قَدْجَآءَ کُمْ ؛ تمہارے پاس آچکا ہے ۔ مِنَ اللّٰہِ ؛ اللہ کے پاس سے ۔ نُوْرٌ ؛ روشن دین ۔ سراپا نور ، پیغمبر ۔ وَکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ؛ اور واضح کتاب ۔ اس میں کچھ ہیر پیچ نہیں ہے ۔ ناقابلِ قبول ایک بات بھی نہیں ۔

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ، تمہارے پاس ہمارا وہ رسول آچکا ہے جو تم سے بہت سی باتیں بیان کرتا ہے جن کو تم کتاب اللہ میں سے (چھپاتے ہو) مخفی رکھتے ہو اور وہ بہت سی باتوں سے درگزر بھی کرتا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے ۔

يَهۡدِي بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضۡوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخۡرِجُهُم
مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذۡنِهِۦ وَيَهۡدِيهِمۡ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ﴿١٦﴾

یَھْدِیْ بِہِ اللّٰہُ ؛ اس سے خدا ہدایت کرتا ہے ۔ یعنی پیغمبر سے ، کتابِ مبین اور قرآن شریف سے ۔ کن کو؟ مَنْ ؛ ان کو جو ۔ اِتَّبَعَ ؛ اِتباع کی ، پیروی کی ۔ رِضْوَانَہٗ ؛ اس کی رضا مندی کی ، جس نے خدا کی رضا جوئی کی ، اور اس کی خوشنودی کے تابع رہے ۔ کس چیز کی ہدایت کرتا ہے؟ سُبُلَ السَّلٰمِ ؛ سلامتی کے راستوں کی ۔ وَیُخْرِجُھُمْ ؛ اور ان کو نکال لیتا ہے ۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ ؛ ظلمتوں اور تاریکیوں سے ، کفر اور شرک سے ۔ اِلَی النُّوْرِ ؛ نورِ یقین اور ایمان کی طرف ۔ بِاِذْنِہٖ ؛ خدا کے حکم سے وَیَھْدِیْھِمْ ؛ اور اللہ ہدایت کرتا ہے ۔ رہنمائی کرتا ہے ۔ پہنچا دیتا ہے ۔ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؛ سیدھے راستہ کی طرف ۔

ترجمہ :- جو (خدا کی رضا جوئی کرتے ہیں) ان باتوں کی اتباع کرتے ہیں جو خدا کی مرضی کے موافق ہیں ان کو اللہ سلامتی کا راستہ دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے ظلمتوں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور ان کو سیدھے راستے پر پہنچا دیتا ہے ۔

صاحبو! یہ بات یاد رہے کہ خطِ مستقیم ایک ہی ہوتا ہے اور ٹیڑھے خطوط بہت سے ہوسکتے ہیں، ایمان ایک ہی چیز ہے اور شرک و کفر قسم قسم سے ہوتا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ
مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۷

لَقَدْ كَفَرَ ؛ بے شک کفر کیا، کافر ہوگئے۔ اَلَّذِيْنَ ؛ وہ جنھوں نے۔ قَالُوْٓا ؛ کہا۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ هُوَ الْمَسِيْحُ ؛ وہی مسیح ہے۔ اِبْنُ مَرْيَمَ ؛ مریم کا بیٹا۔ قُلْ ؛ تم کہو۔ فَمَنْ يَّمْلِكُ ؛ پھر کون مالک ہوگا۔ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔـا ؛ خدا کے مقابل کسی چیز کا۔ اِنْ اَرَادَ ؛ اگر چاہے، اگر چاہا۔ اَنْ يُّهْلِكَ ؛ کہ ہلاک کرے۔ اَلْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ؛ عیسٰی ابن مریم کو۔ وَاُمَّهٗ ؛ اور ان کی ماں کو۔ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؛ اور جو زمین میں ہیں۔ جَمِيْعًا ؛ تمام زمین والوں کو۔ وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ ہی کا ہے۔ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کا ملک، پادشاہی۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور آسمانوں اور زمین کے درمیان جو کچھ ہے۔ يَخْلُقُ ؛ پیدا کرتا ہے۔ مَا يَشَاۗءُ ؛ جس کو چاہتا ہے۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ ہر چیز پر قادر ہے۔

ترجمہ:- بے شک ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا اللہ ہی تو مسیح ابنِ مریم ہے۔ تم کہو اگر اللہ مسیح کو اور ان کی ماں کو اور زمین پر جتنے لوگ ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے تو اس کا کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے، سب خدا کا ہے جس کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

صاحبو! جناب مسیحؑ عورت سے پیدا ہوئے۔ ان کا وجود بالعرض، کھانے کی ان کی ضرورت اور رفع حاجت کی ان کو ضرورت خدا کسی کا محتاج نہیں۔ جس کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہلاک کرتا ہے۔ یاد رکھو! جو جتنا بڑا ہوگا اُس سے اتنی ہی بندگی نمایاں ہوگی اور وہ اپنی بندگی کو سمجھے گا بھی۔ خصوصاً حضراتِ انبیاءؑ کہ ان کا کمال ہی کمالِ عبدیت ہے خدا کی مِلک کو اپنی سمجھنا، نادانوں کا کام ہے۔ جو علمِ صحیح رکھتا ہے وہ اپنی کمزوری کو سمجھتا ہے اور اس کے ساتھ خدا کی قدرت و عظمت کا بھی قائل رہتا ہے۔

شئ کا مفہوم - محالات تحت قدرت نہیں

صاحبو! شئے کے معنٰی کیا ہیں؟ شئے کے کئی معنٰی ہیں (۱) وہ چیز جس سے خبر دے سکتے ہیں، اس میں خدا بھی داخل ہے۔ (۲) مخلوق، ممکن، جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ؛ اس محاورے کے مطابق خدا کی ذات شئے میں داخل نہیں کیونکہ قدرت محالات سے متعلق نہیں ہوتی۔ اس کی کمالِ عظمت ہے کہ خود اپنے تحتِ قدرت نہیں۔ خدائے تعالٰی میں عیوب کا پیدا ہونا محال ہے جو تحتِ قدرت نہیں۔ خدا کا اپنا مثل پیدا کرسکنا محال ہے۔ کیونکہ جو چیز پیدا ہوگی، مخلوق ہوگی، ممکن ہوگی، بندہ ہوگی۔ لہٰذا خدا کے شریک کا پیدا ہونا محال۔ محالات سے قدرت کا متعلق نہ ہونا خدا کے عجز پر دلالت نہیں کرتا۔ جو چیز ممکن ہو اس کا نہ پیدا کرسکنا عجز ہے۔ پہلے سے پہلے پیدا نہ کرسکنا اور آخر سے آخر پیدا نہ کرسکنا کیا عجز ہے؟ پہلے سے پہلا اگر ہوسکے تو وہ پہلا کیوں ہوا اور آخر کے بعد آخر ہو تو وہ آخر ہی کیوں ہو۔ بعض لوگ جو دریائے جہالت میں غوطے کھاتے ہیں، کہتے ہیں کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور نہ معلوم کن کن محالات کو خدائے تعالٰی کی طرف نسبت کرنے سے نہیں ڈرتے۔ ان کے حق میں ہے۔ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ؛ ان کا علم و کمال اُن کے لئے وبال ہے، جنجال ہے عینِ ضلال ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى؛ اور یہود و نصارٰی نے کہا۔ نَحْنُ؛ ہم۔ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ؛ اللہ کے بیٹے ہیں، وَاَحِبَّآءُهٗ؛ اور اس کے دوست ہیں، اس کے حبیب ہیں، محبوب ہیں۔ قُلْ؛ کہو۔ فَلِمَ؛ پھر کیوں۔ يُعَذِّبُكُمْ؛ تم کو عذاب کرتا ہے، عذاب کرے گا۔ بِذُنُوْبِكُمْ؛ تمہارے گناہوں کی وجہ سے۔ بَلْ؛ بلکہ۔ اَنْتُمْ؛ تم۔ بَشَرٌ؛ آدمی ہو۔ مِمَّنْ؛ ان لوگوں سے۔ خَلَقَ؛ پیدا کیا۔ يَغْفِرُ؛ مغفرت کرتا ہے، بخشتا ہے۔ لِمَنْ يَّشَآءُ؛ جس کو چاہتا ہے۔ وَيُعَذِّبُ؛ اور عذاب کرتا ہے۔ مَنْ يَّشَآءُ؛ جس کو چاہتا ہے۔ وَلِلّٰهِ؛ اور اللہ ہی کا ہے، اللہ ہی کے لئے ہے۔ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ؛ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی، حکومت۔ وَمَا بَيْنَهُمَا؛ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے۔ وَاِلَيْهِ؛ اور اسی کی طرف۔ اَلْمَصِيْرُ؛ پلٹنا ہے، پھرنا ہے، واپس جانا ہے۔

ترجمہ:- اور یہود و نصارٰی نے کہا ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔ تم کہو، تو تمہارے گناہوں کی وجہ سے تم کو عذاب کیوں کرتا ہے۔ بلکہ تم مخلوقات میں کے آدمی ہو۔ خدا جس کو چاہے مغفرت کرے، جس کو چاہے عذاب کرے۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب خدا کی مِلک ہے (اس کی بادشاہی میں داخل ہے) اسی کی طرف سب کی (بازگشت ہے) واپسی ہے۔

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ عَلَىٰ فَتۡرَةٖ مِّنَ ٱلرُّسُلِ
أَن تَقُولُواْ مَا جَآءَنَا مِنۢ بَشِيرٖ وَلَا نَذِيرٖۖ فَقَدۡ جَآءَكُم بَشِيرٞ وَنَذِيرٞۗ
وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ﴿۱۹﴾ ع ۷

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! اے یہودیو ونصرانیو ! قَدۡ جَآءَكُمۡ ؛ بے شک تمہارے پاس آچکا ہے ۔ رَسُولُنَا ؛ ہمارا رسول ۔ يُبَيِّنُ لَكُمۡ ؛ بیان کرتا ہے تمہارے لئے ۔ عَلَىٰ فَتۡرَةٖ ؛ بند ہو جانے کے وقت ، وحی نہ اُترنے کے زمانے میں ، دو پیغمبروں کے بیچ کا زمانہ ۔ وحی اور فترتِ وحی ، پیغمبروں پر بسط اور قبض اور اولیاء پر الہام اور عدمِ الہام دونوں حالتیں گزرتی ہیں ۔ مِّنَ ٱلرُّسُلِ ؛ پیغمبروں سے ۔ مِنَ الرُّسُلِ فَتۡرَةٍ کی صفت ہے یا حال ہے ۔ أَن تَقُولُواْ ؛ کہ کہیں تم کہہ اُٹھو ۔ مَا جَآءَنَا ؛ ہمارے پاس نہیں آیا ۔ مِنۢ بَشِيرٖ ؛ کوئی خوشی کی خبر سنانے والا ۔ وَلَا نَذِيرٖ ؛ اور نہ ڈر کی بات سنانے والا ۔ فَقَدۡ جَآءَكُم ؛ اب تمہارے پاس آچکا ہے ۔ بَشِيرٞ وَّ نَذِيرٞ ؛ بشیر ونذیر یعنی رسولِ خدا ﷺ ۔

عیسٰی علیہ السلام کے زمانے میں اور آنحضرت ﷺ کے زمانے میں زائد از ۵۰۰ سال کا فرق ہے اور فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ سے یہی زمانہ مراد ہے ۔ وَٱللَّهُ ؛ اور اللہ ۔ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ ؛ ہر شئے پر ۔ قَدِيرٞ ؛ قادر ہے ۔

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ! ہمارا رسول تمہارے پاس آچکا ہے جو تم سے بیان کرتا ہے دوسرے پیغمبروں کے نہ رہنے کے وقت (پیغمبر کیوں بھیجا گیا ؟) (اس لئے) کہ کہیں تم یہ کہہ بیٹھو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا آیا نہ (بری باتوں سے) ڈرانے والا ۔ (دیکھو ! دیکھو !) اب تمہارے پاس بشیر و نذیر (محمد مصطفٰے ﷺ) آچکے ہیں ۔ (اب تمہارے جھوٹے حیلے چل نہیں سکتے ، خدا کی حُجت قائم ہو چکی ہے ، اب نہ مانو گے تو سزا ہوگی) اور اللہ تو ہر شئے پر قادر ہے ۔

وَإِذۡ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوۡمِهِۦ يَٰقَوۡمِ ٱذۡكُرُواْ نِعۡمَةَ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡ إِذۡ جَعَلَ
فِيكُمۡ أَنۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكٗا وَءَاتَىٰكُم مَّا لَمۡ يُؤۡتِ أَحَدٗا مِّنَ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿۲۰﴾

وَإِذۡ قَالَ مُوسَىٰ ؛ اور اس واقعہ کو یاد رکھو جب کہ موسٰی نے کہا ۔ اُذۡكُرُوا مقدر ہے ۔ لِقَوۡمِهِۦ ؛ اپنی قوم کو ۔ يَٰقَوۡمِ ؛ اے میری قوم ! اصل میں يَـٰقَوۡمِيۡ ہے ۔ ٱذۡكُرُواْ ؛ یاد کرو ۔ نِعۡمَةَ ٱللَّهِ ؛ اللہ کی نعمت کو ۔ عَلَيۡكُمۡ ؛ تم پر ۔ خدا نے تم پر کیا کیا انعام و اکرام کیے تھے ۔ ذرا ان کا کچھ خیال کرو ۔ ان نعمتوں میں سے قابلِ توجہ یہ ہے ۔ إِذۡ جَعَلَ ؛ جب کہ بنایا ، پیدا کیا ۔

فِیۡـکُمۡ ؛ تم میں ۔ اَنۡبِیَـآءَ ؛ پیغمبر، بہت سے نبی ۔ موسیٰ علیہ السلام ، ہارون علیہ السلام ، عیسیٰ علیہ السلام اور بہت سے انبیاء بنی اسرائیل میں گزرے ہیں ۔ وَجَـعَلَـکُمۡ ؛ اور تم کو بنایا ۔ مُلُوۡکًا ؛ جمع مَلِکٌ ؛ پادشاہ ۔ داؤد علیہ السلام ، سلیمان علیہ السلام پیغمبر بھی تھے اور پادشاہ بھی اور دوسرے پادشاہ بھی بنی اسرائیل میں گزرے ہیں ۔ وَاٰ تٰـکُمۡ ؛ اور تم کو دیا ۔ مَـالَمۡ یُؤۡتِ ؛ جو نہیں دیا ۔ اَحَدًا ؛ کسی کو ۔ مِنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ؛ اس زمانے کے لوگوں سے ۔

ترجمہ :- اور (اس واقعہ کو یاد رکھو اور عبرت حاصل کرو) جب کہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا : اے میری قوم ! اللہ نے تم پر جو نعمتیں نازل کی ہیں (ان کا کچھ تو خیال کرو) ان کو یاد کرو (یوں تو ہزار ہا نعمتیں ہیں تاہم اہم یہ ہے کہ) تم میں پیغمبر پیدا کئے ، تم کو پادشاہ بنایا اور وہ دیا کہ اوروں کو دیا نہ تھا ۔

یٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِیۡ کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰۤی اَدۡبَارِکُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِیۡنَ ﴿۲۱﴾

یٰـقَوۡمِ ؛ اے میری قوم ۔ اُدۡخُلُوۡا ؛ داخل ہو ۔ اَلۡاَرۡضَ الۡـمُقَدَّسَةَ ؛ مقدس سرزمین میں ، یعنی فلسطین میں ۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام ، اسحاق علیہ السلام ، یعقوب علیہ السلام ، یوسف علیہ السلام ، سلیمان علیہ السلام ، موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے پیغمبروں کی قبریں ہیں ۔ اَلَّتِیۡ ؛ جو ۔ کَتَبَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے لکھا ہے ۔ لَـکُمۡ ؛ تمہارے لئے ۔ ارض مقدس میں تم کو جانا ہے ۔ وہاں تم کو بسنا ہے ۔ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا ؛ اور پلٹ نہ جاؤ ۔ اِرۡتِدَادٌ ؛ دین سے پلٹ جانا ۔ مرتد ہوجانا ۔ عَـلٰۤی اَدۡبَارِکُمۡ ؛ اپنی پیٹھ کی طرف ۔ اَدۡبَارٌ جمع دُبُرٌ ؛ پیٹھ ، پٹھا ۔ تم دین سے روگردانی نہ کرو ۔ مُرتد اور بے ایمان نہ بنو ۔ فَتَنۡقَلِبُوۡا ؛ پھر تم ہوجاؤ گے ، تمہاری حالت بدل جائے گی ، انقلاب ہوجائے گا ، خٰسِـرِیۡنَ ؛ خسارہ اُٹھانے والے ۔ نقصان اُٹھانے والے ۔ تمہارے حصّہ میں خسران آجائے گا ، تباہی آجائے گی ۔

ترجمہ :- (موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) اے میری قوم ! تم ارضِ مقدس میں جاؤ ، جسے خدا نے لکھ دیا ہے کہ وہ تم کو ملے گی ۔ دین سے پیٹھ مت پھیرو ، پلٹو گے تو خسارے اور نقصان کے ساتھ پلٹو گے ۔ (تم خائب و خاسر ہوجاؤ گے) ۔

قَالُوۡا یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ فِیۡهَا قَوۡمًا جَبَّارِیۡنَ ۖ وَاِنَّا لَنۡ نَّدۡخُلَهَا حَتّٰی یَخۡرُجُوۡا مِنۡهَا ۚ فَاِنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا فَاِنَّا دٰخِلُوۡنَ ﴿۲۲﴾

قَالُوْا ؛ بنی اسرائیل نے کہا۔ یٰـمُوْسٰی ؛ اے موسٰی !۔ اِنَّ فِیْھَا ؛ بے شک ارضِ مقدس میں ۔ قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ؛ بڑی زبردست قوم ہے ۔ جَبَّار ، جَبْر سے ہے ۔ جس کے اصلی معنٰی ہیں بزور کسی چیز کی اصلاح کرنا ۔ جَبِیْرَةٌ ؛ بانس کے وہ بڈے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر پٹی کے ساتھ باندھے جاتے ہیں ۔ یہ لفظ کبھی صرف اصلاح اور کبھی صرف قہر یا غلبہ کے معنٰی میں مستعمل ہوتا ہے ۔ خدائے تعالٰی کو جبار کہیں گے تو اس کے معنٰی ہوں گے سب سے زبردست ۔ آدمی کی صفت جبار آئے گی تو اس کے معنٰی ہوں گے سرکش ، ظالم ۔ وَاِنَّا ؛ اور بے شک ہم ۔ لَنْ نَّدْخُلَھَا ؛ ہم ارضِ مقدس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے ۔ حَتّٰی ؛ یہاں تک کہ ، جب تک کہ ۔ یَخْرُجُوْا ؛ وہ سرکش لوگ نکل جائیں ۔ مِنْھَا ؛ اس ارضِ مقدس سے ۔ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَا ؛ اگر وہ زبردست لوگ ارضِ مقدس سے نکل جائیں ۔ فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ؛ تو یقیناً ہم داخل ہوں گے ۔

ترجمہ :- انھوں نے (بنی اسرائیل نے) کہا ۔ اے موسٰی ! اس میں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ، ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے ۔ وہ اگر وہاں سے نکل جائیں تو البتہ ہم داخل ہوسکتے ہیں ۔

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

قَالَ رَجُلٰنِ ؛ دو (٢) شخصوں نے کہا ۔ ان کا نام کَالَبْ اور یُوْشَعْ ہے ۔ یُوْشَعْ کو یَشُوْع بھی کہتے ہیں ۔ کالب اور یشوع دونوں موسٰی علیہ السلام کے بارہ (١٢) سرداروں اور نقباء میں سے ہیں ۔ مِنَ الَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں میں سے ۔ یَخَافُوْنَ ؛ خدا سے ڈرتے تھے ، خدا ترس تھے ۔ اَنْعَمَ اللّٰہُ ؛ خدا نے انعام کیا تھا ۔ فضل و کرم کیا تھا ۔ عَلَیْھِمَا ؛ ان دونوں پر ۔ کالب اور یشوع نے کیا کہا تھا ؟ اُدْخُلُوْا ؛ داخل ہو ، گھس جاؤ ۔ عَلَیْھِمْ ؛ ان جبابرہ پر ۔ اَلْبَابَ ؛ دروازے میں ۔ فَاِذَا ؛ پھر جب ۔ دَخَلْتُمُوْہُ ؛ دروازے میں گھس جاؤ ۔ گھاٹی کے منہ میں داخل ہوجاؤ ۔ فَاِنَّکُمْ ؛ تو بے شک تم ۔ غٰلِبُوْنَ ؛ غالب ہوجاؤ گے ۔ وَعَلَی اللّٰہِ ؛ اور خدا ہی پر ۔ فَتَوَکَّلُوْا ؛ توکل کرو ، اعتماد کرو ، بھروسہ کرو ، اپنے کاموں کو اسی پر چھوڑ دو ۔ اِنْ کُنْتُمْ ؛ اگر تم ہو ۔ مُؤْمِنِیْنَ ؛ ایماندار ۔

ترجمہ :- دو شخصوں نے (یعنی کالب اور یوشع) جو خدا ترس لوگوں میں سے تھے اور جن پر اللہ نے اپنا فضل و کرم کیا تھا (اور نعمتِ ایمان سے سرفراز کیا تھا) کہا (اے بنی اسرائیل) اس زمین کے دروازے میں گھس پڑو اگر تم اس میں داخل ہوگئے تو غالب ہوجاؤ گے ۔ اور اللہ ہی پر توکل کرو ۔ (اپنے کاموں کو اسی پر چھوڑ دو) اگر تم ایماندار ہو (خدا پر یقین کرتے ہو) ۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ
وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾

قَالُوْا ؛ بنی اسرائیل نے کہا ۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی ۔ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا ؛ بے شک ہم ارضِ مقدس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے ۔ مَادَامُوْا فِیْهَا ؛ جب تک اس ارض مقدس میں یہ زبردست لوگ رہیں گے ۔ فَاذْهَبْ ؛ پس جاؤ ۔ اَنْتَ وَرَبُّکَ ؛ تم اور تمہارا خدا ۔ فَقَاتِلَا ؛ پھر لڑو ، جنگ کرو ۔ اِنَّا ؛ بے شک ہم ۔ هٰهُنَا ؛ یہاں ۔ قٰعِدُوْنَ ؛ بیٹھنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے (بنی اسرائیل نے) کہا ۔ اے موسٰی ! جب تک یہ (زبردست) لوگ اس میں (ارضِ مقدس میں) ہیں ہم تو ہرگز وہاں داخل نہ ہوں گے ۔ تم اور تمہارا خدا جاؤ اور ان سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھیں گے ۔ (یہاں سے ہرگز نہ سرکیں گے) ۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اے میرے پروردگار ! اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ لَآ اَمْلِکُ ؛ میں مالک نہیں ، میرے اختیار میں نہیں ، میرے بس میں نہیں ۔ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ ؛ بجز میرے اور میرے بھائی ہارون کے ۔ فَافْرُقْ بَیْنَنَا ؛ پھر جُدا کردے درمیان ہمارے ، فیصلہ کردے ہمارے درمیان ۔ وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ؛ اور اس فاسق قوم کے درمیان ، نافرمان لوگوں کے درمیان ۔

ترجمہ :- (موسٰی علیہ السلام نے) عرض کیا ، اے میرے رب ! بجز میرے اور میرے بھائی کے کوئی میرے بس میں نہیں (کوئی میرے قابو میں نہیں) پھر تو ہمارے اور اس فاسق قوم کے درمیان فیصلہ کردے ۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ
ع ۴ / ۸ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا ۔ فَاِنَّهَا ؛ پھر بے شک یہ ارضِ مقدس ۔ مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ ؛ ان کا داخل ہونا ان پر حرام ہے ۔ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ؛ چالیس سال تک ۔ یَتِیْهُوْنَ ؛ حیران اور سرگردان پھریں گے ۔ تَاهَ یَتِیْهُ ۔ تِیْهًا و تَوْهًا ؛ سرگردانی ، مارے

مارے پھرنا۔ تِیْھَـآءٌ وَتِیْہَۃٌ ؛ جس میں آدمی کو راستہ نہ ملے اور مارا مارا پھرتا رہے۔ فَـلَا تَاْسَ ؛ پھر تم غم نہ کرو۔ مادّہ اَسٰی اُسْوَۃٌ یا اِسْوَۃٌ ؛ وہ حالت ہے جس پر انسان دوسرے کی اتباع میں ہو خواہ وہ حالت اچھی ہو یا بری۔ اَسٰی ؛ حزن۔غم۔ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ؛ نافرمان قوم پر۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا چالیس سال تک ان لوگوں کو ارضِ مقدسہ میں جانا حرام ہے۔ اسی زمین میں مارے مارے پھریں گے۔ ایسی نافرمان قوم پر (موسٰی) تم کچھ رنج نہ کرو۔

صاحبو! بنی اسرائیل کے واقعہ پر غور کرو۔ فرعون کے لشکر سے بھاگ کر بنی اسرائیل فلسطین کے قریب پہنچے۔ فلسطین اور شام میں عمالقہ آباد تھے جو بڑے زبردست اور سپاہی تھے۔ یہ بنی اسرائیل فرعون کے لشکر سے پٹ پٹ کر بزدل اور نامرد ہوگئے تھے۔ ان سے لاکھ کہا گیا کہ فلسطین اور شام کو چلو۔ وہاں تم کو ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہوجائیں گی۔ مگر غلامی کی طبیعت ہمت ہار چکی تھی۔ کالب اور یوشع نے لاکھ سمجھایا کہ تم دروازے میں گھس جاؤ۔ خدا کے حکم سے غالب ہو ہی جاؤ گے۔ مگر ان بزدلوں نے کیا کہا؟ تم اور تمہارا خدا جاؤ اور لڑو۔ ہم تو یہاں سے ہرگز سرکنے والے نہیں، ہٹنے والے نہیں۔ اس نافرمانی کی وجہ سے چالیس سال تک فلسطین کے میدان میں مارے مارے پھرتے رہے۔ جب چالیس سال میں معمر افرادِ قوم مرکھپ گئے تب کہیں ان کو فلسطین اور شام میں داخل ہونا نصیب ہوا کیونکہ نئی پود محنت کی عادی تھی، فرعون کی غلامی سے آزاد تھی۔ آزادی میں پل کر اس قابل ہوگئی تھی کہ اپنے دشمنوں سے لڑے اور ان پر غلبہ حاصل کرے۔ آزادی کا پیغام

صاحبو! اپنے حال پر ذرا غور کرو۔ کیا تم میں روحِ آزادی پیدا ہوگئی ہے یا غلامی تمہاری عادت اور فطرتِ ثانیہ بن گئی ہے۔ جب تک تم میں خود غرضی، آرام طلبی، محنت سے جی چرانا، علم و کمال کی طرف توجہ نہ کرنا ہے، تم ہرگز آزاد نہیں ہوسکتے۔ آزادی دی نہیں جاتی بلکہ لی جاتی ہے۔ جس کو جان عزیز ہے اس کو ہرگز عزت نہیں مل سکتی۔

نامرد مرتا روز ہے — مردوں کی موت اک بار ہے
ہرگز نہیں مرتا ہے وہ — مرنے کو جو تیار ہے
با آبرو ہو زندگی — بے آبرو بے کار ہے
گر ہمتِ مردانہ ہو — آسان ہر دشوار ہے
مردوں کا غازہ خون ہے — زیور مرا ہتھیار ہے
اپنا نہیں ہے کوئی دوست — تلوار ہے تلوار ہے (حسرت صدیقی)

اس سے پہلے رکوع کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم فاسقوں کا غم نہ کرو۔ اب فاسقوں کے پیشوا، آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل، اس کے اپنے بھائی کو مار ڈالنے کا افسوس ناک واقعہ بیان کرتا ہے۔

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وقف لازم

وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾

وَاتْلُ ؛ اور تلاوت کرو، پڑھ کر سناؤ ۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان کو، ان پر ۔ نَبَاَ ؛ خبر ۔ اسی سے نبی ہے ۔ اِبْنَیْ اٰدَمَ ؛ دو (۲) بیٹے آدم کے ، ایک کا نام ہابیل اور دوسرے کا قابیل تھا ۔ قابیل کو قاءِ بھی کہتے ہیں ۔ بِالْحَقِّ ؛ ٹھیک ٹھیک ۔ بِالْحَقِّ وَاتْلُ سے متعلق ہے یا نَبَاَ سے متعلق ہے ۔ اِذْقَرَّبَا قُرْبَانًا ؛ جب کہ ان دونوں نے قربانی یعنی نذر پیش کی ۔ وہ پیش کش جو بغرضِ تقربِ الٰہی پیش کی جائے یا قربانی ، ضروری نہیں کہ جانور ہی کی ہو ۔ مگر اُردو زبان میں قربان مستعمل نہیں ، بلکہ قربانی مستعمل ہے اور وہ بھی جانوروں کی ۔ ہر ایک نے اپنی اپنی نذر پیش کی ۔ ہابیل نے بھیڑ پیش کی کیونکہ وہ جانوروں کا گلہ رکھتا تھا اور قابیل نے غلہ پیش کیا کیونکہ وہ مزارع اور کنبی (کسان) تھا ۔ فَتُقُبِّلَ ؛ پھر قبول کرلی گئی ، یعنی نذر ۔ مِنْ اَحَدِهِمَا ؛ ان میں سے ایک سے یعنی ہابیل سے ۔ وَلَمْ يُتَقَبَّلْ ؛ اور قبول نہیں کی گئی ۔ مِنَ الْاٰخَرِ ؛ دوسرے سے یعنی قابیل سے ۔ کہتے ہیں کہ جو نذر قبول کرلی جاتی تھی تو اس پر بجلی گرکر اس کو جلا دیتی تھی اور جو نذر قبول نہ ہوتی اس کو بجلی جلاتی نہ تھی ۔ قَالَ ؛ قابیل نے کہا ۔ لَاَقْتُلَنَّكَ ؛ اے ہابیل میں تجھے مار ہی ڈالوں گا ۔ قَالَ ؛ ہابیل نے کہا ۔ اِنَّمَا ؛ اس کے سوا نہیں ۔ يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ ؛ اللہ قبول کرتا ہے ۔ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ؛ متقیوں سے ۔

ترجمہ :- اور (اے نبی) ان لوگوں کو آدمؑ کے دونوں بیٹوں (ہابیل و قابیل) کا قصہ ٹھیک طور سے سنا دو ، جب کہ ان دونوں نے (تقربِ الٰہی کے لئے) کچھ نیاز گزرانی ۔ ایک نیاز قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (تب) ایک نے (دوسرے سے) کہا ’’ میں تجھے قتل ہی کرڈالوں گا ‘‘ اس نے کہا ’’ (خدا نے تمہاری نذر قبول نہ کی ، اس میں میرا قصور ہی کیا ہے ۔) اللہ تو صرف متقیوں کی نیاز ، نذر قبول فرماتا ہے ‘‘ ۔

صاحبو ! اس آیت پر غور کرو ۔ جب تک آدمی متقی نہ ہو ، اس کی نیت جب تک پاک نہ ہو ، نہ نیاز قبول ہوتی ہے نہ نذر ۔ رشوت کے پیسے کی نذر ، سود کے پیسوں کی نیاز کیا قبول ہوگی ؟ سود سے قرض لے کر کوئی مذہبی کام انجام دینا بھی دُرست نہیں ۔ خدائے تعالیٰ اخلاص کو دیکھتا ہے ، اخلاص پسندی کا ایک پیسہ بغیر اخلاص کے سو (۱۰۰) روپیہ سے بہتر ہے ۔

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِیَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

لَئِنْ ؛ البتہ ، اگر ۔ بَسَطْتَّ ؛ تو بڑھائے گا ، کھولے گا ، پھیلائے گا ۔ بَسَطْتَّ کے ’’ط‘‘ کا ’’ت‘‘ میں ادغام کرو مگر ’’ط‘‘ کا اطباق اور موٹاپن باقی رہے ۔ اور ’’ط‘‘ کا قلقلہ نہ رہے ۔ اس کی ادائی کی تصحیح قاری سے ہوسکتی ہے ۔ اِلَیَّ ؛ میری

طرف ، میری جانب ۔ یَدَکَ ؛ تیرے ہاتھ کو ، اپنے ہاتھ کو ۔ لِتَقْتُلَنِیْ ؛ تاکہ تو مجھ کو قتل کرے ۔ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ ؛ میں بڑھانے والا نہیں ہوں ۔ یَدِیَ ؛ میرا ہاتھ ۔ اپنے ہاتھ کو ۔ اِلَیْکَ ؛ تیری طرف ۔ لِاَ قْتُلَکَ ؛ کہ تجھے قتل کروں ، تجھے مار ڈالوں ۔ اِنِّیْٓ ؛ بے شک میں ۔ اَخَافُ اللّٰہَ ؛ اللہ کا خوف کرتا ہوں ، خدا سے ڈرتا ہوں ۔ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۔

ترجمہ :- البتہ اگر تو میرے مارنے کے لئے ہاتھ بڑھائے تو میں تیرے مارنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا ، میں اللہ رب العالمین کا خوف رکھتا ہوں ۔ (مجھے اس کا ڈر ہے) ۔

اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿٢٩﴾

اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ اُرِیْدُ ؛ ارادہ کرتا ہوں ، چاہتا ہوں ۔ اَنْ تَبُوْٓاَ ؛ کہ تو رجوع کرے ، تو پائے ۔ اسی سے مَاٰب بمعنی مرجع ہے ۔ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِکَ ؛ میرا گناہ ، تیرا گناہ ۔ میرا گناہ ، تیرا گناہ سے کیا مراد ہے ؟ مجھ سے ممکن گناہ اور تجھ سے واقع شدہ گناہ ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں ۔ میرے قتل کا گناہ اور تیرے دوسرے گناہ جب تیری ہی طرف رجوع کریں تو ان کی سزا بھگتے ۔ فَتَکُوْنَ ؛ پھر تو ہوجائے ۔ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ؛ دوزخیوں میں سے ، آگ والوں میں سے ۔ وَذٰلِکَ ؛ اور یہی ہے ۔ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالموں کی جزا ، سزا ۔

ترجمہ :- بے شک میں چاہتا ہوں کہ میرے اور تیرے دونوں کے گناہ کی سزا تیری طرف رجوع کرے اور تو دوزخی ہوجائے (نذرِ آتش ہوجائے) اور ظالموں کی جزا (سزا) تو یہی ہے ۔

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٣٠﴾

فَطَوَّعَتْ ؛ پھر راضی ہوگیا ۔ طَوْعٌ کے اصلی معنٰی فرماں برداری کے ہیں اسی کے باب افعال سے اطاعت ہے ۔ رضامندی کے معنٰی میں بھی آتا ہے ، جیسے کہتے ہیں طَوْعًا اَوْ کَرْهًا ؛ خوشی سے یا ناخوشی سے ۔ لَهٗ ؛ اس کے لئے ۔ قابیل کے لئے ۔ نَفْسُهٗ ؛ اس کا نفس ، اس کا جی ، اس کا دل ۔ قَتْلَ اَخِیْهِ ؛ اپنے بھائی ہابیل کے مارنے کو ۔ فَقَتَلَهٗ ؛ پھر اس کو قتل کرڈالا ۔ فَاَصْبَحَ ؛ پھر ہوگیا ۔ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ؛ خسارہ اور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ، خائب و خاسر لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- اُس کا (قابیل کا) نفس اپنے بھائی (ہابیل) کے قتل پر آمادہ اور راضی ہوگیا پھر اس کو قتل کر ہی ڈالا اور پھر وہ خائب و خاسر لوگوں میں شریک ہوگیا ۔ (خسارہ اُٹھانے والوں میں شریک ہوگیا) ۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْاَةَ اَخِيْهِ ؕ

قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۚۛ﴿۳۱﴾

فَبَعَثَ اللّٰهُ ؛ پھر خدا نے بھیجا۔ غُرَابًا ؛ ایک کوے کو۔ غرْبٌ کے معنی ہیں دوری۔ غَرِیْبٌ ؛ اجنبی، نامانوس۔ مسافر آفتاب کا ڈوبنا۔ یَبْحَثُ ؛ کھودتا ہے، کریدتا ہے، تحقیق کرتا ہے، بحث کرتا ہے، ظاہر کرتا ہے۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ لِيُرِيَهٗ ؛ تاکہ قابیل کو دکھادے، بتادے۔ كَيْفَ ؛ کیسا۔ يُوَارِيْ ؛ چھپاتا ہے۔ ڈھانکتا ہے۔ سَوْاَةَ ؛ لاش۔ میت۔ سَاءَ۔ يَسُوْءُ۔ سُوْءٌ ؛ برا معلوم ہونا، ناگوار گزرنا۔ اَخِيْهِ ؛ اپنے بھائی کی لاش۔ قَالَ يٰوَيْلَتٰى ؛ قابیل نے کہا۔ ہائے میری تباہی! ہائے افسوس! يٰوَيْلَتٰى ؛ اصل میں يٰوَيْلَتِيْ تھا ''یا'' الف سے بدل گیا۔ اَ ؛ کیا۔ عَجَزْتُ ؛ میں عاجز ہوگیا۔ اَنْ اَكُوْنَ ؛ کہ ہوجاؤں۔ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ ؛ اس کوے کے جیسا۔ فَاُوَارِيَ ؛ پھر میں دفن کرتا۔ سَوْاَةَ اَخِيْ ؛ اپنے بھائی کی لاش کو۔ فَاَصْبَحَ ؛ پھر ہوگیا۔ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ؛ نادم اور شرمندہ ہونے والے لوگوں میں سے۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کھود رہا تھا کہ (اپنے بھائی مقتول کوے کو دفن کرے اور) اس کو (قابیل کو) بتادے کہ اپنے بھائی (ہابیل) کا لاشہ کس طرح دفن کیا جاسکتا ہے؟ (قابیل نے کہا) کہا افسوس میرے حال پر۔ میں اتنا بھی نہیں ہوں کہ کوے کے جیسا ہوجاؤں (میں اتنا ہونے سے بھی عاجز ہوں) کہ اپنے بھائی کے لاشہ کو دفن کرسکوں۔ پھر وہ اپنے کیے پر (پچھتایا) سخت نادم ہوا۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ

فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ؛ اسی وجہ سے۔ كَتَبْنَا سے متعلق ہے۔ كَتَبْنَا ؛ ہم نے لکھ دیا۔ عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل پر۔ اَنَّهٗ ؛ کہ بات یہ ہے۔ ضمیر شان ہے۔ پورا جملہ كَتَبْنَا کا مفعول ہے۔ مَنْ قَتَلَ ؛ جس نے مار ڈالا۔ جس نے قتل کیا۔ نَفْسًا ؛ کسی شخص کو، کسی جان کو۔ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؛ بعوض کسی شخص کے نہیں، بے سبب، بغیر قصاص کے۔ اَوْ فَسَادٍ ؛ یا فساد کے طور پر۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ فَكَاَنَّمَا ؛ پھر گویا کہ۔ قَتَلَ النَّاسَ ؛ لوگوں کو مار ڈالا، قتل کیا۔ جَمِيْعًا ؛ سب کو فَكَاَنَّمَا سے معلوم ہوتا ہے ابتداءً قتلِ نفس کرنے والے کو بھی تمام لوگوں کے قتل کا عذاب نہ ہوگا۔ بلکہ ابتدائی قتل کی اہمیت

ظاہر کی جارہی ہے ۔ وَمَنْ اَحْیَاھَا ؛ اور جس نے اس کو زندہ کیا ، زندہ رکھا ، قتل سے بچالیا ۔ فَکَاَنَّمَا ؛ گویا کہ ۔ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؛ تمام لوگوں کو زندہ رکھا ، قتل سے بچالیا ۔ واقعہ یہ ہے مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَیِّئَةً فَلَهٗ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ ۔ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ ایسا برا کام کرنا جس کی لوگ اتباع کریں ، قدم بہ قدم چلیں ، متبعین کے کام میں سے ایسے بھی کچھ حصہ ملے گا بشرطیکہ نیت بری ہو ۔ اسی طرح جب کوئی شخص اچھے کام کی ابتداء کرے اور لوگ اس کی اتباع کریں ، تو اس کے متبعین کے کام میں سے اُسے بھی اس کا حصہ ملے گا ۔ وَلَقَدْ جَآءَتْھُمْ ؛ اور ان کے پاس آچکے ہیں ۔ رُسُلُنَا ؛ ہمارے پیغمبر ، ہمارے رسول ۔ بِالْبَیِّنٰتِ اَیْ بِالْاٰیٰتِ الْبَیِّنٰتِ ؛ کھلی نشانیوں کے ساتھ ۔ معجزوں کے ساتھ ۔ قوی علامات کے ساتھ ۔ ثُمَّ ؛ پھر ، اتنا سب ہوتے ہوئے بھی ۔ اِنَّ کَثِیْرًا ؛ بے شک بہت سے لوگ ۔ مِنْھُمْ ؛ ان میں سے ۔ بَعْدَ ذٰلِکَ ؛ اس کے بعد بھی ۔ پیغمبروں اور آیات کے پہنچنے کے بعد بھی ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ لَمُسْرِفُوْنَ ؛ البتہ اسراف کرنے والے ہیں ، زیادتی کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے اسی لئے بنی اسرائیل پر یہ بات لکھ دی تھی کہ جو بغیر قصاص کے (ناحق ، ناروا کسی کو مار ڈالے) یا زمین میں فساد کرنے کے لئے قتل کردے تو گویا اس نے سب کو قتل کر ڈالا اور جس نے کسی کو قتل سے بچالیا گویا اُس نے سب کو بچا لیا ۔ ان کے پاس ہمارے رسول واضح نشانیاں اور معجزات اور دلائل لے کر آچکے ہیں ۔ اس کے بعد بھی ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ، (حد سے زیادہ فساد پھیلاتے ہیں) ۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ ؛ اس کے سوانہیں ، جزایں نیست کہ ان لوگوں کی سزا ۔ ان لوگوں کی تو یہی سزا ہے جو یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں ۔ وَیَسْعَوْنَ ؛ اور سعی کرتے ، کوشش کرتے ہیں ، دوڑتے ہیں ۔ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ؛ زمین میں فساد کرنے کے لئے ۔ ان کی سزا کیا ہے ؟ اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا ؛ کہ وہ قتل کئے جائیں ، اور اگر قتل کرنے میں قساوت اور سنگدلی ظاہر کی گئی ہے تو بادشاہِ وقت عبرت کے لئے دوسری سزائیں بھی دے سکتا ہے ۔ مثلاً اَوْیُصَلَّبُوْٓا ؛ یا صلیب پر چڑھائے جائیں ۔ ان کو سولی دی جائے ۔ اَوْتُقَطَّعَ ؛ یا قطع اور کاٹ دیئے جائیں ۔ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ ؛ ان کے ہاتھ پیر ۔ مِنْ خِلَافٍ ؛ ایک اِدھر سے تو ایک اُدھر سے ، مثلاً بایاں ہاتھ اور سیدھا پاؤں ۔ اَوْیُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؛ یا ان کا نفی

بلد کیا جائے ، یا ان کو شہر بدر کردیں ، یا اس سرزمین سے نکال دیئے جائیں ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ سزا ۔ لَھُمْ ؛ ان کے لئے ہے ۔ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا ؛ دنیا میں رسوائی ۔ وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ؛ اوران کے لئے آخرت میں ۔ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ؛ بڑا ہی عذاب ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں (برسر پیکار ہیں) اور زمین میں فساد برپا کرتے پھرتے ہیں تو ان کی سزا یہی ہے کہ ان کو قتل کیا جائے یا ان کو سُولی دی جائے یا ان کے ہاتھ پیر اِدھر اُدھر سے کاٹے جائیں ، یا وہ اس سرزمین سے نکال دیئے جائیں ۔ یہ تو اُن کی دُنیا میں رُسوائی ہے اور آخرت میں اُن کو بڑا ہی عذاب ہے ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ ع ٥

اِلَّا الَّذِیْنَ ؛ مگر جو لوگ ، جن لوگوں نے ۔ تَابُوْا ؛ توبہ کی ۔ مِنْ قَبْلِ ؛ اس سے پہلے ۔ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ ؛ کہ تم لوگ ان پر قدرت رکھیں ، ان پر قابو پالیں ، ان کو گرفتار کرلیں ۔ فَاعْلَمُوْا ؛ تو تم جان لو ۔ اَنَّ اللّٰہَ ؛ کہ اللہ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ مغفرت اور رحمت والا ہے ۔

ترجمہ :- مگر جنھوں نے تمہارے ، اُن کو گرفتار کرنے سے پہلے توبہ کرلی تو تم جان لو کہ اللہ غفور و رحیم ہے ۔

صاحبو ! انسان اشرف المخلوقات ہے ۔ جب تک انسان پیدا نہ ہوا تھا عالم ، تنِ بے جان تھا ، شانِ حاکمانہ کا ظہور نہ ہوا تھا ۔ انسان ہی سے اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات کا ظہور ہوتا ہے ، انسان اسمائے الٰہیہ کا مظہرِ تام ہے ۔ انسان کو مار ڈالنا مظہرِ تام کو تمام کردینا ہے ۔ اِسی واسطے قتلِ نفس بدترین گناہ ہے ۔

کھلونا سمجھ کر بگاڑو نہ ہم کو ÷ کہ ہم بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں

قصاص کے سوائے ناحق ، ناروا شر و فساد پھیلانے کے لئے ، امامِ وقت سے بغاوت کرنے کے لئے مارنا یا لوٹ لینا اس کے لیے مختلف سزائیں بیان کی گئی ہیں جو رائے امام پر موقوف ہیں ۔

بعض ائمہ فرماتے ہیں کہ اگر قاتل صرف قتل کا مرتکب ہو تو اس کو صرف قتل کرنا چاہیئے ۔ اگر قتل کے ساتھ ، غارت گری بھی کی ہو تو بعدِ قتل عبرت کے خیال سے سُولی پر لٹکایا جاسکتا ہے یا ایک ہاتھ اور دوسری طرف کا پیر کاٹ دیا جاسکتا ہے یا اگر صرف مال لُوٹا ہو تو ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری جہت کا پیر کاٹا جاسکتا ہے ۔ یا اگر صرف لوگوں کو ڈرایا ہو تو اس کو شہر بدر کیا جاسکتا ہے یا قید کیا جاسکتا ہے ۔ کیونکہ وہ بھی اپنے مقام سے جُدا رکھنے میں شہر بدر کرنے سے کم نہیں ہے ۔ اِن سب صورتوں میں گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرلینے سے معافی کی اُمید ہے ۔ گرفتار ہونے کے بعد حقوق العباد خواہ مالی ہوں خواہ جانی ، عدالت اس کی سزا دے گی ۔

سزائیں جرم کے لحاظ سے مختلف ہوسکتی ہیں

پہلے کی آیتوں میں لوٹ مار کی سزاں کے ساتھ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا سے اُمیدِ قبولِ توبہ دلائی گئی تھی۔ اب خدا سے ملنے کی اور اس کے راستے پر چلنے کی صورتیں بتائی جارہی ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾

يَـآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اِتَّقُوا اللّٰهَ ؛ تقویٰ اختیار کرو، خدا سے ڈرو، ایسی چیزوں سے پرہیز کرو، جن سے تمہاری تباہی ہو۔ وَابْتَغُوْا ؛ اور ڈھونڈو، تلاش کرو، چاہو۔ اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ؛ اس کی طرف وسیلہ، ذریعہ۔ وَجَاهِدُوْا ؛ اور جدوجہد کرو، جہاد کرو، اپنی جان لڑادو، انتہائی کوشش کرو۔ فِي سَبِيْلِهٖ ؛ راہِ خدا میں۔ لَعَلَّكُمْ ؛ شاید کہ تم، اُمید ہے کہ تم۔ تُفْلِحُوْنَ ؛ فلاح پاؤ، کامیاب ہوجاؤ، مقاصد کا دروازہ تمہارے سامنے کھل جائے۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور خدا سے ملنے کے ذریعے ڈھونڈو اور راہِ خدا میں جدوجہد کرو (ایسا کرو گے تو) اُمید ہے کہ تم فلاح پاؤ۔

صاحبو! اس آیت شریفہ پر غور کرو۔ اس میں پہلے حکم دیا گیا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو۔ جتنے باطل نقوش لوحِ دل پر ہیں مٹادو۔ محرمات اور مکروہات سے بچو۔ خواہشاتِ نفسانی کے دیوتاؤں کو دل کے مندر سے نکالو، ممنوعات سے احتراز کرو۔ چوری، رشوت خوری، سود خوری، ریاکاری، تکبّر اور خود پسندی سے بچو! جب تک بری باتوں سے آئینہ دل صاف نہ ہوگا مقصود کی صورت ہرگز نظر نہ آئے گی۔

روئے حبیب آئے نظر کس طرح کہ ہو ÷ شیرازۂ خیال پریشاں کئے ہوئے (حسرت صدیقی)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَابْتَغُوْآ اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ؛ اور اس سے ملنے کے لئے وسیلے ڈھونڈو۔ تمام نیک کام اللہ سے ملنے کے وسیلے ہیں۔ نماز پڑھو، روزہ رکھو، حج کرو، زکوٰۃ دو، ہر قسم کے نیک کام کرو مگر سب سے بڑی چیز خدا اور رسول کی محبت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا، اس کو ایمان نہیں ملتا جب تک رسولِ خدا ﷺ اس کی جان سے، اس کے ماں باپ سے، اس کی اولاد سے، اس کے مال سے اور ساری دنیا سے عزیز تر نہ ہوں۔

آج کل دین اور محبتِ نبی کریمؐ و اولیائے کرامؒ کی محبت کے ڈاکو زوروں پر ہیں۔ اس عظیم الشان نسبت کی ڈوری کو منقطع کردیتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئیے کہ حبیبِ خدا ﷺ نے فرمایا ہے۔ ''جو جس کو چاہے اس کے ساتھ، تو جس کو چاہے اُس کے ساتھ'' وہ ہمیشہ اس دعا کو پیشِ نظر رکھیں، اس کو وردِ زبان بنائیں جس کو ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، طبرانی، صحیح ابن خزیمہ، حاکم، بیہقی نے عثمان بن حنیفؓ سے روایت کی ہے، وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْکَ بِحَبِيْبِکَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَکَ يَا حَبِيْبَنَا يَا مُحَمَّدُ! اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِيْمِ۔ يَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاهِرُ! اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَکَ۔

اے عاشقانِ رسولؐ ! تم ابن عمرؓ اور ابنِ عمرو ابن العاصؓ کی اتباع میں یَا رَسُوْلَ اللّٰه ! یَا رَسُوْلَ اللّٰه ! پکارتے ہو۔ یَـا مُـحَمَّدَاہ کو وردِ زبان رکھو، دُعا کرتے رہو کہ اللہ تم کو، ہم کو اپنے حبیبؐ کی محبت دے، ان کے دوستوں کی محبت دے، ان کی یاد میں مست رکھے۔ یہ رشتۂ محبت تم کو خدا تک پہنچا دے گا ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست ÷ می برد ہر جا کہ خاطر خواہِ اوست

دیکھو! آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ راہِ خدا میں خوب جدوجہد کرو، اپنی جان لڑادو۔ اللہ کے واسطے مارنے مرنے کو تیار ہو جاؤ۔ الفاظ بلامعنیٰ اور نرے دعوے ہی دعوے سے کیا ہوتا ہے؟ کچھ کام بھی تو کرو۔ ''سو گز واروں ایک گز نہ پھاڑوں'' کیا کام آسکتا ہے؟ ہر دعوے کی دلیل ہوتی ہے، بے دلیل دعویٰ کام نہیں آتا۔ یہ کیا ہے؟ خدا و رسول کی محبت کا دعویٰ اور کام کرنے سے کوسوں دور۔ محنت سے عزت حاصل ہوتی ہے۔ جو کسی کو چاہتا ہے رات دن اسی کے ذکر میں رہتا ہے۔

تم اللہ رسول کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہو پھر ان کی اتباع سے بھاگتے بھی ہو؟ صاحبو! کچھ کرو ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ÷ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید (سعدی علیہ الرحمہ)

ع محبوبِؐ خدا سے پھیر کے منہ ÷ اللہ کو شکل دکھانا کیا

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۳۶﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ بے شک کفار، بے شک جن لوگوں نے کفر کیا، جنھوں نے حق پوشی کی۔ لَوْ اَنَّ لَهُمْ ؛ اگر ان کے پاس ہو۔ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؛ وہ سب کچھ جو زمین میں ہے۔ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ؛ اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہو۔ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ ؛ تاکہ اس کا فدیہ دیں تاکہ اس کو دے کر اپنی جان چھڑا لیں۔ مِنْ عَـذَابِ یَـوْمِ الْقِیٰـمَةِ ؛ روزِ قیامت کے عذاب سے۔ مَاتُقُبِّلَ مِنْهُمْ ؛ تو ہرگز ان سے قبول نہ کیا جائے گا۔ وَلَهُمْ ؛ اور ان کے لئے ہے۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ الم ناک، دردناک عذاب۔

ترجمہ :- یقیناً اگر ان کافروں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اتنا ہی اور بھی ہو اور وہ اس کو (بطور) فدیہ دے کر روزِ قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑا لینا چاہیں تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لئے عذابِ الیم ہے (دردناک عذاب ہے)۔

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۷﴾

یُرِیْدُوْنَ ؛ یہ لوگ ارادہ کرتے ہیں، چاہتے ہیں۔ اَنْ یَّـخْـرُجُـوْا مِنَ النَّارِ ؛ کہ دوزخ سے نکلیں، خارج ہوں۔ وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنْهَا ؛ اور ہرگز دوزخ سے نہ نکلیں گے۔ وَلَهُمْ ؛ اور ان کے لئے ہے۔ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ؛ قائم اور دائم عذاب ہمیشہ کا عذاب۔

ترجمہ :- وہ چاہیں گے کہ دوزخ سے نکل جائیں مگر وہ ہرگز اس سے نکل نہ سکیں گے، ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔

اس سے پہلے باغیوں اور ڈاکوؤں کا بیان گزرا، اور اُن کی سزا بھی بتلادی گئی، اب چور مرد اور عورت کا ذکر اور اُن کی سزا بیان کی جاتی ہے۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا أَيْدِيَهُمَا
جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾

وَالسَّارِقُ ؛ اور چور مرد۔ وَالسَّارِقَةُ ؛ اور چور عورت۔ اصل میں یہ اَلَّذِیْ سَرَقَ وَالَّتِیْ سَرَقَتْ ؛ ہے۔ یعنی یہ الف لام اَلَّذِیْ کے عوض ہے۔ موصولہ ہے۔ لہذا اس کے جواب میں فَ آیا۔ فَاقْطَعُوْا ؛ پھر کاٹ ڈالو۔ اَیْدِیَھُمَا ؛ ان دونوں کے ہاتھ، مرد اور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ مگر بعض دفعہ تثنیہ کی جگہ میں جمع بھی استعمال کی جاتی ہے۔ [جیسے ایک دوسری جگہ ہے۔ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا] ۔ جَزَآءً بِمَا كَسَبَا ؛ یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا، یہ جزا ہے اس چوری کی کہ انھوں نے کی۔ نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؛ یہ سزا ہے خدا کے طرف کی۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ عزت والا اور حکمت والا ہے۔

ترجمہ :- اور جو مرد یا جو عورت چوری کرے ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے اور خدا کی طرف سے عذاب ہے اور اللہ بڑی عزت والا ہے۔ (اس ظلم کو روا نہیں رکھتا) حکمت والا ہے (جو سزا اس نے مقرر کی نہایت مناسب ہے)۔

صاحبو! چوری کس کو کہتے ہیں؟ محفوظ مال کو خفیہ طور سے مالک کی مِلک میں سے نکال لینا۔ تھوڑی سی چیز کے لے لینے کو چوری نہیں کہتے۔ پھر کتنی مقدار ہے جس کے لے لینے کے بعد ہاتھ کاٹا جائے گا؟ امام ابو حنیفہؒ کے پاس دس درہم، امام شافعیؒ کے پاس ربع دینار، داؤدی اور خوارج کے پاس جو چیز قیمتی ہو خواہ ایک کوڑی کی ہو، خواہ دو کوڑی کی۔ پس مال مسروقہ محفوظ مقام میں ہونا چاہیے۔ راستے میں کوئی چیز پڑی ہو اور کسی نے اس کو اُٹھالیا ہو تو وہ چوری نہیں لُقطہ ہے۔ کفن چور اُچکے اور گرہ کٹوں کو چوری کی سزا نہ دی جائے گی بلکہ دوسری قسم کی سزا دی جاسکتی ہے، جسے تعزیر کہتے ہیں۔ مسلح، گھر میں گھس کر کسی کا مال لے جائے تو یہ ڈاکہ ہوگا، چوری نہ ہوگی، اور اس کی سزا امام کی رائے پر موقوف ہے، چاہے یہ سزا قتل کی حد تک پہنچے۔

چوری میں کس قدر ہاتھ کاٹا جائے گا؟ پہونچے تک۔ کیا چور کا ہاتھ کاٹنا نامناسب سزا نہیں ہے؟ بعض، یوروپین اُصول کے مطابق قید کرنے کے قائل ہیں اور اس کے جواز کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، مگر سب بے کار۔ تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ جہاں قطعِ ید کی چور کو سزا دی جاتی ہے وہاں چوری کا نام ونشان بھی نہیں رہتا۔ ہم حج کو ایسے زمانے میں بھی گئے تھے جب کہ قطعِ ید عملاً موقوف تھا، اُس وقت چرانا، لوٹنا معمولی کھیل سمجھا جاتا تھا۔ اور ہم نے اس زمانے میں بھی حج کیا جب کہ نجدیوں نے سرقہ کی حد قطعِ ید جاری کی ہے۔ اب چوری بالکل موقوف ہوگئی ہے۔ بنگال میں ململ بنانے والوں کے

انگوٹھے کاٹ دیئے گئے ۔ کیا وہ جائز تھا ؟ بے جا طرفداری کرنے والوں کو غور کرنا چاہیئے ۔ جو حکمِ خدا کو ناحق سمجھتا ہے وہ ناحق پر ہے ۔ ہمیشہ شرِ عام کے مقابل شرِ خاص کو اختیار کرنا چاہیئے ۔ شرِ کثیر کے مقابل شرِ قلیل اختیار کرنا بہتر ہے ۔ چور کا ہاتھ کاٹنا جائز اور کروڑہا بندگانِ خدا کو نذرِ آتش اور بمبارڈ کردینا جائز ؟ اسلام میں آگ سے جلانے کی سزا کسی کو نہیں دی جاسکتی ۔ کھٹمل ، پسّو ، بچھو ، سانپ کسی کو آگ میں نہیں جلا سکتے ۔ بندگانِ خدا کو آگ میں بھوننے والے ، قطعِ ید کرنے والوں پر کس منہ سے اعتراض کرتے ہیں ؟ دوسروں کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا ۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ (اور جو اللہ کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہیں دیں تو وہ کافر ہیں) ۔

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾

فَمَنْ تَابَ ؛ پھر جس نے توبہ کرلی ، اللہ سے معافی چاہ لی ۔ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ ؛ اپنے ظلم کے بعد ، اپنے برے کاموں کے بعد ۔ وَاَصْلَحَ ؛ اور پھر اس نے اپنی اصلاح کرلی ۔ نیک بن گیا ، سُدھر گیا ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پھر بے شک اللہ ۔ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؛ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے ، اس کی طرف رجوع کرتا ہے ، اس کی طرف لطف و کرم سے مڑتا ہے ، متوجہ ہوتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ غفور و رحیم ہے ، مغفرت اور رحمت والا ہے ۔

ترجمہ :- پھر جو اپنے ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ بھی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے ۔ اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۰﴾

اَلَمْ تَعْلَمْ ؛ کیا تم کو علم نہیں ؟ کیا تم کو معلوم نہیں ؟ کیا تم نہیں جانتے ؟ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ لَهٗ ؛ اُسی کا ہے ۔ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ، اس کی حکومت ۔ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے عذاب کرتا ہے ۔ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ اور جس کو چاہتا ہے مغفرت کرتا ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ ؛ ہر چیز پر ، ہر شئے پر ۔ قَدِیْرٌ ؛ قدرت رکھنے والا ۔ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے ۔ سب اس کی قدرت میں ہے ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کی ہے ۔ جس کو چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مغفرت کرتا ہے اور اللہ (تو سب کچھ کرسکتا ہے اس کو) ہر طرح کی قدرت ہے

اللہ ہر شئے پر ہے قدیر ÷ اس کا بندہ حسرت ہے (حسرت صدیقی)

اس سے پہلے شریعت کے احکام بیان کیئے گئے ۔ چونکہ بعض قوموں سے ان کے نہ ماننے کی اُمید تھی ، لہذا تسلی کے طور پر فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ
وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾

يَـآ يُّهَا الرَّسُوْلُ ؛ اے رسول ۔ لَا يَحْزُنْكَ ؛ حزن و ملال میں تم کو نہ ڈالے ، تم کو غمگین اور ملول نہ کرے ۔ حزین نہ بنائے ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ وہ منافق ۔ يُسَارِعُوْنَ ؛ جو جلدی کرتے ہیں ، سُرعت کرتے ہیں ۔ فِي الْكُفْرِ ؛ کفر میں ۔ مِنَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں سے جنھوں نے ۔ قَالُوْا ؛ کہا ۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے ۔ بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ اپنے منھ سے ۔ ان کا اٰمَنَّا کہنا صرف منھ سے ہے ۔ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ؛ ایمان نہیں لائے ان کے دل ، ان کے دل میں ایمان نہیں ۔ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ؛ اور بعض وہ لوگ جو یہودی ہیں ۔ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ ؛ خوب جھوٹی باتیں سنتے ہیں ۔ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ؛ اور دوسری قوم کی باتیں بھی خوب سنتے ہیں ۔ سن کر دوسروں کو لگاتے ہیں ، اور لوگوں کے کان بھرتے ہیں ۔ لَمْ يَاْتُوْكَ ؛ جو ہنوز تمہارے پاس آئے نہیں ۔ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ ؛ کلمات کی تحریف کرتے ہیں ، ان کو بدل ڈالتے ہیں ۔ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ؛ بعد اس کے کہ وہ اپنے مقام پر تھے ۔ اپنے موقع کے موافق تھے ۔ اپنے مواضع پر ثابت تھے ۔ يَقُوْلُوْنَ ؛ کہتے ہیں ۔ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا ؛ اگر تم کو یہ تحریف کی ہوئی باتیں ملیں ۔ فَخُذُوْهُ ؛ تو تم اس کو لے لو ۔ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ ؛ اور اگر تم کو یہ باتیں نہ دی جائیں ۔ یہ محرف کلام تم کو نہ پہنچے ۔ تو تم حذر کرو ، ڈرو ، بچو ۔ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا چاہے ۔ جس کے لئے خدا ارادہ کرے ۔ فِتْنَتَهٗ ؛ اس کو فتنہ میں ڈالنے کا ، اس کو خراب کرنے کا ۔ فَلَنْ تَمْلِكَ ؛ تو تم کو قابو نہیں ، تم کچھ نہیں کر سکتے ۔ تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں ۔ لَهٗ ؛ اس کے لئے ۔ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؛ خدا سے کچھ ، تو تم اس کے لئے اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ۔ جس کو اللہ خراب کرے اُسے کون سُدھارے ۔ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ۔ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ ؛ کہ خدا نے ارادہ نہیں کیا ، خدا نے نہیں چاہا ۔ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؛ کہ باطہارت کرے ان کے دلوں کو ، ان کے دلوں کو پاک صاف ، ستھرا کرے ۔ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ؛ ان کے لئے تو دُنیا میں رسوائی ہے ، بدنامی ہے ۔ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور ان کے لئے ہے آخرت میں ، پچھلے جہان میں ۔ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا ہی عذاب ۔

ترجمہ :- اے رسولِ کریم ! تم کو غمگین نہ کرے (تم ان لوگوں کا غم نہ کرو ان کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہو) جو کفر میں بڑی جلدی کرتے ہیں اور جو منہ سے تو کہتے ہیں ، ہم ایمان لائے ، حالانکہ ان کے دل میں ایمان نہیں اور کچھ یہودی بھی ہیں جو جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور ان لوگوں کے کان بھرتے ہیں جو ہنوز تمہارے پاس نہیں آئے وہ (بات کو کچھ کا کچھ کردیتے ہیں) تحریف اور اُلٹ پلٹ کردیتے ہیں وہ (اپنے ساتھ کے لوگوں سے) کہتے ہیں کہ اگر یہ باتیں تم کو پہنچیں تو تم ان کو لے لو اور اگر یہ نہ ملے تو (اس سے) بچو (ڈرو) اور جس کو اللہ فتنہ میں ڈالنا چاہے تو تم اس کے لئے اللہ کا کچھ نہیں کرسکتے ۔ (غرض خدا جس کو خراب کرنا چاہے اس کو کون سُدھار سکتا ہے؟ خدا کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہے کیا) یہ لوگ تو وہ ہیں کہ خدا نے ان کو دِلی طہارت دی ہی نہیں (ان کے دلوں کو پاک صاف نہ کیا) ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے (فضیحت ہے) اور آخرت میں بڑا ہی عذاب ہے ۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْـــًٔـا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ ؛ جھوٹی باتیں خوب سننے والے ہیں ۔ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؛ ناجائز مال خوب کھاتے ہیں ۔ بڑے حرام خور ہیں ۔ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ ؛ پھر اگر تمہارے پاس آئیں ۔ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ ؛ تو ان میں حکم فیصل دو ، ان کے قضیے چکادو ۔ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ؛ یا ان سے اعراض کرو ، روگردانی کرو ، الگ تھلگ رہو ۔ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے اعراض کرو ، ان سے الگ تھلگ رہو ، ان کے کاموں میں دخل دینا نہ چاہو ۔ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْـــًٔـا ؛ تو وہ تم کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے ، تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ۔ وَاِنْ حَكَمْتَ ؛ اور اگر تم نے حکم سنا دیا ، فیصلہ کردیا ۔ ان کا قضیہ چکا دیا ۔ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؛ تو ان میں انصاف کے مطابق حکم کرو ۔ ان کو کھری کھری سنادو ۔ ان کے مقدمات کا فیصلہ کرو تو سچا سچا فیصلہ کردو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ يُحِبُّ ؛ دوست رکھتا ہے ، محبوب رکھتا ہے ۔ اَلْمُقْسِطِيْنَ ؛ انصاف پرستوں کو ، منصفوں کو ۔

ترجمہ :- یہ لوگ بہت جھوٹی باتیں سننے والے اور حرام خور ہیں ۔ اگر یہ لوگ تمہارے پاس آئیں تو (تم کو اختیار ہے) چاہے ان میں فیصلہ کرو چاہے ان سے اعراض کرو ، اور اگر ان سے اعراض کرو (روگرداں ہوجاؤ) تو وہ تم کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اگر ان کے لئے کچھ حکم کرنا چاہو (ان کے

مقدمات کا فیصلہ کرنا چاہو) تو انصاف کے مطابق فیصلہ کرو ۔ بے شک اللہ انصاف پرستوں کو محبوب رکھتا ہے ۔ (وہ لوگ خدا کے محبوب ہیں جو پابندِ انصاف ہیں) ۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ
وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾ ع ٦ ٩ ١٠

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ ؛ اور وہ تم کو حکَم اور ثالث بنانے کے لئے کس طرح راضی ہوں گے؟ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰةُ ؛ اور ان کے پاس تو تورات ہے ۔ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ؛ اس میں حکمِ خدا ہے ۔ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ ؛ پھر پلٹ جاتے ہیں ، بدل جاتے ہیں ۔ روگردانی کرتے ہیں ۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؛ اس کے بعد بھی ۔ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور یہ لوگ ایماندار ہی نہیں ۔ یہ ہرگز ایمان دار نہیں ہیں ۔

ترجمہ :- اور (اے نبی کریم!) تم کو حکَم بنانے کے لئے یہ کس طرح راضی ہوں گے؟ جب کہ ان کے پاس تورات ہے اس میں حکمِ خدا ہے ، پھر اس کے بعد بھی وہ اعراض ہی کرتے ہیں ، اور یہ لوگ تو ایماندار ہی نہیں ۔ (اُن کو ایمان سے کچھ سروکار نہیں) ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا
وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾

اِنَّآ اَنْزَلْنَا ؛ بے شک ہم نے اُتارا ۔ اَلتَّوْرٰةَ ؛ تورات کو ۔ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ؛ اس میں یعنی تورات میں ہدایت اور نور ہے ۔ يَحْكُمُ بِهَا ؛ اس تورات کے احکام کو جاری کرتے ہیں ، اس کے موافق حکم دیتے ہیں ۔ النَّبِيُّوْنَ ؛ انبیاء ۔ پیغمبر لوگ ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو ۔ اَسْلَمُوْا ؛ جنھوں نے خدا کی فرماں برداری کی ، جنھوں نے خود کو خدا کے حوالے کردیا ۔ لِلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے ۔ هَادُوْا ؛ جو یہودی مذہب رکھتے ہیں ۔ وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ ؛ اور خدا پرست لوگ ۔ رَبَّانِيٌّ اور رِبِّيٌّ ؛ یہودیوں میں ایسے ہیں جیسے مسلمانوں میں مشائخ ۔ وَالْاَحْبَارُ ؛ جمع حَبْرٌ ؛ احبار یہودیوں میں ایسے ہیں جیسے مسلمانوں میں علماء وفقہاء ۔ بِمَا

اسْتُحْفِظُوْا ؛ اس وجہ سے کہ وہ محافظ بنائے گئے ہیں ۔ امین بنائے گئے ہیں ۔ مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی کتاب کے ۔ وَكَانُوْا عَلَيْهِ ؛ وہ اس پر تھے ۔ شُهَدَآءَ ؛ جمع شَهِيْدٌ ؛ گواہ ، محافظ ۔ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ ؛ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو ۔ وَاخْشَوْنِ ؛ اور مجھ سے ڈرو ۔ اصل میں وَاخْشَوْنِيْ تھا یا حذف ہوگئی اور کسرہ اس پر دلالت کرتا ہے ۔ وَلَا تَشْتَرُوْا ؛ اور نہ خریدو ۔ بِاٰيٰتِيْ ؛ میری آیتوں کے عوض ۔ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؛ تھوڑی سی قیمت ۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ ؛ اور جس نے حکم نہیں کیا ۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اس مذہبی کتاب کا ۔ ان احکامِ الٰہی پر جو خدا نے اُتارے ہیں ۔ فَاُولٰٓئِكَ ؛ تو وہ لوگ ۔ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ وہی کافر ہیں ، وہی حق پوش ہیں ، وہی ناحق شناس ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے تورات کو اُتارا جس میں ہدایت و نور ہے ، جس کے مطابق خدا کے فرماں بردار پیغمبر (حکم کرتے ہیں) احکام دیتے ہیں (کن کے لئے ؟) یہودیوں کے لئے ، اور یہودیوں کے مشائخ اور ان کے علماء بھی (یہ کیوں) ؟ اس وجہ سے کہ وہ کتاب اللہ کے محافظ بنائے گئے ہیں اور اس پر وہ شاہد بھی تھے ۔ پس لوگوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو ۔ میری آیتیں بیچ کر تھوڑی سی قیمت نہ لو ۔ جو لوگ خدا کی اُتاری ہوئی کتاب پر حکم نہیں دیتے وہ تو کافر ہیں (حق پوش ہیں ، ناحق شناس ہیں) ۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ ؛ اور ہم نے ان کے لئے یہ حکم لکھ دیا تھا ۔ فِيْهَا ؛ اس تورات میں ۔ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ؛ کہ جان کے بدلے جان ۔ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ ؛ اور آنکھ کے بدلے آنکھ ۔ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ ؛ اور ناک کے عوض ناک ۔ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ ؛ اور کان کے عوض کان ۔ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ؛ اور دانت کے بدلے دانت ۔ وَالْجُرُوْحَ جمع جَرْحٌ ؛ زخم ۔ جُرْحٌ ؛ پھوڑا ۔ جِرَاحَةٌ ؛ زخم ۔ جَرَّاحٌ ؛ سرجن ، آپریشن کرنے والا ۔ قِصَاصٌ ؛ برابر کا بدلہ ۔ مِقَصٌّ ؛ قینچی ، جس کے دونوں پلے برابر ہوتے ہیں ۔ قِصَّةٌ ؛ واقعہ کے مطابق بیان اور زخموں کا ٹھیک ٹھیک بدلہ ۔ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ ؛ پھر جو معاف کردے ، صدقہ اور ثواب سمجھ کر بخش دے ۔ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؛ وہ اس کو معاف کرنے کے لئے کفارہ ہے ، خود اس کے گناہوں کو ڈھانک لینے والا ہے ۔ اس کا معافی نامہ ہے ۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ ؛ اور جو حکم نہ کرے ۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ خدا کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق ۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ تو یہ لوگ ظالم ہیں ۔ دوسروں پر ظلم کرنے والے ہیں ، ظلمت افزا کام کرنے والے ہیں ۔ مَاظَلَمَ ؟ کے معنی ہیں ، کس نے تم کو روکا ؟ ظُلْمَةٌ ؛ تاریکی ، کیونکہ وہ چلنے سے روکتی ہے ۔ ظُلْمٌ ؛ دوسروں کو ان کا حق نہ دینا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تورات میں ان کے لیے (بنی اسرائیل کے لیے) لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے عوض ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے برابر کا بدلہ ۔ پھر جو اس کو معاف کردے سو یہ اس کے لیے کفارہ ہے ۔ (خود اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے) اور جو اللہ کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں وہ تو ظالم ہیں ۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ ﴿٤٦﴾

وَقَفَّيْنَا ؛ اور ہم نے پیچھے لگایا ۔ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ ؛ اُن کے نشانِ قدم پر، گذشتہ پیغمبروں کے قدم بہ قدم ۔ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؛ عیسٰی ابنِ مریم کو ۔ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ بحالیکہ عیسٰی تصدیق کرتے ہیں، اس کی جو ان کے سامنے ہے ۔ بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ درمیان دونوں ہاتھوں کے، یعنی سامنے ۔ مِنَ التَّوْرٰىةِ ؛ تورات سے ۔ مَا کا بیان ہے یعنی جو تورات ان کے سامنے ہے ۔ وَاٰتَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو دیا ۔ الْاِنْجِيْلَ ؛ انجیل کو ۔ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ؛ اس میں ہدایت اور نور ہے ۔ وَمُصَدِّقًا ؛ اور بحالیکہ انجیل تصدیق کرتی ہے ۔ لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ اس کی جو ان کے سامنے ہے، پہلے ہے ۔ مِنَ التَّوْرٰىةِ ؛ تورات سے ۔ مَا کا بیان ہے ۔ وَهُدًى ؛ اور ہدایت ہے ۔ وَّ مَوْعِظَةً ؛ اور نصیحت ہے ۔ وعظ ہے ۔ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ متقی اور خدا ترسوں کے لئے ، پرہیزگاروں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کے بعد (گذشتہ پیغمبروں کے بعد) ان کے قدم بہ قدم عیسٰی ابنِ مریم کو بھیجا، جو ان کے سامنے کی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرتے ہیں اور ہم نے ان کو انجیل بھی دی جس میں ہدایت ہے نور ہے اور ان کے سامنے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتی ہے اور پرہیز گاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے ۔

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾

وَلْيَحْكُمْ ؛ اور چاہیے کہ حکم کریں ۔ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ ؛ انجیل والے یعنی عیسائی ۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؛ اُن احکام کا کہ اللہ نے اس انجیل میں اُتارے ۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ ؛ اور جس نے حکم نہیں کیا ۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ ان احکام کا جن کو خدا نے

أتارا ، نازل کیا ۔ فَاُولٰئِکَ ؛ تو وہ لوگ ۔ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ وہی لوگ فاسق ہیں ، بدکار ہیں ، احکامِ الٰہی سے باہر ہیں ۔

ترجمہ :- اور انجیل والوں کو چاہیئے کہ اس میں جو کچھ خدا نے اُتارا ہے (اس پر عمل کریں) اس کے مطابق حکم کریں اور جو خدا کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو وہی لوگ ہیں بدکار ، (فاسق ، بے حکم) ۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

وَاَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے اُتارا ۔ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ ؛ تمہاری طرف کتاب ۔ بِالْحَقِّ ؛ برحق ۔ مُصَدِّقًا ؛ بحالیکہ جو تصدیق کرتی ہے ۔ لِمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ؛ اس کی جو اس سے پہلے ہے ۔ مِنَ الْکِتٰبِ ؛ کتاب سے یعنی وہ کتاب جو اس سے پہلے اُتری ہے ۔ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ ؛ اور جو اس کی نگہبان اور محافظ بھی ہے ، یعنی پچھلی کتابوں میں جو کچھ تغیر کر دیا گیا ہے یا گھٹا بڑھا دیا گیا ہے ، اس کو نکال کر اصل احکام کی حفاظت کرتی ہے ۔ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ ؛ پھر ان کے درمیان حکم دو ۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ ان احکام کا کہ اللہ نے اُتارا ہے ۔ وَلَا تَتَّبِعْ ؛ اور اتباع نہ کرو ، پیروی نہ کرو ۔ اَهْوَآءَهُمْ ؛ اُن کے ہوا ہوس کی ، ان کے خواہشات کی ۔ عَمَّا جَآءَکَ ؛ ان احکام کو چھوڑ کر جو تمہارے پاس آئے ہیں ۔ مِنَ الْحَقِّ ؛ حق سے ۔ اور جو برحق ہیں ۔ یعنی حق احکام پہنچنے کے بعد ان کے ہوا و ہوس کی اتباع نہ کرو ۔ لِکُلٍّ جَعَلْنَا ؛ ہر ایک کے لئے ہم نے بنایا ہے ۔ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے ۔ شِرْعَةً ؛ راستہ ، شریعت ۔ وَمِنْهَاجًا ؛ اور طور طریقہ ۔ یعنی تمہارا طور طریقہ الگ ہے اور ان یہودیوں ، نصرانیوں کا طور طریقہ الگ ہے ۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا ۔ لَجَعَلَکُمْ ؛ تو تم کو کر دیتا ۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً ؛ ایک ہی گروہ ۔ ایک ہی اُمت ۔ وَلٰکِنْ لِیَبْلُوَکُمْ ؛ مگر وہ تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے ، مگر تم کو بلا میں ڈال کر آزماتا ہے ۔ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ ؛ اس میں جو کچھ تم کو دیا ہے ۔ فَاسْتَبِقُوْا ؛ پس جلدی کرو ۔ سبقت کرو ، پیش قدمی کرو ۔ اَلْخَیْرٰتِ ؛ بھلائیوں کی طرف ۔ اِلَی اللّٰهِ ؛ اللہ ہی کی طرف ۔ مَرْجِعُکُمْ ؛ تمہارا رجوع کرنا ہے ، تمہاری واپسی ہے ، تمہارا لوٹنا ہے ۔ جَمِیْعًا ؛ تم سب کا ، ساری جماعت کا ۔ فَیُنَبِّئُکُمْ ؛ پھر وہ تم کو خبر دے گا ، بتادے گا ۔ بِمَا کُنْتُمْ ؛ اس چیز پر کہ تم ہو ۔ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ؛ اس میں اختلاف کرتے ، اس میں جھگڑتے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم پر برحق کتاب نازل کی جو تصدیق کرتی ہے پہلی کتاب کی اور اس کی نگہبان بھی ہے
تو تم ان کو ان احکام کا کہ اللہ نے اُتارا ہے (اس کے موافق) حکم بھی دو (کیونکہ وہ خدا کی اُتاری ہوئی ہے)
اور اس برحق کتاب کو چھوڑ کر ان کے ہوا و ہوس کی اتباع نہ کرو۔ تم میں سے ہر شخص کا ایک راستہ،
ایک طریقہ ہے جس کو ہم نے مقرر کر دیا ہے، اور اگر خدا چاہتا تو تم کو ایک ہی (گروہ اور) اُمّت
بنا دیتا مگر وہ جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں آزماتا ہے۔ لہذا تم خیر کے کاموں میں سبقت کرو،
تم سب کا مرجع خدا کی طرف ہے (تم سب کو اُسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے) پھر وہ تم کو وہ سب
بتادے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ
اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝49

وَاَنِ احْكُمْ ؛ اور یہ کہ تم حکم دے دو۔ بَيْنَهُمْ ؛ اُن میں، اُن کے درمیان۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اُن احکام اور آیات کا کہ اللہ نے اُتارا ہے۔ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ؛ اور ان کی خواہشوں کی اتباع نہ کرو، اُن کے ہوا و ہوس کی پیروی نہ کرو۔ وَاحْذَرْهُمْ ؛ اور ان سے ڈرتے اور بچتے رہو، اور ان سے الحذر کرو۔ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ ؛ کہ کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں، بہکا نہ دیں۔ عَنْۢ بَعْضِ مَآ ؛ بعض ایسی باتوں سے چھڑا کر۔ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؛ کہ خدا نے تم پر اُتاریں۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر منہ موڑیں، رُوگردانی کریں، پیٹھ پھیریں، نہ مانیں۔ فَاعْلَمْ ؛ تو جان لو۔ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ ؛ کہ اللہ ارادہ کرتا ہے، چاہتا ہے۔ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ ؛ کہ ان کو مبتلا کرے، مصیبت میں ڈالے۔ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؛ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے۔ وَاِنَّ كَثِيْرًا ؛ اور بے شک بہت سے۔ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگ، لوگوں میں سے۔ لَفٰسِقُوْنَ ؛ البتہ فاسق اور بدکار ہیں۔

ترجمہ :- اور یہ کہ تم (اے نبی کریمؐ) ان کے درمیان اللہ کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق حکم دو اور
ان کے ہوا و ہوس کی اتباع نہ کرو اور ان سے ڈرتے اور بچتے رہو کہ وہ کہیں بعض ایسی باتوں سے
چھڑا کر (اس کلام و احکام سے) جو تمہاری طرف اُتارے گئے ہیں بہکا نہ دیں (فتنہ میں نہ ڈال دیں)
اگر (وہ نہ مانیں اور) اعراض کریں تو جان لو کہ اللہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو مصیبت میں
گرفتار کرنا چاہتا ہے اور بہت سے لوگ فاسق و بدکار ہیں۔

ع ۱۱

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۵۰

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؛ کیا یہ لوگ جاہلیت کے احکام چلانا چاہتے ہیں؟ وَمَنْ اَحْسَنُ ؛ اور کون بہتر ہے۔ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا ؛ خدا سے، حکم دینے میں۔ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ؛ ایمان و یقین رکھنے والی قوم کے لئے۔

ترجمہ :- کیا یہ جاہلیت کے احکام چلانا چاہتے ہیں؟ (اور اس پر عمل کرتے ہیں) خدا سے زیادہ کون بہتر حکم دے سکتا ہے (مگر کس کے لئے) ایمان و یقین رکھنے والی قوم کے لئے۔

صاحبو! مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اہلِ کتاب کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب کہ اس میں بہت سی تحریفات ہیں، کمی زیادتی ہے مختلف زمانوں میں بُت پرست اور ظالم بادشاہوں نے آسمانی کتابوں کو جلا دیا، جن کو کچھ یاد رہا اُنھوں نے کچھ لکھوا دیا۔

بعض (محرف) آسمانی کتابوں میں ہے کہ سَیحون اور جَیحون کی ندیاں عدن سے نکلی ہیں۔ کہاں عدن؟ کہاں سیحون، جیحون؟ انھیں کتابوں میں ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے خدا سے کشتی لڑی اور برکت دینے پر مجبور کیا۔ اِنھیں کتابوں میں ہے کہ خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے پچھتایا۔ اِنھیں کتابوں میں ہے کہ لوط علیہ السلام کی بیٹیوں نے باپ کو شراب پلاکر بچے جنے۔ ان میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے بچھڑے کی پرستش کروائی۔

ان غلط واقعات کو کس کی عقلِ سلیم قبول کرسکتی ہے؟ قرآنِ شریف نے ہم کو تمام آسمانی کتابوں سے مستغنی کردیا ہے۔ تمام سچّے مذاہب کے اُصول ایک ہی ہوتے ہیں۔ اسلام اور قرآن ان اُصولوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ اسلام اہلِ کتاب اور تورات اور انجیل کے ہر محرف اور غیر محرف احکام کو تسلیم کرتا ہے۔ آسمانی کتابوں پر اجمالی ایمان کافی ہے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ تورات لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ تورات ہے اور اس کو پڑھنے لگے۔ حضرت کا چہرۂ مبارک متغیر ہونے لگا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا عُمَرُ ؛ تم دیکھتے نہیں کہ حضرتؐ کے چہرۂ مبارک میں کیا تغیرات ہو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ حضرت رسولِ خدا ﷺ کو دیکھ کر عرض کرنے لگے۔ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ؛ حضرتؐ نے فرمایا: اگر موسٰی جیتے رہتے تو میری اتباع کے سوا ان کو چارہ نہ تھا۔

بہرحال موجودہ آسمانی کتابوں کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب۔ قرآن شریف کی تفسیروں میں بہت سے نادانوں نے بنی اسرائیل کے زمانے کے قصوں کو بھر دیا ہے۔ قرآن کی صفت مبین ہے۔ اس کا سمجھنا اور جاننا اور کتابوں کے جاننے پر موقوف نہیں۔ قرآن تمام آسمانی کتابوں کی تصحیح کرنے والا ہے۔ قرآن کا نام فرقان ہے یعنی وہ حق و باطل میں فرق اور تمیز دینے والا ہے، وہ معیارِ حق و باطل ہے۔

آسمانی کتابوں پر اجمالی ایمان کافی ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ؕ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۱

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَتَّخِذُوْا ؛ مت بنالو ، اس کا مادہ اَخْذٌ ہے ۔ باب افتعال میں ہمزہ تا بن کر مدغم ہوگیا ۔ اَلْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی ؛ یہود و نصاریٰ کو ۔ لَا تَتَّخِذُوْا کا مفعول ہے ۔ یہود ایک قوم ہے ۔ ایک شخص کو قوم کی طرف نسبت کرکے یہودی کہیں گے ، جیسا کہ عرب ایک قوم ہے اس کا واحد بنانا ہو تو عَرَبِیٌّ کہنا چاہیئے ۔ اَلنَّصٰرٰی ؛ نَصْرَانِیٌّ ؛ کی جمع ہے ۔ نَصْرَانُ کی طرف منسوب ہے ۔ اَوْلِیَآءَ ؛ دوست ، مددگار ۔ دوسرا مفعول ہے ۔ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؛ کفر کفر ایک ملّت ہے ۔ مسلمانوں کی دشمنی میں یہود اور نصرانی دونوں ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔

قرآن کے بعض مقامات سے معلوم ہوتا ہے ، نصرانی بہ نسبت یہودیوں کے کم دشمن ہیں ، یہ کب تھا ؟ جب ان میں قِسِّیْس اور رُھْبَان تھے اس زمانے میں تو عیسائی بھی برائے نام ہیں ، اور یہودی بھی برائے نام ہیں ، بلکہ مسلمان بھی برائے نام ہیں ۔ اس زمانے کی ساری دشمنی حُبِ مال پر مبنی ہے ۔ مذہب کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے فقط ایک حیلہ اور ذریعہ بنالیا گیا ہے ۔ بُت پرست ان سب سے بدتر ہیں ۔

کفر و اسلام ترے کاکل و رُخ نے لوٹے ÷ نہ دھرم باقی نہ ایمان ہے جاناں باقی

وَمَنْ یَتَوَلَّھُمْ ؛ اور جو ان سے دوستی کرے ۔ مِنْکُمْ ؛ اے مسلمانو ! تم میں سے ۔ فَاِنَّهٗ مِنْھُمْ ؛ تو وہ بھی ان میں کا ایک ہوگا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَھْدِیْ ؛ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ۔ اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم قوم کو ۔ قوم لفظ کے لحاظ سے واحد ہے معنٰی کے لحاظ سے جمع ہے اس لئے قوم کی صفت ظَالِمِیْنَ آئی ۔

ترجمہ :- اے ایمان دارو ! یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا دوست نہ بنالو ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں (تمہارا دوست کوئی نہیں) تم میں سے جو ان سے دوستی کرے وہ بھی انھیں کا ایک ہے ۔ اللہ ظالم قوم کو ہرگز ہدایت نہیں کرتا ۔

فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْھِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ نٰدِمِیْنَ ؕ

فَتَرَی الَّذِیْنَ ؛ پھر تم ان لوگوں کو دیکھو گے ۔ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ ؛ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے ۔ یُسَارِعُوْنَ فِیْھِمْ ؛ ان سے ملنے کے لئے سرعت اور جلدی کرتے ہیں ۔ یَقُوْلُوْنَ ؛ وہ کہتے ہیں ۔ نَخْشٰی ؛ ہم ڈرتے ہیں ۔ اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ ؛ کہ پہنچے ہم کو گردش ، ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں کسی چکر میں نہ پھنس جائیں ۔ فَعَسَی اللّٰهُ ؛ تو عنقریب اللہ ۔ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ ؛ فتح بھیجتا ہے ، فتح کو لاتا ہے ۔ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ ؛ یا کوئی اور بات اپنے پاس سے ۔ فَیُصْبِحُوْا ؛ پھر تو وہ ہوجائیں گے ۔ عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا ؛ اپنے دل کی پوشیدہ باتوں پر ۔ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ ؛ اپنے دلوں میں ۔ نٰدِمِیْنَ ؛ شرمندہ ، پچھتانے والے ۔

ترجمہ :- پھر تم ان لوگوں کو دیکھو گے جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے کہ ان (بے دینوں) میں دوڑے چلے جاتے ہیں (وہ کہتے کیا ہیں ؟) وہ کہتے ہیں : ہم کو خوف ہے کہ کہیں ہم چکر میں نہ آجائیں ۔ اچھا عنقریب اللہ فتح لائے گا یا اپنے پاس سے کوئی اور بات لائے گا ۔ اس وقت اپنے دلوں میں پوشیدہ باتیں رکھنے والوں کو پچھتانا پڑے گا ۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمان دار لوگ کہیں گے ۔ اَهٰٓؤُلَاۗءِ ؛ کیا یہی لوگ ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ جو خدا کی قسمیں کھایا کرتے تھے ۔ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ؛ اور بڑی کوشش کے ساتھ اپنی قسموں کا اظہار کرتے تھے ، بڑی سخت قسمیں کھاتے تھے ۔ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؛ کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؛ ان کے سارے اعمال اکارت گئے ۔ ان کی ساری کوششیں برباد ہوگئیں ۔ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ؛ تو وہ بڑے خسارے میں پھنس گئے ۔ بڑی تباہی میں گرفتار ہوگئے ۔

ترجمہ :- ایماندارو (مسلمان) لوگ کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑی جدوجہد سے قسمیں کھایا کرتے تھے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ۔ اُن کے سارے اعمال اکارت گئے اور وہ بڑے خسارے میں مبتلا ہوگئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ ؛ جو تم میں سے مرتد ہوجائے ، دین سے برگشتہ ہوجائے ۔ پلٹ جائے ۔ عَنْ دِيْنِهٖ ؛ اپنے دین سے ۔ فَسَوْفَ ؛ تو عنقریب ۔ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ ؛ لائے گا اللہ ایک قوم کو ۔ کیسی قوم ؟ يُّحِبُّهُمْ ؛ خدا ان کو محبوب رکھتا ہے ۔ وَيُحِبُّوْنَهٗ ؛ اور وہ قوم بھی خدا کو محبوب رکھتی ہے ، دوست رکھتی ہے ۔ اُس قوم کی اور صفتیں کیا ہیں ؟ اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ نرم ہیں مسلمانوں پر ، مسلمانوں سے سلوک میں وہ نہایت نرم اخلاق ہیں ۔ اَعِزَّةٍ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں پر بڑے کڑے اور سخت ہیں ۔ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں ، فی سبیل اللہ کوشش کرتے ہیں ۔ وَلَا يَخَافُوْنَ ؛ اور خوف نہیں کرتے ، ڈرتے نہیں ، پرواہ نہیں کرتے ۔ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ؛ ملامت کرنے والے

کی ملامت سے ۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ ؛ دین پر ان کا ایسا مضبوط ہونا یہ خدا کا فضل و کرم ہے ۔ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے ۔ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ؛ اللہ کے دامنِ رحمت میں بڑی گنجائش ہے وہ بڑا ہی علم والا ہے ۔

ترجمہ :- اے ایماندارو ! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے (برگشتہ ہوجائے) مرتد ہوجائے (بے دین ہوجائے تو کیا پروا ہے؟) تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم کو لائے گا جس کو وہ محبوب رکھتا ہے اور وہ اس کو (خدا کو) محبوب رکھتے ہیں (چاہتے ہیں) مسلمانوں کے ساتھ سلوک کرنے میں بڑے نرم ہیں اور کافروں پر بڑے کڑے اور باعزت ہیں ، وہ فی سبیل اللہ جہاد کرتے ہیں ، اور ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے ۔ یہ (ان کا ایسا ہونا) خدا کا فضل و کرم ہے جس کو چاہتا ہے ، دیتا ہے ، خدا کی (رحمت اور) علم میں بڑی وُسعت ہے ۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ﴿۵۵﴾

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ؛ تمہارا دوست تو صرف اللہ اور اس کا رسول ہے ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایمان دار لوگ ۔ وہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ؛ جو اچھی طرح اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں ۔ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ ؛ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ۔ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ؛ اور وہ خدا کے سامنے سر جھکاتے اور فروتنی اختیار کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- تمہارا دوست تو صرف اللہ اور اس کا رسول ہے اور ایمان دار لوگ ہیں جو خوبی سے اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سامنے سر جھکائے ہوئے رہتے ہیں ۔

وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع ٨ ١٢

وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ ؛ اور جو خدا کو چاہے ۔ وَرَسُوْلَہٗ ؛ اور اس کے رسول کو ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایمانداروں کو ، وہ اللہ والے ہیں ، وہ حزب اللہ ہیں ۔ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ؛ اور بے شک حزب اللہ ۔ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ؛ وہی غالب ہونے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان داروں کو دوست رکھے (وہ حزب اللہ ہے) اور بے شک حزب اللہ ہی غالب ہوگا ۔ (اللہ والوں کو بے شک اللہ غلبہ دے گا) ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَتَّخِذُوْا ؛ مت بنالو ۔ اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے بنا لیا ہے ۔ دِيْنَكُمْ ؛ تمہارے دین کو ۔ هُزُوًا وَّلَعِبًا ؛ ٹھٹا اور کھیل ۔ مِنَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں سے ۔ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ جن کو کتاب دی گئی تھی ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے ۔ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ؛ اور کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ ۔ اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا پر عطف ہے ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر ہو تم ایماندار ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! ان لوگوں کو جنھوں نے تمہارے دین کو کھیل ٹھٹا بنالیا ہے اور وہ ہیں ، اُن لوگوں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ، اور کافروں (اور بُت پرستوں) کو ، دوست نہ بناؤ اور خدا سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو ۔

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ ؛ اور جب تم نماز کے لئے بُلاتے ہو ، پکارتے ہو ، اذان دیتے ہو ، ندا کرتے ہو ۔ اِتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؛ تو اس کو ہنسی ، کھیل ٹھٹا بنا لیتے ہیں ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ ؛ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ۔ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ؛ بے عقل ، نادان قوم ہے ۔

ترجمہ :- اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو (بُلاتے ہو) تو اس کو کھیل ٹھٹا بناتے ہیں ۔ (یہ سب کیوں ہورہا ہے؟) اِس لئے کہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو بے عقل ہے (بے فہم ہے) ۔

صاحبو ! اگر تمام صحابہ کرام مرتد ہوجاتے اور تیئیس (۲۳) سال کی محنت میں کل تین آدمی مسلمان ہوتے تو یہ اسلام کیونکر چلتا ؟ خدائے تعالیٰ کا تو حکم ہے کہ کافروں سے دوستی نہ رکھو ۔ پھر جناب علی مرتضیٰؓ نے کیوں ان سب صاحبوں سے دوستی رکھی ؟ اصل میں ان لوگوں نے دین کو لہو ولعب بنا دیا ہے ۔ ان ہی لوگوں سے پرہیز کرنے کا حکم ہے ۔ جو اِن ارکانِ اسلام کو ، دین کے پیشواؤں کو ، برا سمجھے ، وہ خود برا ہے ۔ جو ان کو بزدل و نامرد سمجھے ، وہ خود بزدل ہے ۔ جو ان کو جھوٹا سمجھے وہ خود جھوٹا ہے ۔ جو مسلمان کو کافر سمجھے ، اس کا کفر اس کو واپس ۔

یاد رکھو ! عمل اور ردِ عمل ہمیشہ مساوی ہوتے ہیں ۔ بزرگانِ دین کو برا سمجھنا اپنی عاقبت کو تباہ کرنا ہے ۔

اہلِ تشیع کے دعووں کی نفی

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! اے کتاب والو ! ھَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ ؛ تم ہم سے کس بات کا انتقام لینا چاہتے ہو، تم ہم سے کیوں عداوت کرتے ہو، تمہاری عداوت کی وجہ کچھ نہیں ۔ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ؛ مگر یہ کہ ہم خدا پر ایمان لائے ہیں ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا ؛ اور اس قرآن پر، جو ہم پر اُتارا گیا ہے ۔ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ؛ اور ان آسمانی کتابوں پر، جو اس سے پہلے اُتاری گئی ہیں ۔ وَاَنَّ اَکْثَرَکُمْ ؛ اور یہ کہ تم میں کے اکثر ۔ فٰسِقُوْنَ ؛ فاسق ہیں، بدکار ہیں، احکامِ الٰہی سے باہر ہیں ۔

ترجمہ :- تم کہو : اے اہلِ کتاب ! تم ہم سے برسرِ انتقام نہیں ہو مگر اس وجہ سے کہ ہم اللہ پر اور (قرآن پر) جو ہم پر اُتارا گیا ہے اور (دیگر آسمانی کتابوں پر) جو اس سے پہلے اُتاری گئی ہیں، ایمان رکھتے ہیں اور اس کی اصل وجہ تو یہ ہے کہ تم میں سے اکثر فاسق (و بدکار) ہیں ۔

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٦٠﴾

قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ ؛ تم کہو، کیا میں تم سے بیان کروں ؟ کیا تمہیں خبر دوں ؟ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ ؛ اس سے بدتر ۔ مَثُوْبَۃً ؛ درجہ ۔ مرجع شَرٌ سے تمیز ہے ۔ عِنْدَ اللّٰہِ ؛ اللہ کے پاس ۔ مَنْ لَّعَنَہُ اللّٰہُ ؛ جس پر خدا نے لعنت کی ہو ۔ وَغَضِبَ عَلَیْہِ ؛ اور اس پر غضب کیا ہو، غصہ کیا ہو ۔ وَجَعَلَ مِنْھُمْ ؛ اور ان میں سے کردیا بعض کو ۔ اَلْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ ؛ بندر اور سور ۔ وَعَبَدَا لطَّاغُوْتَ ؛ اور طغیان پیدا کرنے والے شیطان کی بندگی کی ۔ لَعَنَہُ پر عطف ہے ۔ مَنْ لَّعَنَہُ ؛ مل کر شرٌ کا بدل ہے ۔ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا ؛ ان لوگوں کا ٹھکانہ برا ہے ۔ وَاَضَلُّ ؛ اور زیادہ گمراہ ہیں ۔ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ؛ سیدھے راستے سے ۔

ترجمہ :- تم کہو کیا میں تم کو بتادوں اللہ کے پاس ان سے بدترین کون ہیں ؟ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور غصّہ کیا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنادیا اور جس نے شیطان کی پوجا کی ان کا بدتر مقام ہے اور سیدھے راستے سے بہت ہی بھٹکے ہوئے ہیں ۔

صاحبو ! بندر اور سور بنانے سے مراد چھچھورے، بدعقل اور خنازیر سے مراد شہوت پرست بھی لیے جاسکتے ہیں، اور بندر اور خنزیر کے حقیقی معنی لئے جائیں اور ان کو مسخ شدہ سمجھیں تو دُرست ہے کیونکہ ان الفاظ سے یہی نکلتا ہے ۔

بعض لوگ کہتے ہیں بختِ نصّر کے زمانے میں بنی اسرائیل میں جو تغیر پیدا ہوا اس کی طرف اشارہ ہے ۔ بنی اسرائیل

کے قدم بہ قدم چلنے والے مسلمانوں پر غور کرو کہ چھچھورے پن اور شہوت پرستی میں کیا بندر اور سور سے کم ہیں ؟ ایک زمانے سے برائیوں کے اتنے عادی ہوگئے ہیں کہ ان کے اپنے مسخ ہونے کا احساس باقی نہیں رہا اور نہ ان کو اس کا احساس باقی رہا ہے کہ وہ غیرِ خدا کی پوجا کر رہے ہیں ۔

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝۶۱

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ ؛ اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں ۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ؛ کہتے ہیں کہ ہم ایماندار ہیں ، ہم ایمان لا چکے ہیں ۔ وَقَدْ دَّخَلُوْا ؛ حالانکہ وہ داخل ہوئے ہیں ۔ بِالْكُفْرِ ؛ کفر کے ساتھ ۔ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؛ اور کفر ہی کے ساتھ خارج ہوئے ہیں ، نکلے ہیں ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ زیادہ عالم ہے اور خدا خوب جانتا ہے ۔ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ؛ اس چیز کو کہ چھپایا کرتے ہیں ، ان کفریات کو جن کا وہ کتمان کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ (منافق) جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں ، حالانکہ ان کا آنا اور جانا (دونوں) کفر کے ساتھ ہے اور اللہ اس چیز کو کہ وہ چھپایا کرتے ہیں (اُن کی منافقت کو) خوب جانتا ہے ۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۶۲

وَتَرٰى كَثِيْرًا ؛ اور تم بہت سوں کو دیکھو گے ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ يُسَارِعُوْنَ ؛ جلدی کرتے ہیں ۔ سرعت کرتے ہیں ، جلد بازی کرتے ہیں ، جلدی کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھتے ہیں ۔ کس بات میں ؟ فِي الْاِثْمِ ؛ گناہ میں ۔ وَالْعُدْوَانِ ؛ اور تعدی اور ظلم میں ، حد سے تجاوز کرنے میں ۔ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؛ اور ناجائز مال کھانے میں اور حرام خوری میں ۔ لَبِئْسَ ؛ البتہ برا ہے ۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کرتے ہیں ، ان کے اعمال کس قدر برے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر!) آپ ان میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ گناہ اور تعدّی میں بڑی جلد بازی کرتے ہیں اور حرام خوری میں بھی ۔ ان کے یہ کام کس قدر برے ہیں ۔

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾

لَوْلَا ؛ کیوں نہیں ؟ یَنْھٰھُمْ ؛ ان کو روکتے ۔منع کرتے ، نہی کرتے ، اُنھیں کیوں نہیں روکا ؟ اَلرَّبّٰنِيُّوْنَ ؛ خدا پرست ، درویش ، فقراء نے ۔ وَالْاَحْبَارُ ؛ اور علماء نے ۔جمع حَبْرٌ ۔ عَنْ قَوْلِهِمْ ؛ ان کے کہنے سے ۔ اَلْاِثْمَ ؛ گناہ کو ، گناہ کی بات کو ۔ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؛ اور حرام خوری سے ۔ لَبِئْسَ ؛ کیا برا ہے ؟ مَاكَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کیا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- انھیں کیوں نہیں روکا ؟ خدا پرستوں اور علماء نے (کس بات سے ؟) گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے ۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں بہت برا کرتے ہیں ۔

صاحبو ! آج کل کیا ہو رہا ہے ؟ طَابَقَ النَّعْلُ بِالنَّعْلِ ؛ قدم قدم پر یہودی اگر برا کرتے تھے تو مسلمان کب اچھا کام کر رہے ہیں ؟ وہی گناہ کی باتیں ، وہی حرام کھانا ۔فقراء اور علماء دونوں خاموش ، بالکل انجان ، نہ بری بات سے روکنا ہے نہ حرام خوری سے منع کرنا ۔لہذا جس طرح وہ ذلیل و خوار ہوئے ، یہ بھی ذلیل و خوار ہو رہے ہیں ۔ افسوس ، صد افسوس !

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾

وقف لازم

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ ؛ اور یہود نے کہا ۔ يَدُاللّٰهِ ؛ خدا کا ہاتھ ۔ مَغْلُوْلَةٌ ؛ تنگ ہے ، بند ہے ۔ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ ؛ ان کے ہاتھ تنگ ہو جائیں اور ہیں ۔ وَلُعِنُوْا ؛ اور لعنت کئے جائیں ۔ بِمَا قَالُوْا ؛ اس بات سے ، اس قول سے کہ اُنھوں نے کہا ۔ بَلْ يَدٰهُ ؛ بلکہ اس کے دونوں ہاتھ ۔ مَبْسُوْطَتٰنِ ؛ کھلے ہیں ، کشادہ ہیں ۔ يُنْفِقُ ؛ خرچ کرتا ہے ، صَرف کرتا ہے ، انفاق کرتا ہے ۔ كَيْفَ يَشَآءُ ؛ جیسا چاہتا ہے ۔ وَلَيَزِيْدَنَّ ؛ اور البتہ زیادتی کرے گا ۔ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ ؛ ان میں کے بہت سوں کے ۔ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ؛ جو اُتارا گیا تھا تمہاری طرف ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؛ حد سے تجاوز کرنے اور کفر کو ۔ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمْ ؛ اور ہم نے ان میں ڈال دی ۔ اَلْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ ؛ عداوت اور بغض کو ، کینہ کپٹ کو ۔ اِلٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ روزِ قیامت تک ۔ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا ؛ جب روشن کرتے ہیں ، سُلگاتے ہیں ، بھڑکاتے ہیں ۔ نَارًا لِّلْحَرْبِ ؛ آگ کو لڑائی کے لئے ، آتشِ جنگ کو ۔ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ؛ تو خدا اس کو بجھا دیتا ہے ۔ وَيَسْعَوْنَ ؛ اور دوڑتے پھرتے ہیں ، سعی

وکوشش کرتے ہیں ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ فَسَادًا ؛ فساد کو، فساد کے لئے ۔ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ ؛ اور اللہ محبوب نہیں رکھتا، پسند نہیں کرتا ۔ اَلْمُفْسِدِیْنَ ؛ مفسدوں کو، فسادی لوگوں کو ۔

ترجمہ :- اور یہودیوں نے کہہ دیا کہ اللہ کا ہاتھ تنگ ہے ۔ خود ان کے ہاتھ تنگ ہو جائیں اور ہیں اور اس کہنے سے ان پر خدا کی لعنت پڑے بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جس طرح چاہتا ہے صَرف کرتا ہے ۔ اور وہ (کلام اللہ) جو تم پر اُتارا گیا ہے تمہارے رب کی طرف سے، وہ ان میں سے اکثروں کی سرکشی اور کفر کو بڑھادے گا ۔ ہم نے ان کے درمیان روزِ قیامت تک عداوت اور کینہ ڈال دیا ۔ جہاں اُنھوں نے آتشِ جنگ کو روشن کیا (بھڑکایا) وہیں خدا نے اس کو بجھادیا ۔ یہ لوگ فساد کے لئے دوڑے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو کبھی پسند نہیں کرتا ۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿٦٥﴾

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اور اگر اہلِ کتاب ۔ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا ؛ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے ۔ لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ ؛ تو ہم ان سے دور کردیتے، کفارہ کردیتے، چھپا دیتے ۔ سَیِّاٰتِهِمْ ؛ اُن کے گناہوں کو ۔ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ ؛ اور البتہ ہم ان کو داخل کرتے ۔ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ؛ نعمتوں کے باغوں میں ۔

ترجمہ :- اور اگر اہلِ کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ (اور پرہیز گاری) اختیار کرتے تو ہم ان کے تمام گناہوں کا کفارہ کردیتے (ان کو دور کرتے) اور ان کو نعمت کے باغوں میں داخل کردیتے ۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
ع ۹/۱۰ ۱۳ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا یَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

وَلَوْ اَنَّهُمْ ؛ اور اگر یہ لوگ ۔ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ؛ تورات اور انجیل کو قائم کرتے، اس پر عمل کرتے ۔ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ ؛ اور جو اُن پر اُتارا گیا ہے یعنی قرآن اور دوسری آسمانی کتابیں ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ ان کے پروردگار کی طرف سے ۔ اُن کے رب کی جانب سے ۔ لَاَكَلُوْا ؛ تو کھاتے، اُن کو رزق دیا جاتا ۔ مِنْ فَوْقِهِمْ ؛ اُن کے اُوپر سے، آسمان سے ۔ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؛ اور ان کے پیروں تلے سے، زمین سے ۔ مِنْهُمْ اُمَّةٌ ؛ ان میں سے ایک جماعت ہے ۔ مُقْتَصِدَةٌ ؛ میانہ رو،

راہِ راست پر ۔ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؛ اور اُن میں سے بہت سے ۔ سَآءَ مَايَعْمَلُوْنَ ؛ برا ہے وہ جو کرتے ہیں ، ان میں سے اکثر بدکار ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر یہ اہلِ کتاب توراۃ اور انجیل کو قائم کرتے (ان پر عمل پیرا ہوتے) اور ان (کتابوں) پر بھی عمل کرتے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اُتاری گئی ہیں تو اُوپر سے بھی کھاتے اور پیروں تلے سے بھی کھاتے (ان کو آسمان اور زمین سے رزق ملتا) اُن میں سے بعض تو راست باز ہیں اور بہت سے بدکار ہیں ۔

آسمانی کتابوں پر عمل رزق کی ضمانت ہے

صاحبو ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر آسمانی کتابوں پر عمل پیرا ہوں تو ان کو آسمان اور زمین دونوں جانب سے رزق عطا ہوگا ۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ نہ قرآن سے غرض ، نہ پیغمبر سے مقصد ، نہ عملِ صالح کی طرف توجہ ۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہوا ؟ کیا ہورہا ہے ؟ اور کیا ہوگا ؟ دُنیا بھی گئی ، آخرت بھی گئی ۔ اب نہ آسمان سے کچھ ملتا ہے ، نہ زمین سے ، نہ روحانیت باقی ہے ، نہ ظاہری عزت ۔ خدا کسی قوم کو نہیں بگاڑتا جب تک وہ اپنے ہاتھوں خود کو نہ بگاڑ لے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۔ جس طرح یہود سمجھتے تھے کہ خدا کیا دے گا اس کے ہاتھ تو بند ہیں ، آج کل بھی لوگ یہی سمجھ رہے ہیں کہ جو کچھ حاصل ہوگا ہماری جسمانی کوشش سے ہوگا ۔ خدا کی طرف سے منہ پھیر لیا تو خدا نے بھی ان کی طرف سے منہ پھیر لیا ۔ اُن کے لئے ''خُسْرَانٌ مُّبِيْنٌ'' (کھلے نقصان) کے سوا کیا ہے ؟

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٦٧

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ ؛ اے رسول ! اے پیغمبر ! بَلِّغْ ؛ پہنچادو ، تبلیغ کرو ۔ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ؛ جو کچھ تمہاری طرف اتارا گیا ، جو کچھ تم پر اترا ہے ، نازل ہوا ہے ، اس میں خلفاء اور جانشینانِ پیغمبر بھی شامل ہیں ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ ؛ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا ۔ فَمَا بَلَّغْتَ ؛ تو تم نے تبلیغ نہیں کی ، نہیں پہنچایا ۔ رِسٰلَتَهٗ ؛ اس کی رسالت اور پیغام کو ۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ ؛ اور اللہ تم کو بچالے گا ، تمہاری حفاظت کرے گا ۔ عِصْمَةٌ ؛ حفاظت ، پاک دامنی ۔ عَاصِمٌ ؛ بچانے والا ، مَعْصُوْمٌ ؛ بچایا ہوا ، بے گناہ ۔ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگوں سے ۔ احکامِ الٰہی پہنچادو اللہ تمہاری اور تمہارے دین کی اور تمہاری تبلیغ کی حفاظت کرے گا ، کافروں کے شر سے بچائے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ ؛ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ، راہِ راست پر نہیں لگادیتا ۔ الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافر قوم کو ۔ خدا انہیں کو ہدایت دیتا ہے جن کی فطرت اچھی ہے ، جن میں قبولِ حکم کی قابلیت ہے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ! تمہارے رب کی طرف سے جو احکام دیئے گئے اُن کو پہنچا دو (ان کی تبلیغ کرو، تبلیغ پیغمبر کا فرض ہے) اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا (اللہ کا) پیغام پہنچایا ہی نہیں (رسالت کا فرض ادا نہیں کیا، لوگوں سے نہ ڈرو) اور اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ (تمہاری حفاظت کرے گا، تبلیغ تمہارا کام ہے، ہدایت دینا نہ دینا خدا کا کام ہے) بے شک اللہ کافروں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہو۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! اے تورات و انجیل رکھنے والو ! لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؛ تم کسی بات پر صحیح نہیں ہو۔ تم کو نہ دین ہے نہ ایمان ہے۔ تم حقیقت میں نہ تورات پر ہو نہ انجیل پر۔ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ؛ جب تک کہ تم تورات و انجیل کو قائم نہ کرو، اور اس کے پابند نہ ہو جاؤ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ ؛ اور جو کچھ تمہاری طرف اُتارا گیا۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ صرف توریت اور انجیل کے مان لینے سے کیا ہوتا ہے، تمام احکامِ الٰہی کو ماننا چاہیئے۔ قرآن بھی خدا کی طرف سے اُتارا گیا ہے، اس کو ماننا ضروری ہے۔ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ ؛ اور اُن میں بہت سوں کو بڑھائے گا، زیادہ ہی کرے گا۔ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ؛ جو تمہاری طرف اُتارا گیا ہے، یعنی قرآن۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ طُغْيَانًا ؛ سرکشی، حد سے بڑھ جانا۔ كُفْرًا ؛ انکار۔ یعنی یہ ہرگز قرآن کو نہ مانیں گے۔ ان کی سرکشی اور بغاوت بڑھتی ہی جائے گی۔ فَلَا تَاْسَ ؛ تو تم افسوس نہ کرو، غمگین نہ ہو، پرواہ نہ کرو۔ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؛ منکر لوگوں کی، کافر قوم کی۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) آپ کہہ دیجئے، اے اہلِ کتاب ! تم کسی راہ پر نہیں ہو (تمہارا ٹھاؤ ہے نہ ٹھکانہ) یہاں تک کہ تورات و انجیل کے پابند ہو جاؤ (اس پر عمل کرو) اور اس کے (سوا بھی) جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا ہے (یعنی قرآن اس پر بھی ایمان لاؤ، اس پر بھی عمل کرو) اور ان میں سے بہت سوں کو یہ (جو تمہاری طرف) تمہارے رب کے پاس سے نازل کیا گیا ہے سرکشی اور کفر بڑھائے گا ہی، لہٰذا تم ان کفار پر افسوس نہ کرو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ (نفاق کے ساتھ) ایمان لاتے ہیں ۔ وَالَّذِيْنَ هَادُوْا ؛ اور جو یہودی ہیں ۔ وَالصَّابِئُوْنَ ؛ اور جو صابئ اور ستارہ پرست ہیں ۔ وَالنَّصٰرٰى ؛ اور جو نصرانی اور کرسٹان ہیں ۔ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ؛ اُن میں سے جو خدا پر صحیح طور سے ایمان رکھتے ہیں ۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور قیامت پر بھی ایسا ہی ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے پاس جواب دہی سے ڈرتے ہیں ۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور عملِ صالح اور نیک کام کرتے ہیں ۔ اس میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا اور اُن کے احکام پر عمل کرنا شامل ہے جو لوگ ایسے ہیں ۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ تو ان پر کسی قسم کا خوف نہیں ، عذاب کا ڈر نہیں ۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور وہ نہ غمگین ہوں گے نہ ان کو کسی قسم کا حزن و ملال ہوگا ۔

ترجمہ :- جو لوگ مسلمان نما ہیں اور یہودی اور صابئ اور نصاریٰ ، ان میں سے جو صدقِ دل سے ایمان لائیں اللہ پر ، روزِ قیامت پر اور عملِ صالح کریں تو ان کو نہ کسی قسم کا خوف ہے نہ ان کو حزن و ملال ہے ۔

صاحبو! آج کل غیر مسلموں سے ڈر کر ان کی خوشامد میں مسلمان یہ کہنے لگے ہیں کہ اچھے کام کرو ، مسلمان رہو ۔ یہودی یا نصرانی رہو ۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب تک مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کو صدقِ دل سے نہ مانیں اور ان کے احکام کے پابند نہ ہو جائیں ہرگز نجات ممکن نہیں ۔ ایک پیغمبر سے انکار تمام پیغمبروں سے انکار کے برابر ہے ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ خاتم النبیین ہیں ۔ ان کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہے ، تمام پیغمبروں کا مذہب محمد رسول اللہ کے تشریف لانے تک تھا اور تمام ادیان وقتی تھے ، تمام آسمانی کتابوں میں حضرتؐ کے آنے کی بشارت دی گئی تھی ۔ جو حضرت محمدؐ کو نہیں مانتا ، وہ کسی پیغمبر کو نہیں مانتا ، وہ تمام پیغمبروں کی بشارت کی تکذیب کرتا ہے ۔

اس موضوع پر بہت سی کتابوں میں معرکتہ الآراء بحثیں کی جا چکی ہیں ۔ لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ ؛ موسیٰ اس وقت زندہ رہتے تو ان کو میری اتباع کے سوائے چارہ نہ تھا ۔

بعض لوگ اٰمَنُوْا کے معنیٰ منافقانہ ایمان لانا نہیں لیتے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ سچے مسلمان ہوں یا یہودی و نصاریٰ کوئی ہوں صحیح ایمان رکھیں تو کافی ہے ۔ ظاہر ہے کہ بغیر تصدیقِ نبوت کے صحیح ایمان ہو ہی نہیں سکتا ۔ مگر میرے خیال میں نصاریٰ و یہود کے پہلو بہ پہلو منافقوں کو رکھنا چاہیے تا کہ مَنْ اٰمَنَ میں تحصیلِ حاصل نہ ہو ۔ بہر حال خالی عملِ صالح بغیر ایمانِ صحیح کے کیا وزن رکھتا ہے ؟ ہمارے پاس تو بے ایمانی بغاوت ہے اور عملِ صالح نہ کرنا جرم ہے ۔

نجات کا ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھنا ہے

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ ۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ ق

لَقَدْ اَخَذْنَا ؛ بے شک ہم نے لیا تھا ۔ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِ یْلَ ؛ بنی اسرائیل سے پکا عہد، پختہ قول، اقرارِ واثق ۔ وَاَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا ۔ اِلَیْھِمْ رُسُلًا ؛ ان کی طرف رسول، پیغمبر ۔ كُلَّمَا ؛ جب جب ۔ جَآءَ ھُمْ ؛ ان کے پاس آئے ۔ رَسُوْلٌ ؛ کوئی پیغمبر، کوئی رسول ۔ بِمَا لَا تَھْوٰٓی اَنْفُسُھُمْ ؛ لے کر ایسے احکام کہ ان کا جی نہیں چاہتا، جو اُن کی خواہش کے خلاف ہو ۔ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا ؛ تو بہتوں کو جھٹلایا، ایک فریق کی تکذیب کی، چند کو نہ مانا ۔ وَفَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ؛ اور بہتوں کو قتل کر ڈالتے تھے ۔

ترجمہ :- ہم نے بنی اسرائیل سے عہدِ واثق اور پختہ قول و قرار لیا اور ان کی طرف پیغمبر بھیجے ۔ (تو انھوں نے کیا کیا ؟) جب جب ان کے پاس پیغمبر آتا اور ایسے احکام لاتا جو اُن کی مرضی کے خلاف تھے (اور جن سے وہ خوش نہ تھے) تو بعض کی تکذیب کی، بعض کو قتل کیا ۔

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾

وَحَسِبُوْا ؛ اور سمجھا، خیال کیا ۔ اَلَّا تَكُوْنَ ؛ کہ نہ ہوگا ۔ فِتْنَةٌ ؛ فتنہ و فساد، بدنظمی ۔ فَعَمُوْا ؛ پھر وہ اندھے ہوگئے ۔ ان کو کوئی صحیح بات سمجھ میں نہ آتی تھی، سجھائی نہ دیتی تھی ۔ وَصَمُّوْا ؛ اور بہرے ہوگئے ۔ پھر حق بات ان کے کانوں تک نہیں پہونچتی تھی، اُن کے کانوں میں داخل نہیں ہوتی تھی ۔ ثُمَّ ؛ پھر ۔ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ اللہ نے اُن کی توبہ قبول کرلی، اُن سے درگزر کردیا، اُن کی طرف رحمت کے ساتھ رجوع فرمایا ۔ ثُمَّ ؛ پھر، اپنی قدیم عادت کے مطابق ۔ عَمُوْا وَصَمُّوْا ؛ اندھے بہرے ہوگئے ۔ کون ؟ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؛ ان میں کے بہت سے ۔ کیا خدا ان کے حال سے واقف نہیں ؟ نہیں، بلکہ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ؛ اللہ دیکھتا ہے اُن کاموں کو جو وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اُنھوں نے (ان نافرمانوں نے) خیال کیا کہ (اگر ہم ایسا کریں تو) کوئی فتنہ برپا نہ ہوگا ۔ لہذا وہ اندھے بہرے ہوگئے (نہ حق بات دیکھتے، نہ حق بات سنتے) (اُنھوں نے خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کیا) اور اللہ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی ۔ پھر (حسبِ عادتِ قدیمہ) ان میں کے بہت سے اندھے بہرے ہوگئے (کیا خدا ان کے اعمال سے بے خبر ہے؟ نہیں بلکہ) خدا ان کے تمام کرتوت دیکھتا ہے ۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ

وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٧٢

لَقَدْ کَفَرَ ؛ بے شک کفر کیا، ناحق شناسی کی ۔ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا ؛ جن لوگوں نے کہا ۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالْمَسِیْحُ ؛ بے شک اللہ ہی مسیح ہے ۔ ابْنُ مَرْیَمَ ؛ مریم کا بیٹا ۔ یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ بیٹا ماں کا محتاج ہوتا ہے، اس کے بعد پیدا ہوتا ہے ۔ پھر جنابِ مسیح کیونکر خدا ہو سکتے ہیں؟ وَقَالَ الْمَسِیْحُ ؛ اور مسیح نے تو کہا تھا ۔ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ اے بنی اسرائیل ۔ اے اولادِ یعقوب! اُعْبُدُوا اللّٰہَ ؛ اللہ کی عبادت کرو، بندگی کرو ۔ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ؛ جو میرا بھی رب ہے، اور تمہارا بھی ۔ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ ؛ بات یہ ہے جس نے شرک کیا ۔ اِنَّہٗ ؛ ضمیرِ شان ہے یعنی بات یہ ہے ۔ بِاللّٰہِ ؛ خدا کے ساتھ ۔ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ ؛ تو اللہ نے حرام کردیا، ممنوع کردیا ہے ۔ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ ؛ اس پر جنت کو، وہ جنت سے محروم رہے گا کبھی اس میں جانا نصیب نہ ہوگا ۔ وَمَاْوٰہُ النَّارُ ؛ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اس کا ملجا و ماویٰ مقام آتشِ جہنم ہے ۔ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ ؛ اور ظالموں کا نہیں ہے ۔ مِنْ اَنْصَارٍ ؛ کوئی یار و مددگار، کوئی نصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- یقیناً جن لوگوں نے یہ کہا کہ مسیح ابنِ مریم ہی اللہ ہے اُنھوں نے کفر کیا (سخت ناحق شناسی کی) حالانکہ مسیح نے کہا تھا اے بنی اسرائیل! تم اللہ کی عبادت کرو (بندگی کرو) جو میرا اور تمہارا دونوں کا رب ہے ۔ بات یہ ہے جو خدا سے شرک کرتا ہے اس پر خدا نے جنت حرام کردی ہے (وہ ہرگز جنت میں نہ جائے گا) اس کا مقام تو دوزخ ہے اور ظالموں کا (کوئی حامی) کوئی یار و مددگار نہیں ۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٣

وقف لازم

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا ؛ یقیناً وہ کافر ہیں جنھوں نے یہ کہا ۔ اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ ؛ بے شک اللہ تین میں کا ایک ہے ۔ (۱) باپ (۲) بیٹا (۳) روح القدس ۔ ان میں سے ہر ایک مستقل خدا ہے اور وہ تینوں مل کر ایک ہی ہیں ۔ اُس کو سمجھتے ہیں توحید فی التثلیث ۔ ان میں ہر ایک کو اقنوم اور تینوں کو اقانیم ثلاثہ کہتے ہیں ۔ ان کے پاس بالذات، بالعرض کی تمیز نہیں ۔ بیٹا باپ کے بعد پیدا ہوتا ہے اُس کا وجود بالعرض ہوتا ہے ۔

تثلیث پرست بندہ اور خدا میں تمیز نہیں کرتے

جو چیز بالعرض ہوتی ہے وہ بندہ ہوتی ہے، مخلوق ہوتی ہے ۔ روح القدس تو ایک کیفیت کا نام ہے ۔ ایک قوت کو روح القدس کہتے ہیں ۔ ان نادانوں کے پاس بندے اور خدا میں کوئی فرق نہیں، پھر یہ بھی سمجھتے ہیں کہ باپ ہے اور سب اس کے بندے اور بیٹے ہیں ۔ انجیل میں ہے ۔ "اے ہمارے آسمانی باپ" یہاں باپ سے مراد "رب پالنے والا، پیدا کرنے والا، سرپرست" اور "بیٹے" سے مرادٗ محبوب ہے ۔ بہرحال یہ نادان کرستان، تثلیث کے چکر میں ہیں ۔ نہ خود سمجھتے ہیں، نہ دوسرے کے سمجھانے کو سنتے ہیں ۔ وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّآ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؛ اور نہیں ہے کوئی معبود مگر ایک ہی معبود جس کا نام اللہ ہے

اور اللہ تو بس ایک ہی ہے ۔ وَاِنْ لَّمْ یَنْتَھُوْا ؛ اور اگر یہ باز نہ آئیں ، چھوڑ نہ دیں ۔ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ ؛ ان کفریات کو کہ وہ کہتے ہیں ۔ لَیَمَسَّنَّ ؛ تو ان کو چھو جائے گا ، پکڑ لے گا ۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْھُمْ ؛ ان میں سے ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا ۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ دردناک عذاب ، المناک سزا ۔

ترجمہ :- یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا ایک ہے ۔ حالانکہ خدا تو ایک ہی ہے اگر یہ لوگ اِن (کفریات) سے کہ یہ کہتے ہیں باز نہ آئیں تو ان میں سے ان کافروں کو دردناک عذاب گرفتار کر لے گا (چھو جائے گا ، چھا جائے گا) ۔

اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷۴﴾

اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ ؛ تو پھر یہ لوگ کیوں اللہ کے آگے توبہ نہیں کرتے ؟ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ ؛ اور اس سے مغفرت کیوں طلب نہیں کرتے ؟ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ اور اللہ تو غفور و رحیم ہے ، مغفرت کرنے والا ، معاف فرمانے والا ، رحمت کرنے والا مہربان ہے ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ اللہ کے سامنے توبہ نہ کریں گے ؟ اور اس سے طالبِ مغفرت نہ ہوں گے ؟ حالانکہ اللہ غفور و رحیم ہے ۔ (مغفرت اور رحمت اس کا ہی کام ہے) ۔

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ ؕ کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ کَیْفَ نُبَیِّنُ لَھُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ﴿۷۵﴾

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ؛ مسیح ابن مریم نہیں ہیں مگر رسول ۔ قَدْ خَلَتْ ؛ گزر گئے ہیں ۔ مِنْ قَبْلِہٖ ؛ اُن سے پہلے ۔ الرُّسُلُ ؛ بہت سے پیغمبر ۔ وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ ؛ اور ان کی ماں بڑی راست باز تھیں ۔ کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ ؛ وہ دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے ۔ ماں سے پیدا ہونے والا بیٹا کھانے پینے میں ماں کا محتاج ہوتا ہے ، بھلا وہ خدا کیونکر ہوسکتا ہے ۔ اُنْظُرْ ؛ دیکھو ۔ کَیْفَ نُبَیِّنُ ؛ ہم کس طرح بیان کرتے ہیں ۔ لَھُمُ الْاٰیٰتِ ؛ اُن کے لئے آیتیں ، نشانیاں ۔ ثُمَّ انْظُرْ ؛ پھر دیکھو ، سمجھو ۔ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ؛ وہ کیسے بہکے چلے جاتے ہیں ؟ کیا جھوٹ بولتے ہیں ؟ کیا تہمتیں لگاتے ہیں ۔

ترجمہ :- مسیح ابنِ مریم تو پیغمبر ہیں ، ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گزرے ہیں ۔ ان کی ماں بڑی راست باز تھیں ۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے ۔ دیکھو ہم ان کے لیے کیسی نشانیاں بیان کرتے ہیں ۔ پھر دیکھو ، دوبارہ دیکھو ۔ (غور کرو ، فکر کرو) یہ کیا جھوٹ لگاتے ہیں ؟

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ

وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾

قُلْ ؛ (اے پیغمبر!) تم کہو۔ اَتَعْبُدُوْنَ ؛ کیا عبادت کرتے ہو، پوجتے ہو۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر، خدا کے سوا۔ مَالَا یَمْلِکُ لَکُمْ ؛ جو تمہارے لئے اپنے قبضہ میں نہیں رکھتا، جو مالک نہیں، جس کے ہاتھ میں نہیں۔ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؛ نہ ضرر نہ نفع۔ خدا کے سوا نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ہی۔ هُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ وہی تمہاری دُعائیں سنتا ہے، تمہارے حال سے واقف ہے، تمہارا علم رکھتا ہے۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر!) آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے، کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسے کی بندگی کرتے ہو جس کے ہاتھ میں ضرر ہے نہ نفع اور اللہ ہی (تمہاری) سنتا ہے (تم کو) جانتا ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ

قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ ع ١٠ / ١٤

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو۔ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب! اے تورات اور انجیل رکھنے والو۔ لَاتَغْلُوْا ؛ تم غلو نہ کرو، حد سے نہ بڑھ جاؤ، زیادتی نہ کرو۔ فِیْ دِیْنِکُمْ ؛ اپنے دین کے متعلق۔ غَیْرَ الْحَقِّ ؛ ناحق ناروا۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا ؛ اور اتباع نہ کرو، پیروی نہ کرو۔ اَهْوَآءَ قَوْمٍ ؛ ایسی قوم کی خواہشوں کی۔ قَدْضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ ؛ جو پہلے ہی سے گمراہ ہے۔ وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا ؛ اور بہت سوں کو گمراہ بھی کر دیا ہے۔ وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ؛ اور سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہیں، بہک گئے ہیں۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر!) آپ ان اہلِ کتاب سے کہہ دیجئے کہ دین کے معاملہ میں تم ناحق غلو نہ کرو اور ایسی قوم کی خواہشوں کی اِتباع نہ کرو جو پہلے ہی سے گمراہ ہے اور خود سیدھا راستہ چھوڑ کر دوسروں کو بے راہ اور گمراہ کر دیا ہے۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ لعنت کی گئی اُن لوگوں پر جنھوں نے کفر کیا۔ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ بنی اسرائیل میں سے۔ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؛ زبان سے داؤد اور عیسٰی ابن مریم کے۔ یہ کیوں؟ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا ؛ یہ اس لئے

کہ انھوں نے عصیان اور نافرمانی کی۔ وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ؛ اور تھے وہ تعدی کرتے اور حد سے گزر جاتے۔

ترجمہ:- بنی اسرائیل میں سے کفر کرنے والوں پر داؤد اور عیسٰی ابنِ مریم کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اُن کی نافرمانی، عصیان اور تعدی کرنے (اور حد سے گزر جانے) کی وجہ سے تھا۔

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ ؛ وہ باز نہ آتے، کی نہ کرتے۔ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؛ بری بات سے کہ وہ کرتے۔ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ؛ کیا ہی برے کام تھے جو وہ کیا کرتے تھے۔

ترجمہ:- وہ برے کام کرتے اور اس سے باز نہ آتے، یقیناً جو کام وہ کیا کرتے تھے بہت ہی برے تھے۔

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ ؛ تم دیکھو گے بہت سے ان میں کے۔ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کہ دوستی کرتے ہیں اُن لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا۔ لَبِئْسَ ؛ کیا ہی برا ہے؟ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ ؛ جو کچھ کہ انھوں نے آگے بھیجا، خود اپنے لئے۔ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ کہ خدا ان سے ناخوش ہوگیا اور ان پر اس کا غضب نازل ہوا۔ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ؛ اور عذاب ہی میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

ترجمہ:- تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ یقیناً بہت ہی برا ہے جو کچھ کہ انھوں نے اپنے لئے بھیجا (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) کہ اُن پر خدا کا غضب نازل ہوا، اور وہ ہمیشہ کے لئے عذاب میں مبتلا ہوگئے۔

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ ؛ اور اگر یہ ایمان لاتے۔ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ ؛ اللہ پر اور نبی پر۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ ؛ اور ان احکام پر جو ان کی طرف اُتارے گئے ہیں۔ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ ؛ تو ان کو اپنا دوست نہ بناتے۔ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ؛ مگر ان میں سے بہت فاسق ہیں (بدکار ہیں)۔

ترجمہ:- اور اگر یہ لوگ اللہ پر، نبی پر اور احکامِ الٰہی پر، جو اُن پر اُتارے گئے ہیں، ایمان لاتے تو اُن

(کافروں) کو اپنا دوست نہ بناتے مگر ان میں سے بہت سے فاسق ہیں ۔ (بدکار ہیں)۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

لَتَجِدَنَّ ؛ ضرور تم پاؤ گے ، ملو گے ۔ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً ؛ سخت تر لوگوں کے عداوت میں ۔ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ مسلمانوں سے ، ایمانداروں سے ۔ اَلْیَھُوْدَ ؛ یہودیوں کو ۔ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ؛ اور اُن لوگوں کو جو شرک کرتے ہیں ۔ بُت پرستی کرتے ہیں ، مشرک ہیں ۔ مسلمانوں کے سب سے زیادہ دشمن یہودی اور بُت پرست لوگ ہیں ۔ وَلَتَجِدَنَّ ؛ اور ضرور تم پاؤ گے ۔ اَقْرَبَھُمْ مَّوَدَّۃً ؛ محبت میں ان میں سے قریب تر ۔ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ مسلمانوں سے ، ایمان داروں سے ۔ اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ؛ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں ، کرسچین ہیں ۔ یہ فی الجملہ محبت کیوں کرتے ہیں؟ ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنْھُمْ ؛ یہ اس لئے کہ ان میں سے بعض لوگ ہیں ۔ قِسِّیْسِیْنَ ؛ علماء ، اہلِ دانش ۔ وَرُھْبَانًا ؛ اور راہب لوگ ۔ درویش ، خدا ترس ۔ وَاَنَّھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ؛ اور اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے ، خود پسندی نہیں کرتے ۔ خود کو سب سے اعلٰے وارفع نہیں سمجھتے ۔

ترجمہ :- مسلمانوں سے زیادہ عداوت رکھنے والے تم یہودیوں اور مشرکین کو پاؤ گے ۔ اور اُن میں سے محبت میں قریب تر مسلمانوں سے وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو نصرانی بتاتے ہیں ۔ (یہ کیوں؟) اِس وجہ سے کہ اُن میں سے بعض اہلِ علم ہیں ، بعض درویش بھی ہیں ، اور وہ خود پسندی نہیں کرتے ۔

صاحبو ! موجودہ زمانے پر غور کرو ۔ مسلمان ہیں کہ کافروں کے دوست بنے جارہے ہیں ۔ لباس اُن کا ، چال اُن کی ، طرزِ تمدن اُن کا ۔ بعض تو یہاں تک کرتے ہیں کہ کافروں کے پاس جاتے ہیں ، اُن کے مرید ہوتے ہیں ۔ اپنے نام بدل لیتے ہیں ۔ غیر مسلموں کے حال پر بھی غور کرو ۔ پہلے مسلمانوں سے بہ نسبت دوسروں کے تھوڑی بہت محبت بھی کرتے تھے تو عیسائی ۔ اب مسلمانوں سے کیا محبت رکھیں گے؟ وہ خود ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں ، ان پر بم باری کر رہے ہیں ، اُن میں گیس پھیلاتے ہیں ۔ سب کی کوشش ہے کہ اپنی علمی قوت اور سائنس ، مہلک ہتھیار کے بنانے میں صَرف کریں ۔

آج کل لفظِ '' محبت '' شرمندۂ معنٰی نہیں ہے ۔ ہر ایک قوم دوسری قوم کو ذلیل سمجھتی ہے اور ان سے غلاموں کا سا سلوک کرتی ہے ۔ اس زمانے میں پادری بھی ہیں تو سیاسیات کے نمائندے ہیں ۔ دوسرے کے ملک میں پہنچ کر شر و فساد پھیلاتے ہیں اور اس کے ملک پر قبضہ کرنے کی ایک وجہ بن جاتے ہیں ۔

افسوس ! اس وقت نہ مسلمان ، مسلمان ہیں نہ عیسائی ، عیسائی ۔ اب خدا پرستی کے عوض زر پرستی ہے ۔ سب سے بدتر حالت میں کون ہیں؟ سب سے بے حس کون ہیں؟ نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

مسلمانوں کی افسوسناک حالت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع ۷

۷
وَاِذَا سَمِعُوْا

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

([illegible])

[illegible] محمد عباس [illegible]

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن، بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾

اس سے پہلے یہودیوں کی مسلمانوں سے سخت عداوت کا ذکر فرمایا گیا تھا، اور عیسائیوں کا اس قدر عداوت نہ رکھنے کا بھی ذکر تھا۔ اب قرآن شریف اور اسلامی تعلیمات سے بعض عیسائیوں کے متاثر ہونے کا ذکر فرماتا ہے، جن میں سے نجاشی شاہِ حبش ہے۔

وَاِذَا ؛ اور جب۔ سَمِعُوْا ؛ سنا، سنتے ہیں۔ حرفِ شرط کے بعد ماضی بھی مضارع کے معنٰی میں ہوتا ہے۔ مَآ اُنْزِلَ ؛ جو نازل کیا گیا، جو اُتارا گیا۔ اِلَى الرَّسُوْلِ ؛ رسول کی طرف، رسول پر۔ مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ ؛ وہ کلام اللہ جو رسولِ خدا ﷺ پر اُتارا گیا۔ تَرٰى ؛ تم دیکھتے ہو، تم دیکھو گے۔ اَعْيُنَهُمْ ؛ ان کی آنکھوں کو۔ تَفِيْضُ ؛ بہتی ہیں۔ مِنَ الدَّمْعِ ؛ آنسوں سے۔ یعنی اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ مِمَّا عَرَفُوْا ؛ اس سے کہ انھوں نے جان لیا ہے۔ مِنَ الْحَقِّ ؛ حق بات سے، یعنی حق بات، سچی تعلیم، سن کر وہ رونے لگتے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں؟ يَقُوْلُوْنَ ؛ وہ کہتے ہیں۔ رَبَّنَآ ؛ اے ہمارے رب، پروردگار۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے۔ فَاكْتُبْنَا ؛ تو ہم کو لکھ لے۔ مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ؛ تصدیق کرنے والوں میں، مشاہدہ کرنے والوں میں، شاہدوں کے ساتھ۔

ترجمہ:- اور جب (بعض عیسائی) اس کو (کلام اللہ کو) سنتے ہیں جو پیغمبر پر اُتارا گیا ہے تو تم دیکھو گے اس حق شناسی کے اثر سے اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں (اور) کہتے ہیں، اے ہمارے رب! ہم ایمان لاچکے ہیں، تو ہمارے نام شاہدوں کے ساتھ لکھ لے۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

وَمَا لَنَا ؛ اور ہم کو ہوا کیا؟ ہمارے لئے کیا وجہ ہوگی؟ لَا نُؤْمِنُ ؛ کہ ہم ایمان نہ لائیں۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ پر۔ وَمَا جَآءَنَا ؛ اور ہمارے پاس جو پہنچی ہے۔ مِنَ الْحَقِّ ؛ حق بات، سچی تعلیم۔ وَنَطْمَعُ ؛ اور حالانکہ ہم کو اُمید ہے، توقع ہے۔ اَنْ يُّدْخِلَنَا ؛ کہ ہم کو داخل کرے گا۔ رَبُّنَا ؛ ہمارا رب، جس نے ہم کو حق پرستی کی توفیق دی اور ہم کو ہمارے کمال تک پہنچایا۔ مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ؛ اچھے لوگوں کے ساتھ۔ کہاں داخل کرے گا؟ اپنی رحمت میں، اپنی جنت میں۔

ترجمہ:- کیا وجہ ہے کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور دینِ برحق پر جو ہم تک پہنچا ہے۔ حالانکہ ہم کو اُمید ہے کہ ہمارا رب ہم کو (اچھوں کے ساتھ) صالحین کی قوم کے ساتھ (اپنی رحمت میں) داخل کرے گا۔

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ۸۵

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ نے ان کو ثواب عطا فرمایا ۔ بدلہ دیا ۔ جزا دی ۔ بِمَا قَالُوْا ؛ اس کہنے کی وجہ سے ، اس دُعا کی وجہ سے ۔ کیا جزا دی ؟ جَنّٰتٍ ؛ جنتیں ، باغ ۔ کیسی جنتیں ؟ تَجْرِیْ ؛ جاری رہتی ہیں ، بہتی ہیں ۔ مِنْ تَحْتِهَا ؛ ان کے نیچے نیچے ۔ الْاَنْهٰرُ ؛ نہریں ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؛ بحالیکہ یہ لوگ اُن جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ وَ ذٰلِكَ ؛ اور یہ ایسی جنتوں کا دینا ۔ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ؛ نیک کام کرنے والوں کی جزا ہے ۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے اس کہنے (اور دُعا کرنے) پر ثواب کے طور پر (بدلے میں) ایسے باغ دیے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ یہ لوگ اُن (باغوں) میں ہمیشہ رہیں گے اور نیکو کاروں کی یہی جزا ہے ۔

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۸۶ ع ۱۱/۱

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے کفر کیا ، حق پوشی کی ، انکار کیا ۔ وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؛ اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی ، اُن کو جھٹلایا ، اُن کو نہ مانا ۔ اُولٰٓىِٕكَ ؛ وہ لوگ ۔ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ؛ دوزخی ہیں ، بڑی بری جگہ جانے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی وہ تو دوزخی ہیں ۔

اس سے پہلے قسیسین (علماء اور اہلِ دانش) اور راہبوں (خدا ترسوں) کا ذکر آیا ہے ۔ راہب اپنے آپ پر بہت سے لذائذ حرام کر لیتے تھے ۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے ، اسلام تمام قوتوں کو اعتدال پر لاتا ہے ۔ کھانے میں پینے میں ، شادی بیاہ میں ، درمیانی راستہ کی تعلیم دیتا ہے ۔ اسلام کے مدنظر توسط ہے ۔ خطِ مستقیم نہ سیدھی جانب مائل ہوتا ہے نہ بائیں جانب ۔ اسلام میں پارہ ہمیشہ ۹۸½ درجہ پر رہنا چاہیے ۔ اللہ فرماتا ہے :

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۸۷

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تُحَرِّمُوْا ؛ حرام نہ کرلو ، ناجائز نہ سمجھو ۔ طَیِّبٰتِ ؛ اچھی چیزوں کو ۔ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ ؛ ان اچھی چیزوں کو جن کو خدا نے حلال کیا ہے ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ وَلَا تَعْتَدُوْا ؛ اور اعتداء اور تعدی نہ کرو ۔ حد سے تجاوز نہ کرو ۔ خواہ مخواہ نہ حرام کو حلال سمجھو نہ حلال کو حرام ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ ؛ بے شک اللہ کو محبوب نہیں ، اللہ پسند نہیں کرتا ، اللہ کو نہیں بھاتے ۔ اَلْمُعْتَدِیْنَ ؛ تعدی کرنے والے ، حد سے تجاوز کرنے والے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! حرام نہ جانو اُن اچھی چیزوں کو جن کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔
اور (دیکھو!) حدود (الٰہی) سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ اُن لوگوں کو محبوب نہیں رکھتا (پسند نہیں کرتا)
جو (خدا کے مقرر کردہ) حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

وَكُلُوْا ؛ اور کھاؤ۔ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؛ اُن چیزوں میں سے جن کو اللہ نے تمہیں دیا۔ حَلٰلًا طَيِّبًا ؛ اس چیز کو جو حلال بھی ہے اور اچھی بھی۔ كُلُوْا کا مفعول ہے اور مِمَّا رَزَقَكُمْ ، كُلُوْا سے متعلق ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو، تقویٰ اختیار کرو۔ کیسا اللہ؟ اَلَّذِيْٓ ؛ جو۔ اَنْتُمْ بِهٖ ؛ جس پر تم۔ مُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان رکھتے ہو۔

ترجمہ :- اور اس حلال وطیب کو کھاؤ جس کو اللہ نے تم کو دیا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، جس پر تمہارا ایمان ہے (جس کو تم مانتے ہو)۔

بہت سے لوگ جائز اور اچھی چیز کو نہ کھانے اور نہ استعمال کرنے کی قسم کھاتے ہیں۔ لہذا قسم کے متعلق احکام دیے جاتے ہیں۔ قسم تین قسم کی ہوتی ہے:-

(۱) بے کار، لغو: جیسے اللہ پاک کی قسم۔ یہ ایک تکیہ کلام ہے۔ اس کا کوئی اہم مقصد نہیں۔

(۲) منعقدہ: یعنی وہ قسم جو کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق ہو۔ اگر کسی اچھے کام کے کرنے یا برے کام سے بچنے کے لئے کھائی ہو تو اس کو نہ توڑنا چاہیئے۔ مگر کسی کام کے لئے قسم کھائی اور اس کے خلاف بھی کیا تو اس کی سزا کیا ہے؟ اس کا کفارہ کیا ہے؟ دس بھوکوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلانا، یا اُن کو کپڑے بنانا، یا ایک غلام آزاد کردینا، مفلس ہو، نادار ہو تو تین دن روزے رکھنا۔

(۳) یمینِ فاجرہ، یمینِ غموس: جان بوجھ کر غلط باور کرانے کے لئے، دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹی قسم کھانا۔ چونکہ یہ گناہ ہے اس لیے اسے بغیر توبہ کے معاف نہیں کیا جاسکتا۔ اور چونکہ اس میں دوسروں کو نقصان پہنچتا ہے اس واسطے ان سے معافی چاہنے کی بھی ضرورت ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا
عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ
مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ

وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ ؛ خدا تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا، تم پر گرفت نہیں کرتا، تم کو نہیں پکڑتا۔ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ ؛ تمہاری لغو اور بے فائدہ قسموں پر۔ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ ؛ مگر تم سے مؤاخذہ کرتا ہے، تم پر گرفت کرتا ہے، تم کو پکڑتا ہے۔ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ؛ ان قسموں پر جن کا تم نے ارادہ کیا ہے، جن کو تم نے مستحکم کیا ہے۔ فَکَفَّارَتُہٗ ؛ تو اس کا کفارہ، اس کا بدلہ۔ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ ؛ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ ؛ اوسط درجہ کا جو تم کھلاتے ہو۔ اَھْلِیْکُمْ ؛ تمہارے متعلقین کو۔ (جیسا کہ تم اپنے بیوی بچوں کو کھلاتے ہو)۔ اَوْکِسْوَتُھُمْ ؛ یا اُن کو کپڑے پہنانا۔ اَوْتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ ؛ یا آزاد کردینا ایک گردن کا، یہاں گردن سے مراد غلام، باندی ہیں۔ کیونکہ گردن پھنس جاتی ہے تو اس کا چھوٹ جانا مشکل ہوجاتا ہے۔ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ ؛ پھر جو نہ پائے، جو غلام، باندی آزاد نہ کرسکے۔ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ؛ تو تین دن کے روزے رکھنا۔ ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ ؛ تو یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے، بدلہ ہے، جزا ہے۔ اِذَاحَلَفْتُمْ ؛ جب کہ تم قسم کھاؤ۔ جب کہ تم حلف اُٹھاؤ۔ وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَکُمْ ؛ اور جو قسم کھاؤ اس کی حفاظت کرو، اُس کے پابند رہو۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ ؛ ایسے ہی اللہ تمہیں بیان کرتا ہے۔ تم کو بتلاتا ہے۔ اٰیٰتِہٖ ؛ اپنی آیتوں کو، اپنی نشانیوں کو۔ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ؛ تاکہ تم شکر کرو۔ شاید کہ تم خدا کا احسان مانو۔

ترجمہ :- خدا تعالیٰ تم سے ایسی قسموں پر گرفت نہیں کرتا، جو لغو اور بے فائدہ ہیں۔ مگر مؤاخذہ اور گرفت کرتا ہے، ایسی قسموں پر جن کا تم نے ارادہ کیا ہے، (اگر ایسی قسمیں کھا کر اس کا خلاف کرو) تو اس کا کفارہ اور بدلہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، (مگر کتنا؟) اوسط طور سے جتنا تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا پہنانا (کپڑوں میں بھی اوسط کا خیال رکھنا ضروری ہے) یا ایک باندی یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر یہ (غریبوں کو کھانا یا کپڑے دینا یا باندی، غلام آزاد کرنا) ناممکن ہو تو تین دن تک روزے رکھنا چاہئیے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے، جب کہ تم حلف اُٹھاؤ (قسم کھاؤ) اور اس کا خیال رکھو کہ تم اپنی قسموں کی پابندی کرو، اسی طرح اللہ اپنی آیتوں کو تم سے صاف صاف بیان کردیتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ (اور اپنے قول وقرار کی عزت کرو)۔

صاحبو! آج کل مسلمانوں کو لغو اور بے ہودہ قسمیں کھانے کی بہت عادت پڑگئی ہے۔ بات بات پر، واللہ، باللہ خدائے پاک کی قسم ہے وغیرہ۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے نامِ پاک کی عزت کرنا چاہئیے۔ غیرِ خدا کی قسم تو جائز ہی نہیں۔ سچی

بات پر بھی بے ضرورت قسم کھانا نہایت سبکی ہے، حماقت ہے۔ قسم کھانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخص اکثر جھوٹ کہتا ہے۔ سچ بولنے کی عادت کرو۔ لوگ بغیر قسم کے تمہاری باتوں کا اعتبار کریں گے۔ جھوٹا، دروغ گو قسم بھی کھائے تو لوگ اعتبار نہیں کرتے۔

سخن شمردہ وسنجیدہ گو، مخور سوگند ÷ کہ شاہدِ سخنانِ دروغ سوگنداست (صائبؔ)

کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھا بیٹھے ہو، اگر وہ اچھی بات ہے جس پر قسم کھائی گئی ہے تو اس کے پابند رہو۔ اگر کسی بری بات کے کرنے یا اچھی بات کے نہ کرنے پر قسم کھائی گئی ہو تو فوراً قسم توڑ دو اور کفارہ ادا کرو۔ بہت سے لوگ قسم تو کھاتے ہیں مگر اس کا خلاف بھی کرتے ہیں۔ یہ سخت بری بات ہے۔ خدائے تعالیٰ اس پر مؤاخذہ فرماتا ہے۔ اس پر تم کو سزا دی جائے گی۔ اُس وقت تم کو معلوم ہوگا کہ خدا کی قسم کھا کر اس سے بے پروائی کرنا کس قدر بری بات ہے۔

ان سب سے بدتر گناہ بندگانِ خدا کو نقصان پہنچانے کے لیے جھوٹی قسم کھانا ہے۔ یہ بڑا سخت گناہ ہے، جھوٹی قسموں سے دوسروں کو نقصان پہنچانا عذابِ الیم کا موجب ہے۔ اس کا کفارہ کچھ نہیں۔ اس کی جزا عذاب ہے۔ توبہ کرو، توبہ۔ کسی کا نقصان کیا ہے تو اس کا تدارک کرو، اس سے معافی چاہو، اُس کے نقصان کی پابجائی کرو۔ آج کل جھوٹی گواہی دینا، جھوٹی قسمیں کھانا عام ہوگیا ہے۔ قسم کھا کھا کر جھوٹی گواہی دینا پیشہ ہوگیا ہے۔ یہ ظالمین اس طریقہ سے جھوٹی گواہی دیتے ہیں کہ جھوٹے کے آگے سچا رو پڑے، لاکھ وکیل جرح کرے ہرگز نہیں ٹوٹتے، بلکہ اس زمانے میں تو ایسی حالت ہوگئی ہے کہ کوئی سچی گواہی کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اس میں دس جھوٹ نہ ملائیں۔ وکیلوں سے حلف لیا جاتا ہے کہ سچا مقدمہ لیں۔ دوسرے اشخاص سے بھی اچھی طرح سے کام کرنے کا حلف لیا جاتا ہے مگر اس کا کوئی پابند نہیں۔ لوگ جھوٹ کے اتنے عادی ہوگئے ہیں کہ اس کی برائی ہی محسوس نہیں ہوتی۔ بعض لوگ جھوٹ کہنے کو پالیسی، پولیٹیکلی اور سیاست سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ راست باز اور راست گو حضرات کو سادہ لوح، بھولے بھالے، بیوقوف سمجھتے ہیں۔ ان کا مقولہ ہے، جدھر زمانہ پھرے اُدھر تم بھی پھرو۔ دُرْبِـالـلَّيَـالِيْ كَمَـاتَدُوْرُ؛ ان کے پاس بڑا عقلمند وہی ہے جو بڑا چکمہ دے۔ بڑا مقرر وہی ہے جو جھوٹ کو سچ کر دکھائے، اس کا مغالطوں سے بھرا ہوا لکچر جادو کا کام کرے۔

آج جو چاہو کرلو، خدا کو منہ بتانا ہے، کل لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کی حقیقت کھلے گی اور ذِلّت وخواری کے گڑھے میں ڈھکیل دے گی۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

خدائے تعالیٰ نے جہاں اچھی چیزوں کے استعمال کو حرام کرلینے سے روکا ہے، وہاں بری چیزوں سے احتراز کرنے کا حکم بھی دیتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا؛ اے ایمان والو! اِنَّمَا؛ اس کے سوا نہیں، یہی ہے۔ اَلْخَمْرُ؛ شراب، جو عقل کو ڈھانک دیتی ہے، ہر چیز کی بھی ممانعت ہے۔ وَالْمَيْسِرُ؛ اور جوا، جس میں دوسروں کا مال بسہولت بٹور لیا جاتا ہے۔ وَالْاَنْصَابُ؛ اور بُت جو

کھڑے کئے جاتے ہیں ۔ جمع نُصُبٌ ۔ وَالْاَزْلَامُ ؛ زَلَمٌ کی جمع ہے ۔ وہ پانسے جس کے ذریعہ سے گوشت تقسیم کیا جاتا تھا ۔ رِجْسٌ ؛ ناپاکی ہے، گندگی ہے ۔ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؛ شیطان کے کام میں سے ۔ فَاجْتَنِبُوْهُ ؛ اس سے اجتناب کرو ۔ اس سے کنارہ کشی کرو ۔ ہٗ کی ضمیر رِجْسٌ یا عَمَلِ الشَّيْطٰنِ کی طرف پلٹتی ہے ۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم فلاح اور کامیابی حاصل کرو ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! شراب اور جوا اور بُت اور پانسے یہ سب شیطان کے ناپاک کام ہیں ، لہذا ان سے بچتے رہو تاکہ تم کو کامیابی ہو ۔ (اور تمہارا بھلا ہو) ۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

اِنَّمَا ؛ یہی بات ہے ، اس کے سوا کچھ نہیں ، بے شک ۔ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ ؛ شیطان ارادہ کرتا ہے ، چاہتا ہے ، شیطان کا مقصد یہی ہے ۔ اَنْ يُّوْقِعَ ؛ کہ ڈالے ، پیدا کرے ، واقع کرے ۔ بَيْنَكُمْ ؛ تمہارے درمیان تم میں ۔ اَلْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ ؛ عدوات اور بغض اور کینہ کو ۔ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؛ شراب اور جوے میں ۔ وَيَصُدَّكُمْ ؛ اور تم کو روکے ۔ تمہارا منہ پھیر دے ۔ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؛ یادِ خدا سے ، ذکرِ الٰہی سے ۔ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ؛ اور نماز سے ۔ فَهَلْ ؛ تو کیا پھر ۔ اَنْتُمْ ؛ تم ۔ مُنْتَهُوْنَ ؛ باز آنے والے ہو ، چھوڑ دینے والے ہو ۔

ترجمہ :- شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے میں (لگا کر) تمہارے آپس میں عداوت اور بغض و کینہ پیدا کردے اور تم کو یادِ الٰہی اور نماز سے روکے تو (اتنا سب جان کر بھی) تم (شراب خواری اور جوے بازی سے) باز آؤ گے یا نہیں ؟

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ کی اطاعت کرو ، اُس کے احکام کو مانو ، اُس کی فرماں برداری کرو ۔ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ؛ اور پیغمبر کی بھی اطاعت کرو ، اُس کے احکام کو بجالاؤ ۔ وَاحْذَرُوْا ؛ اور اللہ رسول کی نافرمانی سے ڈرو ، پر حذر رہو ۔ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ ؛ پھر اگر تم نے روگردانی کی ، اعراض کیا ، منہ موڑا ۔ فَاعْلَمُوْا ؛ تو جان لو ۔ اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا ؛ کہ ہمارے رسول پر واجب ہے ۔ اَلْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ؛ واضح تبلیغ ، صاف صاف طور سے احکام پہنچا دینا ۔

ترجمہ :- اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو اور ہمیشہ پر حذر اور ڈرتے رہو ۔

پھر اگر تم نے رُوگردانی کی (اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کو نہ مانا) تو جان رکھو کہ ہمارے رسول پر صرف واضح تبلیغ ہے (صاف صاف احکام پہنچا دینا ہے، نہ سنو گے تو اس کی سزا پاؤ گے)

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا
١٢ ع ٢
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۹۳

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ نہیں ہے ایمان داروں پر ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور نیکو کاروں پر، ان لوگوں پر جنھوں نے ایمان کے ساتھ اچھے کام بھی کئے ۔ جُنَاحٌ ؛ گناہ ۔ فِيْمَا طَعِمُوْٓا ؛ اس چیز میں کہ انھوں نے کھایا ۔ گذشتہ زمانہ میں ۔ اِذَا مَا اتَّقَوْا ؛ جب کہ تقویٰ اختیار کریں، توبہ کرلیں ۔ محرمات سے بچیں، شرک وکفر سے پرہیز کریں ۔ وَاٰمَنُوْا ؛ اور ایمان رکھیں ۔ علم الیقین رکھیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کریں، فرائض کے پابند ہوں ۔ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ؛ پھر تقویٰ میں اور ترقی کریں ۔ مکروہات اور مشتبہات سے بچیں ۔ وَاٰمَنُوْا ؛ اور یقین میں بھی ترقی کریں ۔ علم الیقین عین الیقین ہوجائے ۔ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؛ پھر ماسوا اللہ سے اور اس کی طرف توجہ کرنے سے پرہیز کریں، عین الیقین حق الیقین ہوجائے، علم شہود بن جائے اور مرتبہٴ احسان کو پہنچ جائیں ۔ مرتبہٴ احسان کیا ہے؟ عبادت کرو تو ایسی کہ تم خدا کو دیکھتے ہو ۔ اگر اتنا نہیں ہوسکتا تو، اتنا تو سمجھو کہ خدا تم کو دیکھتا ہے، اس سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیک کام کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔ حُسن کار محبوبِ خدا ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کوئی گناہ نہیں، جو کچھ وہ (پہلے) کھا چکے جب کہ انھوں نے تقویٰ اختیار کیا (اور شرک وکفر ومحرمات سے بچے) اور ایمان رکھا اور اچھے کام کئے (اور فرائض ادا کئے) پھر انھوں نے تقویٰ میں اور ترقی کی ۔ اور (مشتبہات سے) پرہیز کیا، اور ان کا ایمان عین الیقین تک پہنچا ۔ پھر (انھوں نے اور ترقی کی اور مشتبہات سے) پرہیز کیا اور ان کا ایمان عین الیقین تک پہنچا ۔ پھر (انھوں نے اور ترقی کی، اور ماسواء اللہ کی طرف التفات کرنے سے بھی) بچے اور احسان اور شہود کے مرتبہ تک پہنچ گئے اور اللہ احسان اور شہود والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

صاحبو! اللہ تعالیٰ شراب خواری اور جوے بازی کی کس کس طریقہ سے ممانعت فرماتا ہے ۔ یہ شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرنا چاہئے ۔ تمہاری کامیابی ان سے بچنے میں ہے ۔ شراب خواری جوے بازی سے خود تم میں، تمہارے دوستوں میں، تمہارے یار آشناؤں میں عداوت اور کینہ پیدا ہوتا ہے، نہ تم خدا کی یاد کرسکتے ہو نہ نماز ہی پڑھ سکتے ہو ۔ اتنا جان بوجھ کر بھی کیا تم پرہیز نہ کرو گے؟

انسان کی فضیلت اور اس کا سرمایۂ امتیاز عقل ہے ۔ دیکھو! شراب سے تمہارا مایۂ امتیاز باقی نہیں رہتا ۔ تم جانوروں کے اقسام میں کی ایک قسم بن جاتے ہو ۔ نہ شرم نہ حیا، نہ تہذیب نہ اخلاق سب برباد ۔ نہ خدا کا خیال نہ رسول کی پرواہ ۔

ایک ظالم حاکم نے ایک شخص کو مجبور کیا کہ ایک شخص کو مار ڈالے یا ایک عورت سے زنا کرے یا شراب پیئے۔ اس بے وقوف شخص نے شراب کو ہلکا گناہ سمجھا تو دونوں نہ کرنے کے کام کر بیٹھا۔ اسی وجہ سے شراب کو اُم الخبائث کہا گیا۔ شراب صرف اسلام میں حرام ہے۔ تیرہ سو برس کے بعد اب بعض غیر مسلموں کی سمجھ میں آیا کہ شراب بری چیز ہے، اور اس کے روکنے کے لیے انجمن ہائے ترکِ مسکرات قائم کرنے لگے ہیں مگر چونکہ ایمان نہیں ہے کامیابی سے کوسوں دور ہیں۔ کچھ سمجھتے ہو؟ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ سے اسی بات کی طرف تو اشارہ ہے۔

آج کل مسلمان شراب خواری میں غیر مسلموں سے کب کم ہیں۔ الاَمان! الحفیظ! اتنی پیتے ہیں کہ جگر تباہ ہوتا ہے، دماغ خراب ہوجاتا ہے۔ تمام اعضاء ضعیف اور ماؤف ہوجاتے ہیں۔ آخر میں دل کی حرکت بند ہوجاتی ہے۔ یعنی ہارٹ فیل ہوجاتا ہے۔ نہ منھ سے خدا کا نام نکلتا ہے نہ رسول کا۔ اور ملک الموت اپنے شکار کو پکڑ لیتے ہیں۔ ایک بڈھی عرب عورت کو شراب پلائی گئی، شراب نے جب اثر کیا اور نشہ پیدا ہوا تو اس نے پوچھا کہ کیا تم جوان عورتوں کو بھی یہ چیز پلاتے ہو۔ جواب اثبات میں دیا گیا۔ یہ سن کر اس بوڑھی عرب عورت نے کہا، میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ تم میں کوئی اپنے باپ کا صحیح نام نہیں بتا سکتا۔ آپ کو سن کر تعجب ہوگا کہ ایک دفعہ ایک نمائش گاہ میں عورتوں اور مردوں کی شراب خواری کا اندازہ کیا گیا تو جیت عورتوں کے ہاتھ رہی۔

شراب خواری کا بھائی جوئے بازی ہے۔ انسان محنت کر کے کمانے کے لیے پیدا ہوا ہے نہ کہ ''مالِ مفت دلِ بے رحم'' کے لیے۔ اس زمانے میں تو جوے بازی کا بول بالا ہے۔ قانون میں جوے بازی جرم ہے۔ مگر جب حکامِ ریاست خود جوے میں مبتلا ہوں تو اس جرم پر سزا دے کون؟ بڑے سے چھوٹے تک، غریب سے امیر تک سب برج کھیلتے ہیں۔ خالی پتے کھیلنا انہیں پسند نہیں۔ جب تک کھیل میں روپیہ نہ لگایا جائے وہ کھیل ہی کیا ہوا۔ جابجا کلب قائم ہیں اور اس کے تمام کاموں میں سب سے زیادہ دلچسپی برج کھیلنے میں ہے جو جوا ہے۔

صاحبو! یہ شراب خواری، یہ جوے بازی تم کو کہیں کا نہ رکھے گی۔ نہ دین کے رہوگے نہ دنیا کے۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔ سمجھو سنبھلو۔ بیوی بچے ترس رہے ہیں۔ کھانے پینے کو محتاج ہیں، اور تم ہو کہ شراب خواری اور جوے بازی میں روپیہ اُڑاتے ہو ۔ اُٹھو اُٹھو، یہ خوابِ غفلت کب تک ÷ جاگو جاگو اجل کمیں گاہ میں ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

اس سے پہلے شراب جوے وغیرہ کی ممانعت کی گئی تھی۔ اب کعبۃ اللہ شریف کی تعظیم کے خیال سے شکار وغیرہ کی ممانعت کی جارہی ہے۔ فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ ؛ اے ایمان دارو! البتہ اللہ تم کو آزماتا ہے۔ بَلَا ۔ يَبْلُوْ ۔ بَلَاءٌ ؛ آزمانا۔ تکلیف میں صابر، غیر صابر کا امتحان ہوتا ہے۔ بَلَا کے معنے کہنہ کرنے کے بھی ہیں۔ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ ؛ کچھ شکار سے۔

دریائی شکار اِس سے مستثنیٰ ہے ۔ ایسے جانور اور کیڑے جو موذی ہیں اُن کا مار ڈالنا بھی حرم میں جائز ہے ۔ تَنَالُهٗ ؛ اس کو لیتے ہیں ، پکڑتے ہیں ۔ نَالَ ، یَنَالُ ؛ حاصل کرنا ۔ نَالَ ۔ یَنُوْلُ ؛ دینا ۔ اَیْدِیْكُمْ ؛ تمہارے ہاتھ ۔ وَرِمَاحُكُمْ ؛ اور تمہارے نیزے ۔ رُمْحٌ ؛ واحد ، نیزہ ۔ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ ؛ تا کہ اللہ جان لے ۔ مَنْ یَّخَافُهٗ ؛ اللہ سے کون خوف کرتا ہے ، ڈرتا ہے ۔ بِالْغَیْبِ ؛ بحالیکہ خدا سامنے نہیں ہے ۔ یا وہ غائب ہے ۔ بہرحال ایمان بالغیب پر اچھے لوگوں کا امتیاز ہے ۔ عذاب کے فرشتے جب نمودار ہو جائیں تو وہ ایمان کام نہیں آتا ۔ فَمَنِ اعْتَدٰی ؛ پھر جس نے تعدی کی ۔ اللہ کے حدود سے تجاوز کیا ، دست درازی کی ۔ بَعْدَ ذٰلِكَ ؛ اس ممانعت کے بعد ۔ فَلَهٗ ؛ تو پھر اس کے لیے ہے ۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ دردناک عذاب ، درد و اَلم والا عذاب ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! ضرور اللہ تمہارا امتحان لیتا ہے حرم میں کچھ شکار سے (کیسا شکار ؟) جس کو تمہارے ہاتھوں اور نیزوں نے لیا ہے ، کیا ہے ؟ (یہ امتحان کیوں ہے ؟) تا کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ کون بن دیکھے غیبت کی حالت میں اللہ سے ڈرتا ہے ۔ پھر جو تعدی کرے اس ممانعت کے بعد تو اس کے لیے عذابِ الیم ہے ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۹۵

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ ؛ شکار کو نہ مارو ، صید کو قتل نہ کرو ۔ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؛ حُرُمٌ جمع حرام ۔ بمعنی احرام ۔ اَیْ ذَوُوْ حُرُمٍ ؛ یعنی احرام باندھے ہوئے ، ایسے حال میں کہ تم احرام کی حالت میں ہو ۔ شکار پر رہنمائی کرنا ، شکار بتا دینا بھی اسی حکم میں داخل ہے ۔ وَمَنْ قَتَلَهٗ ؛ اور جس نے شکار کو قتل کر دیا ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ مُتَعَمِّدًا ؛ جان بوجھ کر ، بالارادہ ، بالعمد ۔ فَجَزَآءٌ ؛ پھر اس کا بدلہ ہے ، پھر اس کا کفارہ ہے ۔ فَالُوْا جب جَزَآءٌ ؛ مبتدائے محذوف کی خبر ہے ۔ مِثْلُ مَا قَتَلَ ؛ جزاء کا بدل ہے ، اس شکار کے مماثل ہے جس کو اس نے قتل کیا ہے ۔ مِنَ النَّعَمِ ؛ چوپایوں سے ۔ یَحْكُمُ بِهٖ ؛ اس کا حکم دیں گے ، اس کا فیصلہ کریں گے ۔ ذَوَا عَدْلٍ ؛ دو منصف ، دو عدل کرنے والے ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ، مثلاً کسی نے ہرن کا شکار کیا ہو تو ایک بکری کی قربانی کرے ۔ یہ قربانی کا گوشت کیا کرے ؟ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ ؛ کعبۃ اللہ شریف کو پہنچ کر غریبوں کو ہدیہ ، خیرات کر دے ، مفت تقسیم کر دے ۔ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ ؛ یا کفارے میں اس شکار کی قیمت سے اناج خرید کر مسکینوں کو کھلا دے ۔ طعام ہر اس چیز کو بولتے ہیں جس کو کھاتے ہیں ، مگر عام طور سے

عربوں کی غذا گیہوں ہے۔ اس واسطے طعام سے متبادر گیہوں ہے۔ اَوْعَدْلُ ذٰلِکَ ؛ یا اس کے برابر۔ صِیَامًا ؛ روزے یعنی شکار کرنے والا غریب ہو تو جتنے آدمی کھا سکتے تھے اتنے روزے رکھے۔ لِیَذُوْقَ ؛ تا کہ چکھے۔ وَبَالَ اَمْرِہٖ ؛ اپنے کیے کی سزا، اپنی نافرمانی کا وبال۔ عَفَا اللّٰہُ ؛ اللہ نے معاف کیا، درگزر کیا۔ عَمَّا سَلَفَ ؛ اس سے کہ گذرا۔ وَمَنْ عَادَ ؛ اور جس نے اس ممانعت کے بعد پھر وہی کام کیا۔ فَیَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ ؛ تو اللہ اس سے انتقام لے گا، اس کو سزا دے گا۔ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ؛ اور اللہ بڑا عزت والا ہے، بڑا ہی زبردست ہے۔ ذُوانْتِقَامٍ ؛ انتقام لینے والا ہے، سخت تدارک کرنے والا ہے، منتقم حقیقی ہے۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! احرام کی حالت میں تم شکار کو نہ مارو (شکار نہ کرو) اور جس نے (جانتے، بوجھتے) تم میں سے بالارادہ کسی شکار کو مار ڈالا تو اس کے بدلے ویسے ہی جانور چار پایوں میں سے قربانی میں دیئے جائیں گے اور اس کا فیصلہ تم میں کے دو منصف کریں گے۔ اور اس قربانی کے گوشت کو کعبۃ اللہ شریف کے پاس بھیج کر ہدیہ کردے (غریبوں میں تقسیم کردے) یا کفارے میں غریبوں کو کھانا کھلادے، یا اتنے ہی روزے رکھے اور اپنے کیئے کی سزا اُٹھائے (اپنی نافرمانی کا مزہ چکھے)۔ اس سے پہلے جو ہو چکا اس کو اللہ معاف فرماتا ہے۔ مگر اس ممانعت کے بعد پھر جو کرے اس سے اللہ انتقام لینے والا ہے۔ اور اللہ بڑا زبردست ہے، منتقم ہے۔

صاحبو! ان آیتوں سے کیا کیا باتیں معلوم ہوتی ہیں؟ کیا کیا مسائل نکلتے ہیں؟ کعبۃ اللہ شریف کا احترام کرنا واجب ہے۔ جہاں شکار کرنے کی اجازت نہیں، وہاں دوسروں کا قتل کرنا کس قدر گناہ ہے۔ کعبۃ اللہ شریف کے ماحول کو اللہ نے حرم بنایا اور اس کے رسولؐ نے مدینہ شریف کے ماحول کو حرم بنایا، حرم مدینہ کی بھی عزت ضروری ہے۔ البتہ حرم مدینہ میں کوئی شکار کیا جائے تو اس کا کفارہ ضروری نہیں، اس کا برا ہونا تو ثابت ہے۔ اگر حرم کعبہ میں شکار کیا گیا ہے تو اس کے مساوی کسی جانور کی قربانی کی جائے اور مکہ کے غریبوں کو کھلادی جائے، جانور نہ ملے تو غریبوں کو اناج کھلا دیا جائے۔ مفلس ہو تو روزے رکھے، اُتنے ہی روزے رکھے جتنے آدمیوں کو کھانا کھلانا ضروری قرار پایا ہو۔ اس میں یہ بھی نکلتا ہے کہ ایسی چیزیں جن میں اختلاف ممکن ہے۔ دو (۲) گواہوں کو حکم بنالیا جائے۔ یہ بات یاد رکھو کہ حکم کا فیصلہ ناطق ہوتا ہے۔ حکم کے فیصلہ کردینے کے بعد کسی کو چون و چرا کرنے کا حق نہیں۔ صید یا شکار کس کو کہتے ہیں؟ وحشی جانور کو قتل کرنا، شکار کرنا ہے۔ موذی جانور اس سے مستثنیٰ ہے۔ شیر، چیتا، چیل، کوا، اور دوسرے ایسے ہی جانوروں کا قتل کرنا جائز ہے۔ دریائی سفر میں انسان کو زیادہ ضرورت لاحق ہوتی ہے لہذا مچھلی کا شکار بھی مستثنیٰ ہے۔

اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمْ وَلِلسَّیَّارَۃِ ۚ

وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹۶

اُحِلَّ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے حلال کردیا گیا ہے ۔ صَيْدُ الْبَحْرِ ؛ دریائی شکار ۔ وَطَعَامُهٗ ؛ اور اس کا کھانا ۔ مَتَاعًا لَّكُمْ ؛ تمہارے فائدے کے لیے ، تاکہ تم متمتع ہو ۔ وَلِلسَّيَّارَةِ ؛ اور مسافروں کے لیے ۔ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ ؛ اور تم پر حرام کیا گیا ہے ۔ صَيْدُ الْبَرِّ ؛ خشکی کا شکار ۔ مَادُمْتُمْ حُرُمًا ؛ جب تک تم احرام میں ہو ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ اُس کے غضب سے بچو ۔ اَلَّذِيْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ؛ جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا ۔ تم جمع کرکے لائے جاؤ گے ۔

ترجمہ :- (احرام میں) دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے تمتع (اور فائدہ) کے لئے حلال ہے اور جب تک تم احرام باندھے ہوئے ہو خشکی کا شکار تم پر حرام ہے ۔ اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا ۔

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۹۷

جَعَلَ اللّٰهُ ؛ خدا نے کیا ، خدا نے بنایا ۔ اَلْكَعْبَةَ ؛ کعبہ کو ۔ اَلْبَيْتَ الْحَرَامَ ؛ قابلِ احترام گھر ۔ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ ؛ لوگوں کی کاربرآرائی کے لیے ۔ کیونکہ کعبۃ اللہ شریف غیر آباد مقام میں واقع ہوا ہے ۔ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ ؛ اور باحرمت مہینوں کو (رجب ، ذوالقعدہ ، ذوالحجہ اور محرم کو) ۔ وَالْهَدْيَ ؛ اور قربانی کے جانوروں کو ۔ وَالْقَلَآئِدَ ؛ جمع قِلَادَةٌ ؛ ہار ، گلے کا پٹا یعنی وہ جانور جس کے گلے میں امتیاز کے لئے ایک پٹا ڈال دیتے ہیں ۔ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْا ؛ یہ اس لئے کہ تم جان لو ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ يَعْلَمُ ؛ جانتا ہے ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے ۔ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ بِكُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے کو ۔ عَلِيْمٌ ؛ جانتا اور اس کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے کعبہ کو محترم گھر اور محترم مہینے اور ھدی (یعنی مبارک قربانی) اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے ڈالتے ہیں لوگوں کے کاروبار چلنے کے لیے با احترام بنایا (پیدا کیا) ۔ یہہ اس واسطے کہ تم کو معلوم ہوجائے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کو اللہ جانتا ہے ۔ اور یہ بھی کہ اللہ کو تو ہر شئے کا علم ہے ، (کونسی چیز ہے جو اس کو معلوم نہیں) ۔

(نوٹ : یکم شوال سے حج تک یعنی ۹ ذوالحجہ تک اشہرِ حج کہلاتے ہیں ۔ اضافہ از اکیڈمی)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۹۸

اِعْلَمُوْا ؛ واضح ہو ، تم کو معلوم ہوجائے ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ سخت عذاب کرنے والا ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ غفور و رحیم ہے ، مغفرت کے دامن میں چھپا لینے والا ہے اور رحم و کرم سے اُن پر مائل ہونے والا ہے ۔

ترجمہ :- جان لو کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے اور یہ بھی کہ اللہ غفور و رحیم ہے ۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ ؛ پیغمبر پر واجب نہیں ۔ اِلَّا الْبَلٰغُ ؛ مگر صرف پہنچا دینا ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور اللہ جانتا ہے ۔ مَاتُبْدُوْنَ ؛ جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو ، جو کچھ تم دکھاتے ہو ۔ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ؛ اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ۔ وہ ظاہر و باطن دونوں کو جانتا ہے ۔

ترجمہ :- پیغمبر پر صرف تبلیغ واجب ہے (پہنچا دینا اس کا کام ہے) اور ظاہر و باطن (خفیہ اور علانیہ) جو کچھ تم کرتے ہو ان سب کو خدا جانتا ہے ۔ (ہدایت کرنا بھی اس کا کام ہے اور عذاب وثواب دینا بھی اُسی کا کام ہے) ۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ١٣ ع ٢

قُلْ ؛ تم کہو ۔ لَا يَسْتَوِيْ ؛ مساوی نہیں ، برابر نہیں ۔ اَلْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ ؛ برا ، بھلا ۔ ناپاک ، پاک ۔ وَلَوْ اَعْجَبَكَ ؛ اگر چہ تم کو تعجب میں ڈالے ، بھلی لگے ۔ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ؛ ناپاکی کی کثرت ، بری چیزوں کی بہتات ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ پھر اللہ سے ڈرو ۔ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ؛ اے عقلمندو ! اے سر میں بھیجہ رکھنے والو ! اے مغزِ سخن کو پہنچنے والو ۔ لَعَلَّكُمْ ؛ تاکہ تم ، شاید کہ تم ۔ تُفْلِحُوْنَ ؛ فلاح پاؤ ، کامیاب ہو ۔

ترجمہ :- آپ فرما دیجئے نیک و بد (برا ، بھلا) دونوں برابر نہیں ہو سکتے ، اور اگر چہ بری چیزوں کی کثرت تم کو تعجب میں ڈال دے (تم کو پسند آجائے) تو اے عقلمندو ! (عقل رکھتے ہو تو) خدا سے ڈرو تاکہ تم (اپنے مقصد میں) کامیاب رہو ۔

صاحبو ! واضح ہو کہ شکار اور قربانی دونوں میں مماثلت ضرور ہے ۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پاس قیمت میں ، اور امام شافعیؒ صاحب کے پاس صورت میں ۔ مثلاً فرض کرو کہ ہرن کی قیمت بیس (٢٠) روپے ہے ، اور صورت میں اس کے مماثل بکری کی قیمت دو روپے ، تو امام اعظمؒ صاحب کے پاس بیس (٢٠) روپے کا غلّہ خیرات کیا جائے گا ۔

ایک فقیر کو کتنا گیہوں دیا جائے گا ؟

امام اعظمؒ صاحب کے پاس نصف صاع یعنی سوا سیر ، اور امام شافعیؒ صاحب کے پاس ایک مد یعنی آدھا سیر ۔

جو دریائی جانور کھائے اور شکار کئے جا سکتے ہیں ، اُن کی تین قسمیں ہیں :-

(١) مچھلی جائز ہے ، اور اس کو گل پھڑا ہوتا ہے ۔ (٢) مینڈک اور مگر مچھ بالاتفاق ناجائز ہیں ۔ (٣) دوسرے جانوروں میں اختلاف ہے ۔ مثلاً جھینگا جو احناف کے پاس مکروہ تحریمی ہے لیکن شوافع کے پاس جائز ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ

يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَاتَسْئَلُوْا ؛ سوال نہ کرو ۔ خواہ مخواہ سوال کرنا اور حکم دیئے جانے کے بعد عمل نہ کرنا باعثِ تباہی ہوجاتا ہے ۔ عَنْ اَشْيَآءَ ؛ بہت سی باتوں کے متعلق ۔ شَیْءٌ کی جمع ہے اصل میں شَيْئَاءُ ؛ تھا ۔ اس وجہ سے غیر منصرف ہے اور کسرہ اور تنوین نہیں آئی ۔

[لطیفہ :- ایک مولوی صاحب سے کسی نحو پڑھتے ہوئے طالبِ علم نے سوال کیا کہ اشیاء منصرف ہے یا غیر منصرف ہے ۔ اگر غیر منصرف ہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور اگر منصرف تو کسرہ اور تنوین کیوں نہیں آئے ؟ مولوی صاحب تھے بڑے ہوشیار ، فرمانے لگے : '' لوگو ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اشیاء کے متعلق سوال نہ کرو اور یہ ظالم اشیاء کے متعلق ہی سوال کر رہا ہے ، کتنا گستاخ اور نافرمان ہے'' ۔]

اِنْ تُبْدَلَكُمْ ؛ اگر وہ تم پر ظاہر کردیئے جائیں ۔ تَسُؤْكُمْ ؛ تو تم کو برا ہی معلوم ہوگا ، اس میں تمہارا ہی نقصان ہوگا ۔ یہ جملہ اشیاء کی صفت ہے ۔ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا ؛ اور اگر ان چیزوں کے متعلق تم سوال نہ کرو ۔ حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ ؛ جب کہ قرآن اُتر رہا ہو ، قرآن کے نازل ہونے کے وقت ۔ تُبْدَلَكُمْ ؛ تو تمہارے لئے ظاہر کر ہی دیا جائے گا ، بے پوچھے معلوم ہوجائے گا ۔ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؛ اس دفعہ تو ان چیزوں سے سوالات کرنا معاف کردیا جاتا ہے ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ؛ اور اللہ مغفرت اور حلم والا ہے ، معاف بھی کرتا ہے اور جلد بازی نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! (مسلمانو !) بہت سی چیزوں کے متعلق سوالات نہ کیا کرو کیونکہ اگر وہ تمہیں معلوم ہوجائیں گی تو تمہارا نقصان ہوگا ۔ اگر قرآن اُترنے کے وقت تم ان چیزوں سے (کے متعلق) سوال نہ کرتے تو بھی تم کو خود بخود معلوم ہو ہی جاتیں (اس دفعہ تو) اللہ نے اس سے معاف کیا اور اللہ تو غفور ہے ، حلیم (اور بردبار) ہے ۔

ایک دفعہ ایک شخص نے سوالات کرنے شروع کئے اور حضرتؐ جواب دیتے رہے ، آخر حضرتؐ کو جلال آگیا ۔ فرمایا ، پوچھو کیا پوچھتے ہو ؟ اس نے پوچھا : میرے باپ کا نام کیا ہے ۔ حضرتؐ نے بتادیا ، اور یہ اس پر غالباً شاق گزرا ۔ حضرتؐ کی اس ناخوشی کی حالت کو دیکھ کر حضرت عمرؓ گھبرا اُٹھے اور عرض کیا رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيًّا ۔

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

قَدْسَاَلَهَا ؛ ایسی چیزوں سے سوال کیا تھا ۔ قَوْمٌ ؛ ایک قوم نے ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے ۔ ثُمَّ اَصْبَحُوْا ؛ پھر ہوگئے بِهَا ؛ انھیں چیزوں سے ، ان چیزوں کے نہ ماننے کی وجہ سے ۔ كٰفِرِيْنَ ؛ منکر ، کافر ۔

ترجمہ :- تم سے پہلے بھی ایک قوم نے سوالات کئے تھے ، پھر ان کو نہ مانا اور کافر ہوگئے ۔

لوگ معجزے طلب کرتے ۔ جب معجزے ظاہر کئے جاتے تو نہیں مانتے اور کہہ دیتے کہ یہ تو جادو ہے ، یہ اتفاقیات سے ہے اور معجزوں کے ظاہر ہونے کے بعد نہ ماننے کی وجہ سے غضب اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہو جاتے ۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۙ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

مَا جَعَلَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے مقرر نہیں کیا ، نہ اُس کا منظورہ ہے ۔ مِنْ بَحِيْرَةٍ ؛ نہ بحیرہ کو ۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا جو اونٹنی یکے بعد دیگرے پانچ بچے جنتی اور آخر مرتبہ اس کو نر پیدا ہوتا تو اس کا کان چیر دیتے ۔ پھر نہ اس پر سواری کرتے نہ اس کو ذبح کرتے ، نہ پانی اور چارے سے روکتے ۔ ایسی اونٹنی کا نام بحیرہ تھا ۔ وَلَا سَــــآئِبَةٍ ؛ اور نہ سائبہ ۔ نہ نذر کی اونٹنی ۔ سَــــآئِبَة سے نفع اُٹھانے اور اس کے کھا جانے کو جائز نہیں سمجھتے ۔ وَلَا وَصِيْلَةٍ ؛ اور نہ وصیلہ اگر بکری سات بچے جنتی اور ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں چھوڑ دیتے ۔ اگر نر اور مادہ دونوں ہوتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی ۔ اسی کو وَصِيْلَــه کہتے ہیں ۔ وَلَا حَامٍ ؛ اور نہ حامی ۔ نر اونٹ سے دس (۱۰) گابھ حاصل ہوتے تو اس کو چھوڑ دیتے نہ اس سے کوئی کام لیتے نہ اس کو چارے سے روکتے ۔ وَلٰــكِنَّ الَّـذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ مگر کافر لوگ ۔ يَفْتَرُوْنَ ؛ افتراء کرتے ہیں ، جھوٹ بولتے ہیں ۔ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؛ اللہ پر جھوٹ یعنی یہ سب ان کی من گھڑت باتیں ہیں ۔ بے اصل خیالات ہیں ، یہ خدا کا کوئی حکم نہیں ہے ۔ وَاَكْثَرُهُمْ ؛ اور ان کے اکثر ۔ لَا يَعْقِلُوْنَ ؛ عقل نہیں رکھتے ۔ نرے بے عقل ہیں ، نادان ہیں ۔

ترجمہ :- نہ بحیرہ خدا کا مقرر کردہ ہے نہ سائبہ نہ وصیلہ اور نہ حامی ۔ مگر کافر لوگ خدا پر افتراء اور جھوٹ باندھتے ہیں ۔ اور ان کے اکثر بے عقل (جاہل اور نادان) ہیں ۔

صاحبو ! ایک بات یاد رکھو ! بزرگوں کی فاتحہ کے لیے جانوروں کا انتخاب کرنا اور فاتحہ دے کر ذبح کر کے کھا لینا مذکورہ صورتوں سے بالکل جدا ہے ۔ فاتحہ کرنا ایصالِ ثواب کی غرض سے ہے ۔ بکروں والے سید صاحب کی قبر پر بعض لوگ بکروں کو چھوڑتے ہیں ۔ صاحبِ سجادہ بعض کو عرس میں کاٹ کر پلاؤ پکاتے ہیں اور کھاتے ہیں اور بعض کو نسل کے لئے چھوڑ دیتے ہیں گویا کہ یہ لوگ ان بکروں کو ، صاحبِ سجادہ کو ہبہ کرتے ہیں ، اور وہ حسبِ ضرورت جس کو چاہتے ہیں ذبح کرتے ہیں ، جس کو چاہتے ہیں رکھتے ہیں ۔ اور دوسرے بے فائدہ اقوال و افعال جو جانوروں کو فاتحہ یا ہبہ کے لیے چھوڑتے وقت کہتے ہیں ، نری بے عقلی ہے ۔ اور ان فاتحہ کے جانوروں کو سائبہ وغیرہ جانوروں سے ملانا ، نادان عالموں کی جہالت ہے ۔ ان کو دھوکہ اس لیے ہو رہا ہے کہ صاحبِ سجادہ کے سوائے کوئی ان کو ذبح نہیں کرتا ، کیونکہ جس کی ملک ہے وہی تصرف کرے گا نہ کہ ہر ایک ۔ اور نادان علماء سمجھ بیٹھے کہ یہ سائبہ ہے ۔ سائبہ ہو بھی تو وہ کچھ خدا کا مقرر کردہ تو ہے نہیں ، فراغت سے اللہ کا نام لے کر کاٹ کر کھا سکتے ہیں ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ تَعَالَوْا ؛ آ ؤ ۔ اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ ان احکام کی طرف جن کو خدا نے اتارا ہے ۔ وَاِلَى الرَّسُوْلِ ؛ اور اس پیغمبر کی طرف اور اس کی تعلیم اور احکام کی طرف ۔ تو کیا کہتے ہیں؟ قَالُوْا ؛ وہ کہتے ہیں ۔ حَسْبُنَا ؛ ہم کو بس ہے، کافی ہے ۔ مَاوَجَدْنَا عَلَيْهِ ؛ وہ تعلیم جس پر ہم نے پایا ۔ اٰبَآءَ نَا ؛ ہمارے باپ دادا کو ۔ اَوَلَوْكَانَ اٰبَآؤُهُمْ ؛ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا ہوں ۔ لَايَعْلَمُوْنَ شَيْئًا ؛ کچھ بھی نہ جانتے ہوں ۔ وَلَا يَهْتَدُوْنَ ؛ اور نہ سیدھی راہ پر چلتے ہوں، راہِ راست پر نہ آ رہے ہوں ۔ یعنی ان کے باپ دادا بے علم ہوں ، بے راہ ہوں تو اس حال پر بھی کیا ان کے باپ دادا بس اور کافی ہیں ؟

ترجمہ :- اور جب اُن سے کہا جاتا ہے، آ ؤ ان احکام کی طرف جن کو خدا نے اُتارا ہے اور اس پیغمبر (اور اس کی تعلیم) کی طرف (جس کو خدا نے بھیجا ہے) تو وہ کہتے ہیں '' ہم کو ہمارے باپ دادا کی تعلیم بالکل بس ہے، کافی ہے'' کیا ان کے باپ دادا بے علم اور بدراہ ہوں تو بھی (ان کو کافی ہے) ؟

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؛ اصل میں اِحْفَظُوْا اَنْفُسَكُمْ ہے تم اپنی فکر کرو ۔ اپنی نبیڑو ۔ لَايَضُرُّكُمْ ؛ تم کو ضرر نہیں دے سکتا ، تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔ مَنْ ضَلَّ ؛ جو گمراہ ہے ۔ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؛ جب تم ہدایت پر ہو ۔ اِهْتَدَيْتُمْ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے ۔ اچھی بات سکھانا اور بری بات سے روکنا بھی فرض میں داخل ہے ۔ ایک کشتی میں چند لوگ بیٹھے ہیں ، ایک شخص اس کشتی میں سوراخ کرنا چاہتا ہے ، اگر اس کو نہ روکو گے ، اس کا ہاتھ نہ پکڑو گے تو سب ڈوب مریں گے ۔ مسلمانوں کا مذہب تبلیغی ہے ، دوسروں کو ہدایت کرنا مسلمانوں کا فرض ہے ۔ تمہارا اپنی ذات سے اچھا ہونا کافی نہیں ، دوسروں کو بری بات سے روکنا بھی تم پر لازم ہے ۔ اِلَى اللّٰهِ ؛ خدا ہی کی طرف ۔ مَرْجِعُكُمْ ؛ تمہارا رجوع ، تمہاری واپسی ، تمہارا لوٹنا ہے ۔ سب کو ۔ فَيُنَبِّئُكُمْ ؛ پھر وہ تم کو بتلا دے گا ، خبر دے گا ۔ بِمَا كُنْتُمْ ؛ اس چیز کو کہ تم تھے ۔ تَعْمَلُوْنَ ؛ کرتے ۔ خدائے تعالیٰ تمہارا ایک ایک کام گِنا دے گا ، تمہاری ساری غلطیاں بتلا دے گا ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! (تم اپنی آپ نبیڑو) تم اپنی حفاظت آپ کرو ۔ اگر کوئی گمراہ ہے اور تم راہِ راست پر

ہوتو وہ تم کو کوئی ضرر نہیں دے سکتا ۔ (مگر دیکھو! ہدایت پر رہنے میں دوسروں کو ہدایت کرنا بھی داخل ہے)
تم سب کو خدا کے پاس جانا ہے (اس کو منہ بتلانا ہے) پھر وہ تمہارے تمام کاموں کو بتلا دے گا۔
(اُن کی تنقید کرے گا، تمہاری ایک ایک شرارت کو گِنا دے گا)۔
اُس وقت تم کو بڑی پریشانی ہوگی، تم لاجواب ہوگے، تم سے کچھ بن نہ پڑے گا۔ لہٰذا صاحبو! تم خود راہِ راست پر رہو اور دوسروں کو بھی راہِ راست پر لگاؤ۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝

يَـاَ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ ؛ تمہاری آپس میں شہادت، گواہی۔ اِذَاحَضَرَ ؛ جب کہ حاضر ہو، آجائے۔ اَحَدَكُمْ ؛ تمہارے کسی ایک کے پاس۔ اَلْمَوْتُ ؛ موت، یعنی بیماری سخت ہوجائے اور موت کے آثار نمایاں ہوجائیں۔ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ ؛ وصیت کے وقت۔ اِثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ ؛ دو (۲) انصاف پرست گواہ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے یعنی قرابت دار ہوں تو بہتر ہے۔ اَوْ ؛ یا۔ اگر وہ نہ ملیں تو۔ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ ؛ تمہارے غیروں میں سے دو (۲) آدمی۔ اِنْ كُنْتُمْ ؛ اگر تم۔ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ ؛ چلتے ہو زمین میں اور سفر کرتے ہو۔ فَاَصَابَتْكُمْ ؛ پھر تمہیں پہنچے، تم پر پڑجائے۔ مُصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؛ موت کی مصیبت۔ تَحْبِسُوْنَهُمَا ؛ تم دونوں گواہوں کو روک لو۔ مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ ؛ نماز کے بعد۔ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ ؛ پھر وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں۔ اِنِ ارْتَبْتُمْ ؛ اگر تم کو ریب اور شک ہو۔ گواہوں کو خواہ مخواہ قسم دینا ضروری نہیں۔ شک کی صورت میں تاکید کے لئے دے سکتے ہیں۔ لَا نَشْتَرِيْ ؛ ہم خریدتے نہیں، ہم لیتے نہیں۔ بِهٖ ثَمَنًا ؛ اس کی گواہی کی قیمت یعنی ہم اللہ کے واسطے سچی سچی گواہی دیں گے اور یہ ہماری گواہی پیسے کے معاوضے میں اور اس کی لالچ میں نہ ہوگی۔ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؛ گو وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ یعنی ہم قرابت دار کی بھی رعایت نہیں کریں گے اور حق، حق گواہی دیں گے۔ وَلَا نَكْتُمُ ؛ اور ہم نہ چھپائیں گے۔ شَهَادَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی گواہی کو، یعنی ہماری گواہی لِلّٰہ ہوگی۔ اِنَّآ اِذًا ؛ اگر ہم ایسا کریں، تب تو ہم۔ لَمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ؛ البتہ ہم گنہگار ہوں گے۔ شہادت کا چھپانا، گواہی کا نہ دینا گناہ ہے۔ اس سے دوسروں کے حقوق پر برا اثر پڑتا ہے۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کے پاس موت آجائے (اور اُس کے آثار نمایاں ہوجائیں)

وصیت کے وقت ، تو آپس کی گواہی کے لیے تم میں سے دو منصف آدمی ہونے چاہئیں ، یا غیروں میں سے دو (۲) آدمی جب کہ تم سفر کی حالت میں ہوں ، پھر تم پر موت کی مصیبت آپڑے تو تم ان دو (۲) گواہوں کو نماز کے بعد روک لو کہ وہ خدا کی قسم کھائیں اگر تم کو شک ہو۔ اور وہ یہ کہیں کہ ہم اس گواہی سے معاوضہ نہیں چاہتے ، گو وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں (یعنی ہم نہ جھوٹی قسم کھائیں گے ، نہ گواہی کا معاوضہ لیں گے نہ کسی قرابت دار کی رعایت کریں گے) اور نہ جو گواہی اللہ کے واسطے دینی چاہیے تھی ، اس کو چھپائیں گے۔ اگر ہم گواہی چھپائیں گے تو (خدا کے) گنہگار ہوں گے۔

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

فَاِنْ عُثِرَ ؛ پھر اگر معلوم ہو جائے ، اطلاع ہو جائے ۔ عَلٰۤى اَنَّهُمَا ؛ اس بات پر کہ وہ دونوں گواہ ۔ اِسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا ؛ کہ دونوں نے گناہ کیا ہے ۔ وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ انھیں کہیں کہ وہ گنہگار ہیں ۔ یعنی جھوٹی گواہی دی ، کچھ کمی زیادتی کی ۔ فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ ؛ تو اور دو (۲) کھڑے ہو جائیں ۔ مَقَامَهُمَا ؛ ان کی جگہ ، اگر پہلے دو (۲) گواہ جھوٹے نکلیں تو دوسرے اور دو (۲) گواہ قائم مقام ہو جائیں ۔ مِنَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں میں سے ۔ اِسْتَحَقَّ عَلَيْهِمْ ؛ ان کے نقصان پر استحقاق جتایا ، انھیں جھوٹا سمجھنے میں خود کو حق بجانب سمجھتے ہیں ۔ الْاَوْلَيٰنِ ؛ دو (۲) قرابت دار یعنی دو گواہوں نے گواہی میں کچھ غلطی کی ہے تو قرابت داروں میں سے دو (۲) شخص شہادت دینے کھڑے ہو جائیں ۔ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ ؛ خدا کی قسم کھائیں ۔ لَشَهَادَتُنَاۤ ؛ البتہ ہماری گواہی ۔ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا ؛ ان کی شہادت سے زیادہ حق پر ہے ، یعنی ہماری شہادت زیادہ سچی ہے ۔ وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ؛ اور ہم نے حق سے تجاوز نہیں کیا ۔ اِنَّاۤ اِذًا ؛ تب تو ہم ۔ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالمین میں سے ہوں گے ۔

ترجمہ :- پھر اگر معلوم ہو جائے کہ ان دونوں گواہوں نے غلطی کی اور گناہ کمایا تو اور دو گواہ ان کے قائم مقام ہو جائیں جو قرابت دار ہوں اور انھیں جھوٹا سمجھنے میں خود کو حق بہ جانب سمجھتے ہوں اور اس طرح خدا کی قسم کھائیں : '' البتہ ہماری شہادت ان دونوں کی شہادت سے زیادہ حق ہے اور ہم نے اس میں کوئی تعدی نہیں کی (نہ حق پرستی کے حقوق سے تجاوز کیا ہے) ۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم بھی ظالم ہوں گے '' ۔

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۠ ۱۰۸ ع ۱۴

ذٰلِکَ ؛ یہ طریقہ ۔ اَدْنٰی ؛ قیاس سے قریب تر ہے ۔ اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ ؛ کہ گواہی لائیں ۔ عَلٰی وَجْهِهَا ؛ اس کے طریقہ پر، اس کے اُصول کے موافق ۔ اَوْیَخَافُوْا ؛ یا اُن کو خوف ہو ۔ اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌ ؛ کہ ان کی گواہی رد کردی جائے ، اور ان کا بیانِ حلفی قبول نہ ہو ۔ بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ ؛ قرابت داروں کے بیانِ حلفی کے بعد ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ وَاسْمَعُوْا ؛ اور ان باتوں کو سنو ۔ وَاللّٰہُ لَا یَهْدِیْ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ۔ اَلْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ؛ فاسق قوم کو، ان لوگوں کو جو احکامِ الٰہی سے باہر ہیں ۔

ترجمہ :- یہ طریقہ اس لیے کہ مناسب شہادت کے قریب تر ہے ، یا اس بات کا خوف ہو کہ ان کا بیانِ حلفی قرابت داروں کے بیان کے بعد رَد کردیا جائے گا اور اللہ سے ڈرو اور (اس کے احکام) سنو اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا ۔

صاحبو! شہادت کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ ہے ۔ اس کے متعلق چند اشارات کروں گا ۔ اُمید ہے کہ ان سے معتد بہ فائدہ ہوگا ۔ شہادت سے غرض یقین یا ظن کا حاصل کرنا ہے ۔ یقین کا آنا یا ظن کا پیدا ہونا انسانی فعل نہیں ہے بلکہ دل کی حالت ہے ، کیفیت ہے ۔ معاملہ جتنا اہم ہوگا اس کی شہادت میں بھی اتنی ہی اہمیت ہوگی ۔ شہادت سے پہلے خفیہ طور پر شاہدوں کے حالات سے واقفیت حاصل کی جائے گی ۔ شاہدوں کے حالات بیان کرنے والے کو مُزَکّی کہتے ہیں ۔ اسلام میں تہمتِ زنا کی بڑی اہمیت ہے ۔ اس لئے اس پر چار (۴) گواہ کی ضرورت ہے ۔ چونکہ عورتیں ناتجربہ کار ہوتی ہیں لہٰذا حدود و قصاص میں ان کی شہادت کو دخل نہیں ۔

عام طور پر شہادت میں دو (۲) مرد یا ایک مرد اور دو (۲) عورتیں نصابِ شہادت ہیں ۔

رمضان کے چاند کے لئے ایک گواہ کافی سمجھا گیا ہے اور شوال کے چاند کے لئے کافی گواہوں کی ضرورت ہے کیونکہ روزہ چھوڑنا ہے ۔

وِلادت وغیرہ میں ایک عورت بھی کافی سمجھی گئی ہے کیونکہ وِلادت کے وقت مردوں کی گنجائش نہیں ، عورتیں بھی اکثر ہٹ جاتی ہیں ۔ باہمی عداوت کے خیال سے غیر مذہب والوں کی شہادت ناقابلِ وثوق ہوتی ہے ۔

ہمدردی اور رعایت کی وجہ سے قریبی قرابت دار کی شہادت مشتبہ ہوتی ہے ۔ یقین کے پیدا کرنے میں قرائن کو بہت بڑا دخل ہے اور قطعی قرائن پیدا ہونے پر انسان یقین کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے ۔

صاحبو! قتل پر دو (۲) گواہ کافی سمجھے گئے اور زِنا پر چار (۴) اس زمانے میں نہ زِنا کی اہمیت ہے نہ تہمتِ زِنا کی۔ اگر کوئی شخص کسی عورت کو زِنا کی تہمت لگاتا تو اُسے حدِ قذف یعنی کوڑے لگائے جاتے اور خاوند سے لعان کیا جاتا۔ یعنی دونوں ایک دوسرے پر جھوٹے ہونے کی صورت میں لعنت کرتے۔

افسوس! مسلمان کس حالت میں ہیں، ان کے اخلاق اور ان کا تمدن کس قدر متبدل ہوگیا ہے۔ گذشتہ مسلمانوں میں اور اس زمانے کے مسلمانوں میں اتنا ہی تفاوت ہے جتنا ان کے زمانوں میں۔ اسلام اس زمانے کے مسلمانوں کو دیکھتا ہوگا تو ضرور شرماتا ہوگا۔ اور اس زمانے کے مسلمان اس کو اجنبی معلوم ہوتے ہوں گے۔ پہچانت کی کیا صورت، نہ صورت نہ شکل، نہ اخلاق نہ عادات پھر اسلام کیونکر پہچانے کہ یہ مسلمان ہیں۔

اس سے پہلے بیان کیا گیا کہ خدا سے ڈرو، اور کان لگا کے سنو۔ اس سلسلہ میں قیامت اور جنابِ عیسٰی علیہ السلام کے متعلق چند حالات بیان کئے جاتے ہیں۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۱۰۹

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ؛ اس دن کو یاد کرو جب کہ اللہ جمع کرے گا۔ اَلرُّسُلَ؛ پیغمبروں کو۔ فَيَقُوْلُ؛ پھر فرمائے گا۔ مَاذَآ اُجِبْتُمْ؛ تم کو ان لوگوں نے کیا جواب دیا۔ قَالُوْا؛ وہ لوگ کہیں گے۔ لَا عِلْمَ لَنَا؛ ہم کو کچھ معلوم نہیں، ہم بالکل بے خبر ہیں۔ اِنَّكَ اَنْتَ؛ بے شک تو ہی ہے۔ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ؛ غیبوں کا جاننے والا۔ بالذات غیب کا علم خدا کے سوا کس کو ہے؟ علم کی تجلی ہوتی ہے تو کچھ معلوم ہوتا ہے۔ غیب دانی خدا کی صفت ہے، خدا کے پاس تو سب حاضر ہے۔ ہم جس کو غیب سمجھتے ہیں وہ زیر بحث ہے۔ بعض غیب کی باتیں اللہ تعالیٰ سے خاص ہیں۔ بعض غیب کی باتیں پیغمبروں کے ساتھ خاص ہیں۔ بعض ایسی باتیں ہیں کہ خدا جس کو معلوم کرادے، معلوم ہوسکتی ہیں۔ بہر حال علم بالذات خدا کا خاصہ ہے۔ جب ہمارا وجود ہی بالذات نہیں تو کونسی چیز بالذات ہوگی۔ جب لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ پر ہم کو یقین ہے، جب لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا؛ کو ہم مانتے ہیں تو نہ ہم کو علمِ ذاتی ہے نہ حول وقوتِ ذاتی۔

ترجمہ:- اُس دن کو یاد کرو (کہ تمہارا کیا حال ہوگا) جس دن خدا، پیغمبروں کو جمع فرما کر پوچھے گا کہ تم کو کیا جواب دیا گیا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم کو کچھ علم نہیں۔ بے شک تو ہی تمام غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے (تو علام الغیوب ہے)۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ قف وقف لازم

تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾

اِذْ قَالَ اللّٰهُ ؛ بتاؤ کہ کیا حال ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ؛ اے عیسیٰ ابن مریم ۔ اُذْكُرْ ؛ خیال کر ۔ یاد کر ۔ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ ؛ میری نعمت اور میرے احسان کو جو تجھ پر ہوا ۔ وَعَلٰی وَالِدَتِكَ ؛ اور جو تیری والدہ اور ماں پر ہوا ۔ اِذْاَیَّدْتُّكَ ؛ جب کہ میں نے تیری تائید کی ، تیری مدد کی ، تجھے قوت دی ۔ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؛ ایک پاک روح سے ۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد جبرئیلِ امین ہیں اور بعض کہتے ہیں یہ خاص فرشتہ ہے اور بعض کے خیال میں تجلیِ الٰہی ہے ۔ روح کے معنی دراصل مرکزِ حرکت کے ہیں کیونکہ اس کا مادہ رَاحَ یَرُوْحُ رَوْحًا ؛ بمعنی چلنا ہے ۔ تُكَلِّمُ النَّاسَ ؛ تو لوگوں سے باتیں کرتا ہے اور ان سے کلام کرتا ہے ۔ فِی الْمَهْدِ ؛ جب کہ تو گہوارے میں ہے ، جھولے میں ہے ۔ وَكَهْلًا ؛ اور خاصی عمر کا ہے ، اَدھیڑ عمر کا ہے ، جوانی سے گزر گیا ہے ۔ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ ؛ اور جب کہ میں نے تجھے تعلیم دی ، سکھلایا ۔ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ؛ کتاب اور حکمت و دانائی کی بات ۔ دانش و بینش ۔ وَالتَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَ ؛ اور تورات اور انجیل ۔ وَاِذْ تَخْلُقُ ؛ اور جب کہ تو بناتا ہے ۔ مِنَ الطِّیْنِ ؛ مٹی سے ، کیچڑ سے ، گارے سے ۔ كَهَیْئَةِ الطَّیْرِ ؛ پرندے کی ہیئت کا ، شکل کا ۔ بِاِذْنِیْ ؛ میرے حکم سے ، میری اجازت دے ۔ فَتَنْفُخُ فِیْهَا ؛ پھر تو اس میں پھونکتا ہے ، نفخِ روح کرتا ہے ۔ فَتَكُوْنُ طَیْرًا ؛ پھر وہ پرندہ بن جاتا ہے ۔ بِاِذْنِیْ ؛ میرے حکم و اجازت سے ۔ وَتُبْرِئُ ؛ اور اچھا کر دیتا ہے ، شفا دیتا ہے ۔ الْاَكْمَهَ ؛ مادرزاد اندھے کو ۔ وَالْاَبْرَصَ ؛ اور کوڑھی کو ۔ بِاِذْنِیْ ؛ میرے حکم و اجازت سے ۔ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی ؛ اور جب کہ تو مردوں کو نکالتا ہے ، قبروں سے باہر لاتا ہے اور زندہ کر دیتا ہے ۔ بِاِذْنِیْ ؛ میرے حکم و اجازت سے ۔ وَاِذْ كَفَفْتُ ؛ اور جب کہ میں نے روکا ۔ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ؛ بنی اسرائیل کو ۔ عَنْكَ ؛ تجھ سے ۔ بنی اسرائیل کے شر سے تجھے بچا لیا ۔ اِذْجِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؛ جب کہ تو ان کے پاس واضح نشانیاں لایا ، واضح دلائل بیان کئے ۔ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ تو ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا ، کہا ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ اِنْ هٰذَاۤ ؛ نہیں ہے یہ ۔ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ؛ مگر واضح اور کھلا ہوا جادو منتر ، نظر بندی ۔

ترجمہ :- (یاد کرو) جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اے عیسیٰ ابن مریم ! میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو کہ میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر کیں ، اور جب کہ روح القدس سے تمہاری تائید کی جب کہ تم گہوارے میں اور (ادھیڑ عمر میں) پختہ عمر میں بھی لوگوں سے باتیں کرتے تھے ، اور جب کہ میں نے تم کو تعلیم دی کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی اور جب کہ تم کیچڑ لیتے ہو اور میرے حکم سے پرندے کے جیسا بناتے ہو ، پھر تم اس میں نفخِ روح کرتے ہو اور وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے ، اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے تندرست اور چنگا کر دیتے ہو ، اور جب کہ مردوں کو قبروں سے نکال کر میرے حکم سے زندہ کر دیتے ہو اور جب کہ بنی اسرائیل کو تم سے روکا (اور ان کے

شر سے بچالیا) جب کہ تم نے ان سے واضح دلائل بیان کئے پھر ان میں سے منکروں نے کہا، یہ تو (محض نظر بندی ہے) کھلا ہوا جادو ہے۔

صاحبو! یہ سب خدا کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ یہ جناب عیسٰی علیہ السلام کے معجزے ہیں۔ منکروں نے اس وقت مانا، نہ اس وقت مانتے ہیں۔ اُس وقت جادو کہتے تھے۔ اس وقت مسمریزم اور عملِ ترب (ہپناٹزم) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس آیت میں تَخْلُقُ فرمایا، یعنی جناب عیسٰی علیہ السلام سے خالقیت کی بھی ایک تجلی ہوئی۔ مگر دیکھو ہر جگہ بِاِذْنِیْ لگا ہوا ہے۔ خدا چاہے تو بہت کچھ ہوسکتا ہے، خدا نہ چاہے تو پتا ہل نہیں سکتا۔ جس کے وردِ زبان لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ ہو وہ اپنے لئے کونسی چیز بالذات سمجھ سکتا ہے۔ معجزات سے انکار کرنا، خدا کی قدرت سے انکار کرنا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ قرینہ کے ساتھ تَخْلُقُ فرمانے سے شرک نہ ہوا۔ قرینہ بڑی اہم چیز ہے، جو الفاظ کو حقیقت سے مجاز کی طرف لے جاتا ہے۔ بعض صاحبوں کو شرک سے یا مشرک کہنے سے بڑی دلچسپی ہے۔ لاکھ قرینے قائم ہوں مگر وہ مسلمانوں کو مشرک کہنے سے نہیں چوکتے۔ وہ فوارہ شرک وکفر ہیں، وہ دوسروں کو مشرک کہہ کر خود تباہ ہوتے ہیں ان کا شرک ان کو واپس۔

وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَى الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

وَاِذْ اَوْحَیْتُ ؛ اور جب کہ میں نے تعلیم دی، ان کے دل میں ڈالا، ان کو سمجھایا۔ یہاں وحی کا لفظ اصطلاحی معنٰی میں نہیں ہے بلکہ دل میں ڈالنے اور سمجھانے کے معنٰی میں ہے۔ بعض نادان وحی کہہ کر ایک دفعہ لغوی معنٰی لیتے ہیں، پھر دوسری دفعہ اسی لفظ کو لاکر اصطلاحی معنٰی میں استعمال کرتے ہیں اور خود کو پیغمبر منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بڑی بدتمیزی ہے، کجا وہ وحی جو پیغمبروں کے ساتھ ہے اور کجا دل میں ڈالنے کے معنٰی جس میں جانور بھی شریک ہیں اور معمولی انسان بھی شریک ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ دونوں معنوں میں تمیز کریں۔ اِلَى الْحَوَارِیّٖنَ ؛ حواریوں کی طرف۔ حواری سے مراد پیغمبروں کے اصحاب ہیں۔ حَوَرْ کے معنٰی ہیں سفیدی، روشنی، اِسی سے حور کا لفظ ہے جو حَوْرَاءُ کی جمع ہے، یعنی وہ عورت جس کی آنکھیں روشن اور آنکھ کی پتلی سیاہ ہو۔ اُردو میں حور کا لفظ واحد کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنٰی ہوتے ہیں ''خوبصورت عورت'' اور اس کی جمع کرتے ہیں ''حوریں'' اور حورانِ بہشتی۔ اَنْ اٰمِنُوْا ؛ کہ ایمان لاؤ۔ بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ؛ مجھ پر اور میرے رسول پر۔ قَالُوْٓا ؛ حواریوں نے کہا۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے۔ وَاشْهَدْ ؛ اور گواہ رہ۔ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ؛ کہ ہم مسلمان ہیں فرمان بردار ہیں، ہم نے اپنے آپ کو خدا کے حوالے کیا۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب کہ میں نے حواریوں کو حکم دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ حواریوں نے عرض کیا ہم ایمان لائے اور (یا اللہ!) تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں (تیرے فرماں بردار ہیں)۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ ؛ یاد کرو جب کہ حواریوں نے کہا ۔ اصحاب جناب عیسٰیؑ نے کہا ۔ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ؛ اے عیسٰی ابن مریم ۔ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ ؛ کیا تمہارے خدا کو استطاعت ہے ، کیا تمہارا خدا کرسکتا ہے ، کیا اس کو اس کی قدرت ہے ۔ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا ؛ کہ ہم پر اُتارے ۔ مَآئِدَةً ؛ دستر خوان ، خوانِ نعمت ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ قَالَ ؛عیسٰی علیہ السلام نے کہا ۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ ؛ خدا سے ڈرو اور قدرتِ الٰہی کو نہ آزماؤ (کیونکہ معجزہ کے بعد مخالفت سے عذاب نازل ہوتا ہے) ۔
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو ۔

ترجمہ :- یاد کرو جب کہ حواریوں نے کہا ، اے عیسٰی ابنِ مریم کیا تمہارے رب کو اتنی قدرت ہے کہ ہم پر آسمان سے کوئی خوان اُتارے ؟ (عیسٰی نے) کہا ، اگر تم ایماندار ہو تو خدا سے ڈرو (اور قدرتِ الٰہی کو نہ آزماؤ) ۔

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

قَالُوْا نُرِيْدُ ؛ حوایوں نے کہا ، ہمارا ارادہ ہے ، ہم چاہتے ہیں ۔ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا ؛ کہ اس خوانِ نعمت سے کھائیں ۔ وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا ؛ اور ہمارے دل مطمئن ہوجائیں ۔ وَنَعْلَمَ ؛ اور ہم کو بھی معلوم ہوجائے ۔ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا ؛ کہ تو نے ہم سے سچ کہا ۔ تیری صداقت کا ہم کو بھی علم ہوجائے ۔ وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا ؛ اور ہم اس دستر خوان کے ملنے پر ہوجائیں ۔ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ؛ گواہوں سے ۔ اور ہم اس قدرتِ الٰہی کو آنکھوں سے بھی دیکھ لیں ۔

ترجمہ :- حواریوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس (خوانِ نعمت) سے ہم کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہوجائے اور اس کا بھی ہم کو علم الیقین ہوجائے کہ تم نے (جو کچھ کہا) سچ کہا ، اور ہم اس پر شاہد ہوجائیں (تاکہ لوگوں سے بھی بیان کرسکیں) ۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ؛ (جب کہ) عیسٰی ابن مریم نے کہا ۔ اَللّٰهُمَّ ؛ یا اللہ ! ۔ ''یا'' حرفِ ندا کے عوض آخر میں میم آ گئی ہے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! اے ہمارے پروردگار ! اے ہم کو کھلانے پلانے والے ۔ اَنْزِلْ عَلَيْنَا ؛ ہم پر نازل کر ،

ہم پر اُتار۔ مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے خوانِ نعمت۔ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا ؛ اور وہ خوانِ نعمت ہمارے لئے عید ہو، خوشی ہو۔ عِيْدٌ، عَود سے ہے، پلٹ پلٹ کر آنے والی خوشی۔ لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا ؛ ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لیے۔ وَاٰيَةً مِّنْكَ ؛ اور تیری ایک نشانی، اور تیری قدرت کا کرشمہ۔ وَارْزُقْنَا ؛ اور ہم کو دے، رزق عطا کر۔ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ؛ اور تو تمام رزق دینے والوں سے بہتر ہے۔

ترجمہ:- (اور جب) عیسٰی ابنِ مریم نے دُعا کی یا اللہ! اے ہمارے پروردگار! آسمان سے ہم پر خوانِ نعمت اُتار جو ہمارے اگلے پچھلوں کے لیے عید ہو (باعثِ مسرت ہو) اور تیری قدرت کا کرشمہ ظاہر ہو۔ تو ہم کو رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ (اصل رزق دینے والا تو ہی ہے۔ تیرے عطایا بالذات ہیں)۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

ع ۱۵

قَالَ اللّٰهُ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنِّيْ ؛ بے شک میں۔ مُنَزِّلُهَا ؛ اس خوان کو نازل کرنے والا اور اُتارنے والا ہوں۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر۔ فَمَنْ يَّكْفُرْ ؛ پھر جو کفر کرے، نہ مانے۔ بَعْدُ ؛ اس خوان کے اترنے کے بعد۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے۔ فَاِنِّيْ اُعَذِّبُهٗ ؛ پھر میں اس کو عذاب کروں گا، سزا دوں گا۔ عَذَابًا ؛ ایسا عذاب۔ لَّآ اُعَذِّبُهٗ ؛ کہ میں عذاب نہ دوں گا۔ اَحَدًا ؛ کسی کو۔ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ؛ دنیا جہاں میں سے، تمام عالم بھر میں۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تم پر خوان اُتارتا ہوں، مگر دیکھو! جو اس کے بعد تم میں سے کفر کرے، میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ سارے جہاں میں کسی کو سزا نہ دی ہوگی۔

جناب عیسٰی علیہ السلام کے غیر معمولی کمالات اور معجزات دیکھ کر بعض نادان عیسائی مثلاً کیتھولک فرقہ کے لوگ جناب عیسٰیؑ اور ان کی والدہ ماجدہ مریمؑ کو خدا سمجھنے لگے اور بزرگ پرستی میں گرفتار ہوگئے۔ لہذا جب قیامت ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ۗ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۗ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

وَاِذْقَالَ اللّٰهُ ؛ اور (بتاؤ کیا جواب ہوگا) جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ؛ اے عیسیٰؑ ! مریم کے بیٹے ، پیدا ہونے میں اے عورت کے محتاج ! ۔ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ؛ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا ؟ اِتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ ؛ بنالو مجھے اور میری ماں کو ۔ اِلٰهَیْنِ ؛ دو (۲) خدا ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے سوا ، خدا کو چھوڑ کر ۔ قَالَ ؛ عیسیٰ نے عرض کیا ، عرض کریں گے ۔ سُبْحٰنَکَ ؛ تو پاک ہے ، تیرا کوئی شریک نہیں ، تیرے سوا کوئی خدا نہیں ۔ مَایَکُوْنُ لِیْ ؛ مجھے کوئی حق نہیں ، میری مقدور نہیں ۔ اَنْ اَقُوْلَ ؛ کہ کہوں ۔ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ ؛ ایسی بات جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں ۔ اِنْ کُنْتُ قُلْتُهٗ ؛ اگر میں نے کہا ہوگا ۔ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؛ تو تجھے معلوم ہے ، تجھ سے پوشیدہ نہیں ۔ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ ؛ تو جانتا ہے اس بات کو جو میرے دل میں ہے ۔ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ ؛ اور میں نہیں جانتا کہ تیرے دل میں کیا ہے ؟ اِنَّکَ اَنْتَ ؛ بے شک تو ۔ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ؛ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے ، غیب داں ہے ، عالم الغیب ہے ۔

ترجمہ :- اور جب (قیامت میں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا : اے عیسیٰ ابن مریم ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو (اور خدا مان لو ۔ اس کے جواب میں عیسیٰ علیہ السلام) عرض کریں گے کہ تو پاک ہے ، مجھے کیا حق ہے کہ جس بات کا مجھے کوئی حق نہیں اس کو منہ سے نکالوں ۔ اگر میں نے کہا ہوگا تو تو جانتا ہوگا ۔ میرے دل کی بات تو جانتا ہے اور تیرے دل کی بات میں نہیں جانتا ۔ بے شک تو غیب کی ساری باتیں جانتا ہے (تو علام الغیوب ہے ، تجھ سے کوئی بات چھپی ڈھکی نہیں) ۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ۚ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ
فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾

مَاقُلْتُ لَهُمْ ؛ میں نے ان سے نہیں کہا ۔ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ ؛ مگر وہ بات جس کے کہنے کا تو نے مجھے حکم دیا تھا ۔ وہ بات کیا ہے ؟ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ کہ اللہ کی عبادت کرو ، اس کی بندگی کرو ، اس کی پرستش کرو ، پوجو تو اسی کو پوجو ۔ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ؛ میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی ، میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے ۔ اُسی نے مجھے بھی پالا ہے اور تم کو بھی ۔ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا ؛ اور میں ان کا نگران کار تھا ، اور ان کو دیکھتا بھالتا تھا ۔ مَادُمْتُ فِیْهِمْ ؛ جب تک میں اُن میں رہا ۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ ؛ جب تو نے میرا وقت پورا کردیا ، میرے دن پورے کردیے ، مجھے وفات دی ۔ کُنْتَ اَنْتَ ؛ تو تو ہی تھا ۔ اَلرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؛ ان کا نگرانِ حال ، ان سے خبردار ۔ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ؛ اور تو ہر چیز کو دیکھتا بھالتا ہے ، باخبر ہے ، نگراں ہے ۔

ترجمہ :- میں نے تو ان سے اتنا ہی کہا جس کے کہنے کا تو نے مجھ کو حکم دیا تھا یعنی اس اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی ۔ جب تک میں ان میں رہا ان کا نگراں رہا ، اب جب

تو نے میرے دن پورے کردیے تو پھر تو ہی ان کا نگہبان تھا (خبردار تھا)۔ تو ہر شئے کو دیکھتا ہے (اور اس کا نگران و نگہبان ہے)۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١١٨﴾

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ ؛ اگر تو ان کو عذاب کرے، ان کو سزا دے۔ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ؛ تو وہ سب تیرے بندے ہیں۔ تو مختار ہے، تجھ کو ہر طرح کا اختیار ہے۔ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ ؛ اور اگر تو ان کو بخش دے، اپنے دامنِ مغفرت میں چھپالے۔ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ تو تو عزیز وحکیم ہے، عزت وحکمت والا ہے۔ جو کرتا ہے، مناسب کرتا ہے۔ کس کی مقدور ہے کہ اس کو روکے۔

ترجمہ :- اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو وہ سب تیرے بندے ہیں (تو مالک و مختار ہے) اور اگر انھیں بخش دے تو تو عزیز وحکیم ہے۔ (جو کچھ کرتا ہے عینِ حکمت ہے)۔
مقتضائے حال کے موافق کام کرتا ہے، جس کو کوئی دفع نہیں کرسکتا۔

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١٩﴾

قَالَ اللّٰهُ ؛ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ هٰذَا يَوْمُ ؛ آج وہ دن ہے۔ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؛ سچوں کو ان کی سچائی کام آئے گی۔ راست بازوں کو ان کی صداقت نفع دے گی۔ لَهُمْ جَنّٰتٌ ؛ ان کے لیے جنتیں ہیں۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؛ بحالیکہ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ؛ اللہ ان سے راضی ہوگیا۔ وَرَضُوْا عَنْهُ ؛ اور وہ بھی خدا سے راضی ہوگئے۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ یہ ہے (انسان کی) بڑی کامیابی، بڑی فائز المرامی۔

ترجمہ :- (قیامت میں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج وہ دن ہے کہ راست بازوں کی راست بازی کام آئے گی، اُن کے لئے جنتیں ہیں، جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں (اور سرسبز و شاداب رہتی ہیں)۔ یہ لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے، خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش۔ یہ ہے (انسان کی) عظیم الشان فائز المرامی (سب سے بڑی کامیابی)۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٢٠﴾

لِلّٰهِ ؛ اللہ ہی کی ہے ۔ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ۔ وَمَا فِيْهِنَّ ؛ اوران آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ان کی بھی بادشاہی اسی کی ہے ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اور وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔ اس کو ہر طرح کی قدرت ہے ، جو چاہتا ہے کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے ، سب کی بادشاہی خدا ہی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ انعام مکی ہے : اس میں ایک سو ساٹھ پر پانچ یا چھ آیتیں اور بیس (٢٠) رکوع ہیں ۔

سورۂ مآئدۃ کی ، بندوں کے پابندیٔ عہد سے ، ابتدا کی گئی تھی ۔ پھر یہود و نصاریٰ کے باطل عقیدوں کا رد کیا ۔ پھر فنائے عالم اور قیامت کے برپا ہونے کا اور انبیاء سے سوال فرمانے کا ذکر ہوا اور ان عہدوں کے قائم رکھنے کا نتیجہ پیشِ نظر کردیا اور پھر اپنی قدرت اور قوت کا اظہار فرمایا ۔ اس سورۃ میں خیر و شر ، نیک و بد ، ظلمت و نور میں فرق نہ کرنے والوں کا حال ہے ، اور ان کا کیا انجام ہوگا اس کا بیان ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ تعریف کے لائق ہے تو خدا ہی ہے ، تمام تعریفوں کا وہی مستحق ہے ۔ اَلَّذِيْ ؛ جو ، جس نے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں کو بھی پیدا کیا اور زمین کو بھی ۔ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؛ اور ظلمت اور نور کو بھی پیدا کیا ۔ جَعَلَ کے دو معنٰی ہوتے ہیں ۔ ایک مفعول ہو تو اس کے معنٰی ہوتے ہیں '' پیدا کیا '' اور اس کو جعلِ بسیط کہتے ہیں ۔ اور اگر دو (٢) مفعول ہوتے ہیں تو اس کے معنٰی ہوتے ہیں '' کردینا ، بنا دینا '' اور اس کو جعلِ مرکب کہتے ہیں ۔ یہاں چونکہ دوسرا مفعول نہیں ہے ۔ اس لیے جعلِ بسیط ہے ۔ ظلمت اور نور ، معطوف معطوف علیہ مل کر دونوں ایک مفعول ہیں ۔ ثُمَّ ؛ پھر ۔ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جن لوگوں نے کفر کیا ، حق پوشی کی ۔ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ؛ اپنے پروردگار کے برابر کرتے ۔ کن کو ؟ غیرِ خدا کو ، بتوں کو ، عہدہ داروں کو ، افسروں کو ۔ چونکہ خدا کے برابر جن کو سمجھتے ہیں وہ مختلف قسم کے ہیں لہذا حذف مفعول عمومیت پر دلالت کرتا ہے ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ سرکاری عہدہ دار رزاق ہیں ، ماں باپ پیدا کرنے والے ہیں ، حُکام گویا کہ خیر و شر کے مالک ہیں ۔

ترجمہ :- تعریف تو اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ظلمت و نور کو (تاریکی اور روشنی کو خیر و شر کو ، برے بھلے کو ، سب کو) پیدا کیا ، پھر بھی جو کافر ہیں (حق پوش ہیں ، ناحق شناس ہیں) غیرِ خدا کو

خدا کے برابر سمجھتے ہیں ۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿٢﴾

هُوَالَّذِيْ ؛ وہی تو ہے جس نے ۔ خَلَقَكُمْ ؛ تم کو پیدا کیا ۔ مِنْ طِيْنٍ ؛ کیچڑ سے ، گارے سے ۔ ثُمَّ ؛ پھر ۔ قَضٰى اَجَلًا ؛ فیصلہ کردیا ، ایک مدت کا ۔ دنیا میں کوئی ہمیشہ رہنے نہیں آیا ، آخر فنا ، آخر فنا ۔ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى ؛ اور مقررہ میعاد ، معین وقت ۔ عِنْدَهٗ ؛ اس کے پاس ہے ۔ خدا نے ہر ایک کی عمر مقرر کی ہے اور اس کا علم خدا کے سوائے کسی کو نہیں کہ کب مروگے؟ تمہاری زندگی کی انتہا کب ہوگی؟ ثُمَّ اَنْتُمْ ؛ پھر تم ۔ تَمْتَرُوْنَ ؛ شک کرتے ہو ۔ اِمْتِرَاء سے ہے جس کے معنی ہیں شک کرنا ، جھگڑنا ۔ اس کا مادہ ہے مَرْیٌ جس کے معنی ہیں نکالنا ، انکار کرنا ، حق سے انکار کرنا ۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا (کیچڑ تمہاری اصل ہے کیوں تم اپنی اصل کو بھولتے ہو؟ کس بات پر پھولتے ہو؟ ایک دن مرنا ہے) پھر (ہر ایک کی) ایک میعاد مقرر کردی (کوئی اپنی عمر سے زیادہ جی نہیں سکتا) اور اس کے پاس ایک عمر اور میعاد مقرر ہے (اور اس کا علم خدا کے سوائے کسی کو نہیں) پھر (اتنا جان کر بھی) تم شک میں پڑے ہوئے ہو ۔ (مرنے سے بے خبر ہو) ۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿٣﴾

وَهُوَ اللّٰهُ ؛ اور وہی اللہ ہے ۔ موجود بالذات ہے ، وہی معبود ہے ، وہی صاحبِ قدرت وعزت ہے ۔ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؛ آسمانوں میں اور زمین میں ۔ کونسی جگہ ہے جہاں اس کی حکومت نہیں ، جہاں اس کا وجود نہیں ۔ يَعْلَمُ ؛ جانتا ہے ۔ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ ؛ تمہاری پوشیدہ اور ظاہرا چیزوں کو ۔ وَيَعْلَمُ ؛ اور جانتا ہے ۔ مَا تَكْسِبُوْنَ ؛ جو تم کماتے ہو ، جو تم کرتے ہو ۔ اچھا کرتے ہو یا برا ۔ نیک کام کرتے ہو یا بد ، وہ سب سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں میں اور زمین میں اللہ ہی تو ہے (اسی کی حکومت ہے ، اسی کی عزت ہے) تمہارے ظاہر و باطن کا وہ علم رکھتا ہے اور جو کچھ (تم کرتے اور) کماتے ہو اس سے بھی وہ واقف ہے ۔

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤﴾

وَمَا تَاْتِيْهِمْ ؛ اور نہیں آتی ہے ان کے پاس ۔ مِنْ اٰيَةٍ ؛ کوئی آیت ، کوئی نشانی ، کوئی پیغمبر ، کوئی حکم ۔ مِنْ زائد ہے ۔ تَاْتِيْهِمْ کا فاعل ہے ۔ مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ ؛ اُن کے پروردگار کے پاس کی آیتوں میں سے ۔ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا ؛ مگر ہوتے ہیں اس سے ۔ مُعْرِضِيْنَ ؛ اعراض کرنے والے ، روگرداں ہونے والے ، منہ پھیر لینے والے ۔

ترجمہ :- (اور خدائے تعالیٰ کو دانا بینا سمجھتے ہیں) مگر اس کی آیتوں میں سے کوئی آیت آتی ہے تو اس سے اعراض ہی کرتے ہیں (اس کو نہیں مانتے) ۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۗ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٥

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ ؛ تو انھوں نے تکذیب کی حق کی ۔ جھٹلایا ، نہ مانا ۔ حق کی ناحق شناسی کی ۔ لَمَّا جَآءَهُمْ ؛ جب حق ان کے پاس آیا ، ان کو پہنچا ۔ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ ؛ پس عنقریب ان کے پاس آئیں گی ۔ اَنْۢبٰٓؤُا ؛ خبریں ، واقعات و حالات ۔ مَا كَانُوْا بِهٖ ؛ جس سے وہ تھے ۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ ٹھٹا کرتے ، ہنسی میں اڑاتے ، دل لگی کرتے ۔

ترجمہ :- جب ان کو حق بات پہنچی تو انھوں نے اس کی تکذیب کی اور جھٹلایا (اچھا !) ان کو عنقریب معلوم ہوجائے گا کہ کیا حال ہوتا ہے ان لوگوں کا جو حق بات کی ہنسی اڑاتے ہیں (اس سے تمسخر کرتے ہیں)

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ ۢبَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٦

اَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا انھوں نے نہیں دیکھا ؟ کیا انھیں معلوم نہیں ؟ كَمْ اَهْلَكْنَا ؛ ہم نے کتنوں کو ہلاک کردیا ، نیست و نابود کردیا ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے ، ان سے قبل ۔ مِنْ قَرْنٍ ؛ جماعت سے ۔ قَرْنٌ ؛ صدی ، ہم زمانہ لوگ ۔ قُرُوْن ۔ جمع ۔ مَكَّنّٰهُمْ ؛ کہ ہم نے ان کو غلبہ دیا تھا ، قوت دی تھی ، قائم کیا تھا ، جگہ دی تھی ، مرتبہ دیا تھا ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ ہم نے ان کو زمین پر تسلط دیا تھا ۔ مَا ؛ اس قدر کہ ، ایسا کہ ۔ لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ ؛ ہم نے تم کو غلبہ نہیں دیا ۔ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ ؛ اور ہم نے ابر کو چھوڑ دیا ، برسا دیا ۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر ۔ مِدْرَارًا ؛ خوب برستا ، دھواں دار بارش والا ۔ دَرٌّ ؛ بہنا ، دودھ ۔ وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے کردیا ۔ اَلْاَنْهٰرَ ؛ نہروں کو ، ندیوں کو ۔ نَهْر کے معنی کشادہ کرنے کے ہیں ۔ اَنْهَرَ الْفَتْقَ ؛ نہایت کشادہ زخم لگایا ۔ نَهْر کا ترجمہ اُردو میں دریا ہے ۔ جیسے نہر نیل یعنی دریائے نیل ۔ تَجْرِىْ ؛ بہتی ہیں ۔ مِنْ تَحْتِهِمْ ؛ ان کے نیچے سے ۔ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو ہلاک کردیا ۔ کیوں ؟ بِذُنُوْبِهِمْ ؛ ان کے گناہوں کی وجہ سے ۔ وَاَنْشَاْنَا ؛ اور ہم نے پیدا کیا ، نشو ونما دیا ۔ مِنْ ۢبَعْدِهِمْ ؛ ان کے بعد ۔ قَرْنًا ؛ ایک جماعت کو ، ایک قوم کو ، ایک صدی کے لوگوں کو ۔ اٰخَرِيْنَ ؛ دوسرے ۔ اٰخِر ؛ پچھلا ۔ واپسیں ۔ اٰخَرْ ؛ دوسرا ، دیگر ، اور ۔

آیاتِ خداوندی سے انکار ، اور ان پر ہنسی اُڑانے کا نتیجہ کیا ہوا ؟

ترجمہ :- (کیا انھیں معلوم نہیں) کیا یہ دیکھتے نہیں کہ ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہم نے نیست و نابود کردیا ۔ (وہ قومیں کیسی تھیں ؟) ہم نے زمین پر ان کو اس قدر تسلط اور غلبہ دیا تھا کہ تم کو بھی نہیں دیا اور ابر کو ان پر برستا چھوڑ دیا (کہ ہر طرف سرسبزی ہو ، کھانے پینے کی کمی نہ ہو) ۔ اور ہم نے ان کے نیچے نہروں کو

بہتا چھوڑا (مگر انھوں نے ہمارے احسانات کو نہ مانا اور گناہ کرتے ہی رہے) پھر ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں ہلاک کردیا (برباد کردیا) اور ان کے بعد ایک دوسری قوم کو پیدا کیا۔

یہ سنت اللہ ہے، ناموسِ فطرت ہے، قانونِ قدرت ہے، جب کسی چیز کی انتہا ہوجاتی ہے تو دوسری چیز رونما ہوتی ہے۔ خشک سالی کے بعد بارش ہوتی ہے۔ ایک قوم بیکار ہوتی ہے تو دوسری قوم تیار ہوجاتی ہے۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۷

وَلَوْ نَزَّلْنَا ؛ اگر ہم اتارتے۔ عَلَیْکَ ؛ تجھ پر، تم پر۔ کِتٰبًا ؛ کتاب کو، نوشتہ کو، تحریر کو۔ فِیْ قِرْطَاسٍ ؛ کاغذ میں۔ فَلَمَسُوْهُ ؛ پھر وہ اُسے چھو بھی لیتے۔ بِاَیْدِیْهِمْ ؛ اپنے ہاتھوں سے۔ لَقَالَ ؛ تو کہتے۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ جنھوں نے کفر کیا، حق پوشی کی، ناحق شناسی کی۔ منکرین کہتے۔ اِنْ هٰذَآ ؛ نہیں ہے یہ۔ اِلَّا ؛ مگر۔ سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ؛ کھلا جادو، شعبدہ، نظر بندی۔

ترجمہ :- اگر ہم تم پر کاغذ میں لکھی ہوئی تحریر بھی بھیجتے پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تو (منکرین اور) نہ ماننے والے یہی کہتے، یہ کھلا جادو ہے (کوئی ہاتھ کی چالاکی ہے)۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۸

وَقَالُوْا ؛ اور (اعتراض کرنے والے) کہتے ہیں۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ ؛ کیوں نہیں اتارا گیا۔ عَلَیْهِ ؛ اس پر۔ یعنی پیغمبر پر، نبی پر۔ مَلَکٌ ؛ فرشتہ۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے۔ وَلَوْ اَنْزَلْنَا ؛ اگر ہم اتارتے۔ مَلَکًا ؛ فرشتہ کو۔ لَقُضِیَ الْاَمْرُ ؛ تو معاملہ کا فیصلہ ہی ہوجاتا، کام ہی تمام ہوجاتا۔ غیب پر ایمان لانا کہاں رہتا؟ یہ دنیا تو محلِ امتحان ہے، خدا پرستوں اور منکروں کے تمیز کا مقام ہے۔ فرشتے آجاتے تو۔ ثُمَّ لَا یُنْظَرُوْنَ ؛ پھر ان کو مہلت بھی نہ دی جاتی۔ فرشتے کا اپنی اصل صورت پر آنا ایک قسم کا نزول ہے اور آدمی کی شکل میں آنا یہ بھی ایک قسم کا نزول ہے۔ جب فرشتے اپنی اصلی حالت میں نازل ہوتے ہیں تو پھر ڈھیل ملتی ہے نہ مُہلت۔

ترجمہ :- اور (معترضین) کہتے ہیں ان پر فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ (اس کا جواب یہ ہے کہ) اگر ہم فرشتے کو اُتارتے تو بس معاملہ کا فیصلہ ہوجاتا، (قصہ ہی تمام ہوجاتا) پھر انھیں نہ ڈھیل ملتی نہ مُہلت۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۹

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ ؛ اور اگر ہم پیغمبر کو بناتے ۔ مَلَكًا ؛ فرشتہ ۔ اگر ہم کسی نبی کو فرشتہ بھی بناتے ۔ لَجَعَلْنٰهُ رَجُلًا ؛ تو ہم اس کو آدمی ہی بناتے ، ایک آدمی ہی بناتے ۔ وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ ؛ اور البتہ ڈھانکتے ان پر ۔ تو ان کو ضرور التباس ہوتا ، دھوکا ہوتا ، شبہہ پڑتا ۔ مَا يَلْبِسُوْنَ ؛ جو التباس ان کو اس وقت ہورہا ہے ۔ جو دھوکا اس وقت کھا رہے ہیں ، اس وقت بھی وہی دھوکا کھاتے ۔ پیغمبر کی حقیقت کو کیا سمجھا ؟ یہی کہ ہمارے جیسے آدمی ہیں ، کھاتے ہیں ، پیتے ہیں ۔ ان کے روحانی کمالات سے واقف ہوتے تو ایمان کیوں نہ لاتے ؟ فرشتہ آتا تو آدمی ہی بن کر آتا تو جو دھوکا پیغمبر پر لگ رہا ہے ، فرشتہ پر بھی لگتا ۔ ع

''کارِ پاکاں راقیاس از خود مگیر''

جواہرات بھی تو پتھر ہی ہیں ۔ مگر کدھر معمولی پتھر اور کدھر جواہرات ۔

ترجمہ :- اگر ہم اس (پیغمبر) کو فرشتہ بناتے تو ضرور انسان ہی کی شکل پر بناتے اور جو دھوکا وہ اس وقت کھا رہے ہیں وہی دھوکا پھر بھی کھاتے ۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ ؛ اور بے شک استہزاء کیا گیا ۔ ٹھٹا کیا گیا ، ہنسی اڑائی گئی ، مذاق کیا گیا ۔ بِرُسُلٍ ؛ پیغمبروں سے ، رسولوں سے ۔ مِّنْ قَبْلِكَ ؛ تجھ سے پہلے ۔ تم سے قبل ، تمہارے پہلے ۔ فَحَاقَ ؛ پھر گھیر لیا ، احاطہ کرلیا ، چھا گیا ۔ اُلٹ پڑا ۔ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا ؛ ان لوگوں سے کہ تمسخر کیا گیا ۔ مسخرہ بنایا گیا ، دل لگی کی گئی ، ان کو بنایا گیا ۔ ان کی ہنسی اڑائی گئی ۔ مِنْهُمْ ؛ ان پیغمبروں میں سے ۔ مَا كَانُوْا بِهٖ ؛ جس چیز سے کہ وہ تھے ۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ دل لگی کرتے ۔ ان کی ہنسی ان کے گلے کا ہار ہوگئی ۔ تمسخر کرنے سے اُن پر عذاب آ ہی گیا ۔

ترجمہ :- یقیناً تم سے پہلے اور رسولوں کی بھی ہنسی اڑائی گئی (مگر اس کا نتیجہ کیا ہوا ؟) کہ جنھوں نے پیغمبروں سے ہنسی کی تھی ، ان کی ہنسی ان ہی کو گھیر لی (اس کا عذاب ان پر چھا گیا) ۔

صاحبو ! فرشتے دو (۲) قسم سے ظاہر ہوتے ہیں ۔ ایک اپنی اصلی روحانی صورت میں ۔ اس وقت اپنے جس کام پر وہ مامور ہوتے ہیں ، کرتے ہیں ۔ دوم ، کبھی انسانی شکل میں نمودار ہوتے ہیں ، جیسے حضرت جبرئیلؑ کبھی کبھی اعرابی کی صورت میں یا دحیہؓ کلبی کی شکل میں ظاہر ہوتے تھے ، نمودار ہوتے تھے ۔ کچھ پوچھتے تھے ، کچھ سنتے تھے ۔ ایک دفعہ ایک اعرابی کی شکل میں آئے ۔ کپڑے بالکل سفید ، سر کے بال بالکل سیاہ ، نہ گرد نہ غبار ۔ حضرتؐ کے سامنے آئے تو دوزانو ہو بیٹھے ۔ اپنے دونوں ہاتھ زانو پر رکھ لئے ، جیسے استاد کے سامنے شاگرد ادب سے بیٹھتے ہیں ۔ پوچھا ایمان کیا ہے ؟ اسلام کیا ہے ؟ احسان کیا ہے ؟ حضرتؐ نے تمام سوالات کے تشفی بخش جواب دیے ۔ اس حالت میں ، اس صورت میں ، کس نے پہچانا کہ یہ جبرئیلؑ تھے ؟ کب سمجھے ؟ جب حضرتؐ نے فرمایا ، رسولِ خدا ، سیدالانبیاء محمد مصطفٰے ﷺ کو کیا پہچانا ؟ یہی کہ کھانا کھاتے ہیں ، بازار میں پھرتے ہیں ۔ دیکھو ایک مابہ لاامتیاز چیز ہوتی ہے ، ایک مابہ الاشتراک ۔ جو نادان ہوتے ہیں ، اُن کی نظر مابہ لاشتراک چیز پر ہوتی ہے ۔ وہ کیا دیکھتے ہیں ؟ منہ پر ناک ہے دو (۲) آنکھیں ہیں دو (۲) ہاتھ اور دو (۲) پیر بھی ہیں ۔ یہ تو پیغمبروں کی ظاہری صورت ہے ۔ کچھ خبر بھی ہے کہ ان کی روحانیت کی کیا عظمت ہے ؟

اِدھر اللہ سے واصل اُدھر بندوں میں بھی شامل خواص اس برزخِ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدد کا (حسرت صدیقی)

اس زمانہ میں بھی بعض گستاخ ، بے ادب پیغمبروں کو اپنی طرح معمولی انسان سمجھتے ہیں اور ان کی ان کے لائق عزت نہیں کرتے ۔ پیغمبروں کو سمجھتے ہیں کہ ان کی اتنی ہی عزت ہونی چاہیئے ، جتنی بڑے بھائی کی ہوتی ہے ۔ علی مرتضیٰؓ شیرِ خدا ، رسول مقبولؐ کے چچا زاد بھائی ، رسولِ مقبولؐ کے متعلق خود کیا کہتے ہیں؟ سنو ، وہ کیا فرماتے ہیں : وَیحَکَ اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ (تجھ پر افسوس ہے ، میں محمدؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں) ۔ ایک یہودی نے حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؓ سے کچھ سوالات کیئے ۔ آپ نے ان سوالات کے تشفی بخش جوابات ادا فرمائے ۔ اس یہودی نے پوچھا ، کیا آپ پیغمبروں میں کے کوئی پیغمبر ہیں؟ حضرت مولیٰؓ نے فرمایا '' تجھ پر افسوس ہے ، میں محمدؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں '' ۔ افسوس تم غلام ہوکر بھائی کا دعویٰ کرتے ہو اور وہ بھائی ہوکر غلام ہونے کا اقرار کرتے ہیں ۔ یاد رکھو! پیغمبروں سے برابری کا دعویٰ کسی ذی عقل انسان کا کام نہیں ۔ اللہ تعالیٰ ایسی کم فہمی اور نادانی سے ، ایسی قابلِ افسوس گستاخیوں اور بے ادبیوں سے ہماری حفاظت فرمائے ۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بعض لوگ حضرت مولیٰؓ کو رسولِ خدا ﷺ سے افضل سمجھتے ہیں ان کو غالی کہتے ہیں ۔

مگر خوب سمجھو کہ محمد رسول اللہ ﷺ خدا کی خدائی میں ایک بے نظیر ہستی ہیں ۔ پس جس نے ان کی غلامی سے سرتابی کی وہ کہیں کا نہ رہا ۔

اس رکوع میں پیغمبروں کو نہ ماننے والوں کا انجام کیا ہوا ہے اور کیا ہوگا ، اُس کا ذکر ہے :

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہو ۔ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں سیر کرو ، اِدھر اُدھر چلو پھرو ۔ ثُمَّ انْظُرُوْا ؛ پھر دیکھو ، نظر کرو ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا ۔ عَاقِبَةُ ؛ انجام ، نتیجہ ، آخر ۔ الْمُكَذِّبِيْنَ ؛ تکذیب کرنے والوں کا ، جھٹلانے والوں کا ، نہ ماننے والوں کا ، پیغمبروں کو جھوٹا جاننے والوں کا ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم کہو ذرا زمین میں چوطرف پھرو ، پھر دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوا ۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہو ۔ لِمَنْ ؛ کس کا ہے ، کس کے لئے ہے ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وہ کیا جواب دیں گے ! قُلْ لِلّٰهِ ؛ تم ہی کہہ دو سب اللہ کا ہے ، اللہ کے لیے ہے ۔ كَتَبَ ؛ لکھ رکھا ، واجب کرلیا ۔ لازم بنالیا ۔ عَلٰى نَفْسِهِ ؛ اپنے اوپر ۔ الرَّحْمَةَ ؛ رحم کو ۔ خدا پر کوئی چیز واجب نہیں ، مگر یہ اس کی عنایت ہے کہ

رحم کو ہمارے لیے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے، لازم فرما لیا ہے۔ ہم نیست تھے ہم کو ہست کیا۔ ہم معدوم تھے، ہم کو موجود کیا۔ ہم نے کیا کیا تھا کہ ہم کو پیدا کرتا۔ یہ خدا کی ذاتی رحمت کا تقاضا ہے، یہ اس کا فضل ہے، کرم ہے۔ ماں کے سینہ میں دودھ کا اتارنا کون سے کام کا بدلہ ہے؟ ہماری پرورش کے لیے کھیتوں میں غلہ، درختوں پر میووں کا پیدا کرنا، ہمارے کس کام کا بدلہ ہے؟ اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِیْ مَجَّانًا وَرَزَقْتَنِیْ مَجَّانًا فَاغْفِرْلِیْ مَجَّانًا (اے رب، اے ارحم الرحمین، اکرم الاکرمین، مفت پیدا کیا، مفت پالا، پرورش کیا، اب بخش بھی دے تو مفت) لَیَجْمَعَنَّكُمْ؛ اللہ تم سب کو ضرور جمع کرے گا۔ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ؛ بروزِ قیامت۔ لَارَیْبَ فِیْهِ؛ اس میں کوئی شک نہیں، یہ بات حق ہے، لاریب ہے، اٹل ہے۔ اَلَّذِیْنَ؛ جو لوگ۔ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ؛ جنھوں نے اپنا نقصان خود آپ کیا۔ ہمارا کیا بگاڑا، اپنے آپ کو تباہ کیا۔ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ؛ یہ ہرگز ایمان لانے والے نہیں۔ یہ نہ مانے ہیں نہ مانیں گے کیونکہ ان کے عینِ ثابتہ میں ایمان کی قابلیت ہی نہ تھی، اُن کی حقیقت ایمان سے انکار کرتی تھی، ان کی فطرت کا تقاضا ایمان نہ تھا۔

ترجمہ:- (اے پیارے پیغمبر!) تم (ان نادانوں سے) پوچھو تو، یہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، وہ ہے کس کا؟ تم ہی کہہ دو اللہ کا۔ اُس نے اپنے آپ پر رحم (وکرم) کو واجب کرلیا ہے۔ (مگر دیکھو) ضرور وہ تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا (اکٹھا کرے گا) اس میں کیا شک ہے (لاریب یہ ہوکر رہے گا) جنھوں نے اپنا نقصان آپ کیا وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے (ان کو یقین ہوا ہے، نہ ہوگا)۔

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿١٣﴾

وَلَهٗ؛ اور اسی کا ہے۔ مَا سَكَنَ؛ جو دنیا میں سکونت پذیر ہے، جو زمین پر بستا ہے، جو بھی ہے۔ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ؛ رات اور دن میں۔ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ؛ اور وہ سمیع وعلیم ہے، وہ سنتا جانتا ہے۔ وہ تمہاری باتیں سماعت فرماتا ہے، اور تمہارے کاموں کا اُسے علم ہے۔

ترجمہ:- اور اُسی کا ہے (اللہ ہی کا ہے) رات دن میں جو کچھ ہے۔ اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ ۗ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿١٤﴾

قُلْ؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو۔ اَغَیْرَ اللّٰهِ؛ کیا غیرِ خدا کو۔ اَتَّخِذُ؛ میں بنالوں۔ بابِ افتعال ہے۔ اس کا مادہ اَخْذٌ ہے۔ لینا، پکڑنا، بنالینا۔ وَلِیًّا؛ دوست، والی وارث، کارساز، مددگار، پشت پناہ۔ فَاطِرٌ؛ پیدا کرنے والا، جُدا جُدا کرنے والا۔ اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ؛ آسمانوں اور زمین کو، زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا۔ فَاطِر، اللہ کی صفت ہے۔ نحوی طور سے

بھی ترکیب میں اللہ ہی کی صفت ہے ۔ وَھُوَ یُطْعِمُ ؛ اور وہ کھلاتا ہے، رزق دیتا ہے ۔ وَلَا یُطْعَمُ ؛ اور نہیں کھلایا جاتا ۔ سب اس کے محتاج ہیں ۔ وہ کھلاتا ہے تو سب جیتے ہیں ۔ خود وہ کھانے پینے کا محتاج نہیں ۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ ؛ اے پیغمبر تم یہ بھی کہہ دو، بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے، میں مامور ہوں ۔ اَنْ اَکُوْنَ ؛ کہ ہو جاؤں ۔ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ ؛ پیغمبر ہونے کی وجہ سے، سب سے پہلے خدا کے سامنے گردنِ تسلیم جھکانے والا، سب سے پہلے اسلام لانے والا، خود کو خدا کے سپرد کرنے والا ۔ وَلَا تَکُوْنَنَّ ؛ اے مخاطب تو ہرگز نہ ہو ۔ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ مشرکین میں سے، کسی اور کو خدا کا شریک بنانے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو، کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا والی (اور کارساز) بناؤں؟ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا (نیست سے ہست کیا) وہ سب کو کھلاتا ہے اس کو کھانے کی حاجت نہیں (سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں) ۔ (یہ بھی) کہہ دو، بے شک (میں مامور من اللہ ہوں) مجھے حکم دیا گیا کہ سب سے پہلے میں اللہ کے سامنے گردنِ تسلیم جھکا دوں اور (اے مخاطب! دیکھ) تو مشرکوں میں سے نہ بن (خدا کا کسی کو شریک نہ ٹھیرا) ۔

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾

قُلْ ؛ تم یہ بھی کہہ دو ۔ اِنِّیْ اَخَافُ ؛ مجھے خوف ہے، میں ڈرتا ہوں ۔ اِنْ عَصَیْتُ ؛ اگر میں عصیان کروں، نافرمانی کروں، اگر حکم نہ مانوں ۔ رَبِّیْ ؛ میرے رب کا، میرے پروردگار کا ۔ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ؛ بڑے دن یعنی روزِ قیامت کے عذاب سے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر! ان سے) کہہ دو، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے ۔

مَنْ یُّصْرَفْ عَنْہُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَہٗ ؕ وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾

مَنْ یُّصْرَفْ عَنْہُ ؛ جس شخص سے یہ عذاب پھیر دیا جائے، جس کو عذاب نہ ہو ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن، بروزِ قیامت ۔ فَقَدْ رَحِمَہٗ ؛ تو اس پر خدا نے بڑا رحم کیا ۔ وَذٰلِکَ ؛ اور یہی، اور وہ ۔ اَلْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ؛ بڑی کھلی کامیابی ہے، ظاہر فائز المرامی ہے، بامرادی ہے ۔

ترجمہ :- جس سے اس دن وہ عذاب پھیرا جائے (اور وہ مبتلائے عذاب نہ ہو) تو اس پر (اللہ نے) یقیناً بڑا رحم کیا اور یہ ایک صریح کامیابی ہوگی (بامرادی ہوگی) ۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ ؛ اور اگر اللہ تم کو چھولے، پہنچادے ۔ بِضُرٍّ ؛ کوئی ضرر، کوئی دکھ درد ۔ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ ؛ تو اس کو کوئی کھولنے والا نہیں ۔ دفع کرنے والا نہیں، ٹالنے والا نہیں ۔ كَشْفٌ ؛ کھولنا، پردہ ہٹانا ۔ اِلَّا هُوَ ؛ مگر وہ ۔ جب خدا کے سوائے آئی بلا کو ٹالنے والا نہیں، تو غیرِ خدا کو خدا ماننا باطل ہے ۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ ؛ اور اگر تم کو کوئی خیر اور بھلائی پہونچادے ۔ فَهُوَ ؛ پس وہ ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے پر، ہر چیز پر ۔ قَدِيْرٌ ؛ قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرسکتا ہے ۔ خدا کے سوا نہ کوئی تکلیف کو دور کرسکتا ہے نہ بھلائی کو دے سکتا ہے ۔ یہ دونوں کام صرف خدا کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (اے انسان ضعیف البیان) اگر اللہ تجھ کو کوئی ضرر پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں، مگر اسی کی ذات (وہی ٹالے تو ٹالے) اور اگر وہ تجھے کوئی خیر و بھلائی پہنچائے (تو اس کا ہاتھ پکڑنے والا کون ہے) تو وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾

وَهُوَ الْقَاهِرُ ؛ اور وہی ہے غالب، زبردست ہے ۔ قَهْرٌ ؛ غلبہ ۔ ذلیل کرنے کے معنٰی میں بھی آتا ہے ۔ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں پر ۔ عِبَادٌ ۔ عَبْدٌ کی جمع ہے اور عَبِيْدٌ بھی آتی ہے ۔ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ؛ اور وہ حکمت والا باخبر ہے ۔ حکومت کا قیام تین چیزوں پر ہے ۔ علم، حکمت، قدرت ۔ یہ سب باتیں صرف خدا میں ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہی غالب ہے (زبردست ہے) اپنے بندوں پر اور وہ حکمت والا ہے باخبر ہے ۔

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ

هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ

قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۘ ﴿۱۹﴾ وقف لازم

قُلْ ؛ اے میرے پیارے نبی ! تم کہو، تم اُن سے ذرا پوچھو ۔ اَيُّ شَيْءٍ ؛ کیا چیز، کون شخص ۔ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؛ شہادت کے لحاظ سے بڑا ہے، کون زیادہ واقف ہے، کس کی گواہی زیادہ معتبر ہے ۔ قُلِ اللّٰهُ ؛ تم کہہ دو اللہ ۔ شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؛ میرے اور تمہارے درمیان شاہد ہے اور گواہ ہے ۔ اس کا فرمانا باعثِ یقین ہے ۔ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ ؛ اور مجھے وحی کی گئی ہے ۔

مجھ پر نازل کیا گیا ہے ۔ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ؛ یہ قرآن ، مجھ پر یہ قرآن اسی لئے اتارا گیا ہے ۔ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ ؛ کہ تم کو اس سے ڈراؤں اور خوابِ غفلت سے جگاؤں ۔ وَمَنْۢ بَلَغَ ؛ اور ان کو بھی جس کو بھی یہ پہنچے ۔ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ ؛ کیا تم شہادت دیتے ہو ، کیا تم دیکھتے سمجھتے ہو ۔ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ ؛ کہ خدا کے ساتھ ۔ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؛ دوسرے معبود بھی ہیں ۔ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ؛ تم کہہ دو ، نہ میں اس کا یقین رکھتا ہوں ، نہ اس کی شہادت دیتا ہوں ۔ قُلْ ؛ تم یہ بھی کہہ دو ۔ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ معبودِ برحق تو صرف ایک ہے ۔ وَاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ ؛ بے شک میں تو بری ہوں ، بیزار ہوں ، ہرگز نہیں مانتا ۔ مِمَّا تُشْرِكُوْنَ ؛ ان چیزوں سے کہ تم شرک کرتے ہو ، تمہارے شرک سے ، تمہارے خیالی دیوتاؤں سے ۔

ترجمہ :- (اے رسولِ کریم !) کہو (پوچھو) سب سے زیادہ معتبر اور بڑی گواہی کس کی ہے ؟ تم کہہ دو اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے (وہی ہمارے حال سے واقف ہے) اور مجھ پر یہ قرآن (اس لئے اتارا گیا ہے اور اس) کی وحی اس لئے ہوئی ہے کہ تم کو اور ان لوگوں کو بھی جن کو اس کی اطلاع پہونچی ہے ڈراؤں (اور باخبر کردوں) ۔ کیا تم (واقف ہو) اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ اور دوسرے معبود بھی ہیں ؟ تم کہہ دو ! میں تو ایسی شہادت نہیں دے سکتا (نہ اس بات کا یقین کرتا ہوں) تم کہہ دو برحق خدا تو ایک ہی ہے ۔ اور میں تمہارے اس شرک سے (بیزار ہوں) بری ہوں (میں ہرگز اس شرک کی جرأت نہیں کرسکتا) ۔

ع ۲ ۸ وقف لازم

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

اَلَّذِیْنَ ؛ وہ لوگ جو ۔ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ ؛ جن کو ہم نے قرآن پہونچایا ، اہلِ کتاب ۔ یَعْرِفُوْنَهٗ ؛ اس کتاب یعنی قرآن کو جانتے ہیں ، یا پیغمبر کو پہچانتے ہیں یا اسلام کو حق جانتے ہیں یا اس پاک تعلیم کی معرفت رکھتے ہیں ۔ كَمَا یَعْرِفُوْنَ ؛ جس طرح وہ جانتے ہیں ۔ اَبْنَآءَهُمْ ؛ اپنی اولاد کو ، اپنے بیٹوں کو ۔ مگر ہٹ دھرمی کر رہے ہیں ۔ ایک نخوت و خود پسندی ہے جس کی وجہ سے نہیں مانتے ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جن لوگوں نے ۔ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ؛ اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا ۔ اپنا نقصان آپ کیا ، اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کی ۔ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ وہ ایمان نہیں لاتے ، وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے ۔

ترجمہ :- جن کو ہم نے یہ کتاب دی (یہ اہلِ کتاب یہودی اور نصرانی) اس (قرآن اور پیغمبر اور اس کی تعلیم) کو خوب جانتے ہیں (پہچانتے ہیں) جس طرح اپنی اولاد کو جانتے ہیں ۔ (مگر) جو (بدنصیب ہیں) اپنے آپ کو خسارے میں ڈالے ہیں تو وہ (ہرگز) ایمان نہیں لائیں گے ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے ۔ مِمَّنْ ؛ اس شخص سے جو ۔ اِفْتَرٰى ؛ دل سے لگایا ۔ باندھا، گھڑا، لگایا، افترا پردازی کی ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ كَذِبًا ؛ جھوٹ، کذب ۔ اِفْتَرٰى كَذِبًا ؛ جھوٹ گھڑا، افترا پردازی کی ۔ خدا کا کوئی شریک نہیں، مگر وہ ظالم خدا پر جھوٹ باندھتا ہے کہ اس کے شریک ہیں ۔ اَوْكَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؛ یا اس کی آیتوں کی تکذیب کی، جھٹلایا، نہ مانا ۔ اِنَّهٗ ؛ بات یہ ہے ۔ یہ ضمیر شان ہے ۔ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ ظالموں کو کچھ فلاح نہیں، کامیابی نہیں ۔ شرک سے بڑھ کر کیا ظلم ہوگا ۔ کیا افترا ہوگا ۔

ترجمہ :- اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر افترا پردازی کرے (اس پر جھوٹ باندھے اور شرک کرے) یا اس کی آیتوں کی تکذیب کرے (اور جھٹلائے) ۔ بات یہ ہے کہ ظالموں کو فلاح نہیں (کامیابی نہیں) ۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ

شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَيَوْمَ ؛ اس دن کو یاد کرو، اس دن کا خیال کرو ۔ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ؛ کہ ہم ان سب کا حشر کریں گے، اکٹھا کریں گے ۔ ثُمَّ نَقُوْلُ ؛ پھر ہم کہیں گے ۔ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے شرک کیا، مشرکوں کو، جو خدا کے سوا دوسروں کو اس کا شریک مانتے تھے ۔ اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمْ ؛ تمہارے شریک، ساتھی کہاں ہیں؟ اَلَّذِيْنَ ؛ جن کا ۔ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ؛ تم زعم کرتے تھے، تم جھوٹے دعوے کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور (ذرا اس دن کو اپنے پیش نظر رکھو) جس دن ہم سب کا حشر کریں گے ۔ پھر ہم مشرکوں سے پوچھیں گے، وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جن کا تم دعویٰ کرتے تھے ۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ ؛ پھر ان کی فتنہ پردازی کچھ نہ رہی، ان کی چالاکی کچھ نہ چلی ۔ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا ۔ ایک اور جھوٹ بات کہی ۔ وَاللّٰهِ رَبِّنَا ؛ ہمارے پروردگار اللہ کی قسم ۔ مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ؛ ہم مشرک تھے ہی نہیں، ہم نے خدا سے شرک کیا ہی نہیں ۔ پھر ان کا بس نہ چلا تو اور جھوٹ کہنے لگے ۔ اللہ پاک کی قسم، پاک پروردگار کی قسم، ہم نے کبھی شرک کیا ہی نہیں ۔

ترجمہ :- پھر ان کی فتنہ پردازی اور چالاکی کچھ نہ چلی مگر یہ کہ انھوں نے کہا کہ اللہ کی ہمارے پروردگار کی قسم (ہم نے کبھی شرک کیا ہی نہیں) ہم مشرک تھے ہی نہیں ۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۝۲۴

اُنْظُرْ ؛ دیکھو۔ کَیْفَ ؛ کیسا۔ کَذَبُوْا ؛ جھوٹ کہا۔ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ ؛ اپنے آپ پر، اپنے آپ پر کیسے جھوٹ بولتے ہیں۔عمر بھر شرک کیا اور اب کہتے ہیں ہم مشرک نہ تھے۔ وَضَلَّ عَنْھُمْ ؛ اور ان سے کھو گیا، بے راہ ثابت ہوا، اکارت گیا۔ غلط ثابت ہوا۔ مَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ؛ جو افترا کرتے تھے، جو جھوٹ کہتے تھے، جو فتنہ پردازی کرتے تھے۔

ترجمہ :- دیکھو یہ اپنے آپ پر کیسا جھوٹ لگا رہے ہیں (شرک کرنا اور پھر اس سے انکار بھی کرنا) یہ ساری افتراء پردازیاں بے راہ اور بے فائدہ نکلیں (انکار کرنے سے پھر کچھ حاصل نہ ہوا)۔

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۝۲۵

وَمِنْھُمْ ؛ اور ان میں سے بعض۔ مَنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْکَ ؛ جو تمہاری باتیں کان لگا کر سنتے بھی ہیں۔ وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے کر دیا۔ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ؛ ان کے دلوں پر۔ اَکِنَّۃً ؛ پردے۔ جمع کِنٌّ ؛ پردہ۔ اَنْ یَّفْقَھُوْہُ ؛ کہ سمجھیں یعنی سمجھنے سے روکنے کے لئے یعنی تفقہ فی الدین نہ حاصل ہونے کے لئے۔ گویا ان کے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ جو چیز طبعی اور ناقابلِ اصلاح ہو جاتی ہے اس کی نسبت خدائے تعالےٰ کی طرف کر دی جاتی ہے ورنہ مسبب بلا واسطہ خود ان کی ذات ہے، ان کی حقیقت ہے۔ یاد رکھو کہ خدائے تعالیٰ کے اسماء صفات کی تجلی، اس کی وجود بخشی، اچھی کیونکہ وہ خیرِ محض ہے۔ مگر ناقص حقیقت پر ایسی تجلی ہوتی ہے کہ ان کا انعکاس ناقص اور برا ہوتا ہے۔

وہی نمایاں ہوتا ہے ÷ جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

خدا کو کیا ملامت کرتے ہو اپنی ناقص طبیعت کو ملامت کرو۔ یہ کیوں؟ اس کے اقتضاء کی وجہ سے ایسا برا انعکاس ہوتا ہے۔ فَقَہَ یَفْقَہُ فَقْھًا بابِ فتح غور وفکر کرنا۔ فَقُہَ یَفْقُہُ فَقْھًا ؛ کسی کی طبیعت کا بافہم ہونا۔ وَفِیْ اٰذَانِھِمْ ؛ اور ان کے کانوں میں۔ وَقْرًا ؛ بوجھ۔ اونچا سننا، ثقلِ سمع۔ جَعَلْنَا کا مفعول ہے۔ وَاِنْ یَّرَوْا ؛ اگر یہ دیکھ بھی لیں۔ کُلَّ اٰیَۃٍ ؛ تمام نشانیوں کو، ہر قسم کی علامت کو، آثار کو۔ لَا یُؤْمِنُوْا بِھَا ؛ ان پر کبھی ایمان نہ لائیں گے۔ انھیں کبھی یقین نہ ہوگا۔ حَتّٰی اِذَا جَآءُوْکَ ؛ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس آئیں گے تو وہی مرغ کی ایک ٹانگ، وہی ہٹ دھرمی، وہی کج بحثی۔ یُجَادِلُوْنَکَ ؛ تم سے جھگڑیں گے، جنگ و جدل کریں گے۔ مجادلہ و جدال کریں گے۔ وہی لڑائی، وہی جھگڑا۔ یَقُوْلُ ؛ کہیں گے۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔ منکرین، جن کے دلوں میں کفر بھرا ہے۔ اِنْ ھٰذَا ؛ نہیں ہے یہ۔ اِلَّا ؛ مگر۔ اَسَاطِیْرُ

اَلْاَوَّلِیْنَ ؛ پرانی کہانیاں ۔ اُسْطُوْرَۃٌ ؛ کی جمع ہے ، قصہ ، کہانی ، داستان ، اسٹوری (STORY) ہسٹری (HISTORY) سطر ، لکھنا ۔ مسطور ، مکتوب ۔ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ؛ پرانی داستانیں ۔ نئی بات کیا ہے؟ وہی اگلے لکھے ہوئے قصے کہانیاں ۔

ترجمہ :- اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری باتوں کو کان لگا کر سنتے بھی ہیں (مگر کیا حاصل !) سمجھنے کے متعلق ان کے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں (لہذا وہ کچھ نہیں سنتے) ان کے کانوں میں بوجھ ہے (سنتے بھی ہیں تو بہت کم کہ کفر و شرک ان پر ایسا چھا گیا ہے) کہ دنیا بھر کی آیتیں اور نشانیاں دیکھ بھی جائیں تو ان پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے ۔ لہذا وہ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو پھر وہی لڑنا جھگڑنا (کٹ حجتی اور کج بحثی کرنا) یہ منکرین کہیں گے ، کہ یہ تو نری کہانیاں ہیں پرانی داستانیں ہیں (سنتے سنتے ہمارے کان تو بہرے ہوگئے) ۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾

وَهُمْ ؛ اور وہ ۔ يَنْهَوْنَ ؛ دوسروں کو منع کرتے ہیں ، نہی کرتے ہیں ، روکتے ہیں ۔ عَنْهُ ؛ اس سے ، تعلیم نبوی اور اسلام وقرآن سے ۔ وَيَنْئَوْنَ عنه ؛ اور دور بھاگتے ہیں ، اس سے روگردانی کرتے ہیں ۔ نَأَى يَنْأَى نَأْيًا ؛ اعراض کرنا ، دور رہنا ۔ یہ نہ خود ایمان لاتے ہیں نہ دوسروں کو ایمان لانے دیتے ہیں ۔ وَاِنْ يُهْلِكُوْنَ ؛ اور یہ ہلاک نہیں کرتے ، تباہ نہیں کرتے ۔ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ ؛ مگر اپنے آپ کو ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور ان کو اس کا شعور نہیں ، کچھ نہیں سمجھتے ، محسوس نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- وہ اس سے (تعلیم نبویؐ اور اسلام وقرآن سے) دوسروں کو روکتے ہیں اور (خود بھی) دور بھاگتے ہیں ۔ (مگر اس کا نتیجہ کیا ہے ؟) یہ اپنے آپ ہی کو تباہ کرتے ہیں ، ہلاک کرتے ہیں مگر اس کا ان کو شعور تک نہیں ، (ادراک نہیں) ۔

ان خانہ خرابوں کا قیامت میں کیا حال ہوگا :

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ فَقَالُوا۟ يَـٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِـَٔايَـٰتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾

وَلَوْ تَرٰی ؛ اور کاش تم بھی دیکھتے ۔ اِذْوُقِفُوْا ؛ جب کہ وہ کھڑے کیے گیے ہیں ۔ وَقَفَ ، يَقِفُ ، وَقْفًا ؛ ٹھیرنا ۔ وُقُوْفًا ؛ ٹھیرانا ۔ عَلَى النَّارِ ؛ آگ کے کنارے ، دوزخ کے پاس ۔ ان بدنصیبوں کو اس وقت کچھ عقل آئے گی اور کہہ اٹھیں گے ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر کہیں گے ۔ يٰلَيْتَنَا ؛ کاش ہم ۔ نُرَدُّ ؛ دنیا میں پھر لوٹائے جائیں ۔ اور ہم کو دوبارہ آنے کا موقع ملے ۔

وَلَا نُكَذِّبَ ؛ اور ہم تکذیب نہ کریں ، نہ جھٹلائیں ۔ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا ؛ ہمارے رب کی آیتوں کو ۔ وَنَكُوْنَ ؛ اور ہم ہو جائیں ۔ نُكَذِّبَ اور نَكُوْنَ ، دونوں کا جواب ہیں اس لئے منصوب ہیں ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مومنوں میں سے ، ایمانداروں میں سے ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب) کاش تو بھی دیکھ لیتا جب کہ وہ دوزخ کے پاس کھڑے کئے گئے ہیں (یا اگر دیکھ لیتا تو بڑا خوفناک منظر دیکھتا کہ منکرین بے قرار ہیں اور اپنی غلطیوں پر نادم ہیں) اور کہتے ہیں کاش ہم (دنیا میں) پھر بھیجے جاتے اور ہمارے رب کی آیتوں کی تکذیب نہ کرتے (اور ان کو نہ جھٹلاتے) اور ہم مومنین میں سے ہوتے (تو ہماری ایسی تباہی نہ ہوتی ، اس طرح سخت عذاب نہ ہوتا) ۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

بَلْ بَدَا لَهُمْ ؛ بلکہ ان پر ظاہر ہو گیا ۔ مَا كَانُوْا ؛ جو تھے ۔ يُخْفُوْنَ ؛ مخفی رکھتے ، چھپاتے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ یعنی ان پر اس کی برائی کھل گئی ۔ مگر حبِ دنیا ایسی بری بلا ہے اور دلکشی رکھتی ہے کہ وَلَوْ رُدُّوْا ؛ اور اگر واپس بھی بھیجے جائیں اور دوبارہ دنیا میں آئیں ۔ لَعَادُوْا ؛ البتہ عود کریں گے ، دوبارہ پھر کریں گے ۔ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ ؛ اس چیز کو کہ جس سے ان کو نہی کی گئی تھی ، ممانعت کی گئی تھی ، روکا گیا تھا ۔ وَاِنَّهُمْ ؛ اور بے شک وہ ، یقیناً وہ لوگ ۔ لَكٰذِبُوْنَ ؛ البتہ جھوٹے ہیں ، کذاب ہیں ۔

ترجمہ :- بلکہ جو کچھ یہ چھپایا کرتے تھے (دل کا مرض ، طبیعت کی کمزوری) اس سے پہلے ، وہ سب ظاہر ہو گئی ۔ (اس سے بچنے کے لیے اظہارِ ندامت کر رہے ہیں) اگر یہ (دنیا کی طرف) لوٹائے بھی جائیں تو (ان کی غفلت ورزی کا تقاضا ہے کہ) اسی بات پر پڑ جائیں جس سے انھیں روکا گیا تھا اور یہ بے شک (اظہارِ ندامت میں) جھوٹے ہیں ۔

حشر و نشر کا نہ ماننا ، مر کر اُٹھنے کا یقین نہ رکھنا ، خدا کی باز پرس کو نہ ماننا ، ساری تباہ کاری کی اصل ہے ، بداعمالیوں کی جڑ ہے ، وہ کہتے ہیں :

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾

وَقَالُوْا ؛ اور وہ کہتے ہیں ۔ اِنْ هِيَ ؛ نہیں ہے یہ ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ حَيَاتُنَا الدُّنْيَا ؛ ہماری دنیا کی زندگی ، یعنی جو کچھ ہے بس دنیا ہے ۔ وَمَا نَحْنُ ؛ اور ہم نہیں ہیں ۔ بِمَبْعُوْثِيْنَ ؛ مرنے کے بعد اٹھائے جانے والے ۔ بَعْثٌ ؛ قبروں سے مردوں کا نکالا جانا ۔ بَعَثَ ؛ بھیجا ، پیغمبر مبعوث ہوا (بھیجا گیا) ۔

ترجمہ :- اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری تو یہی صرف دنیا کی زندگانی ہے اور مرنے کے بعد ہم اُٹھائے نہ جائیں گے ۔

ان منکرینِ حشر و نشر کا کیا حال ہوگا جب ان سے سوال ہوگا ۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ
قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۟ ع ۳/۹

وَلَوْ تَرٰۤى ؛ اور اے مخاطب کاش تو بھی اس منظر کو دیکھتا ، اور اگر تو اس حال کو دیکھتا تو نہایت خوفناک پاتا ۔ اِذْ وُقِفُوْا ؛ جب کہ وہ ٹھیرائے گئے ہیں ، کھڑے کیے گیے ہیں ۔ عَلٰی رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کے سامنے ۔ جب وہ دربارِ خداوندی میں حاضر کئے جائیں گے ۔ قَالَ ؛ تو اللہ ذوالجلال پوچھے گا ۔ اَلَیْسَ ؛ کیا نہیں ہے؟ هٰذَا ؛ یہ ، یعنی مرکر اٹھنا ۔ بِالْحَقِّ ؛ برحق ، سچ ۔ انکار کی کوئی صورت نہیں ۔ قَالُوْا ؛ اقرار کریں گے ، کہیں گے ۔ بَلٰی ؛ کیوں نہیں ، بے شک یہ حق ہے ۔ وَرَبِّنَا ؛ ہمارے رب کی قسم ۔ قَالَ ؛ خدائے تعالےٰ فرمائے گا ۔ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؛ اب عذاب کو چکھو ، عذاب کے مزے لوٹو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ؛ بہ سبب اس کفر کے کہ تم کرتے تھے ، اپنے کفر کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب) تو بھی دیکھ لیتا کہ یہ (منکرین) دربارِ الٰہی میں حاضر کئے گئے ہیں وہ پوچھ رہا ہے کیا مرکر اُٹھنا برحق نہ تھا؟ اور وہ عرض کر رہے ہیں جی! کیوں نہیں ہمارے پاک پروردگار کی قسم وہ فرمائے گا اپنے کفر کی وجہ سے اب عذاب کے مزے لوٹو ۔

صاحبو! دین و دنیا دونوں کی تباہی کا سب سے بڑا باعث کیا ہے؟ ہمارے خیال میں موت کو بھول جانا ، خدا کی بازپرس سے غافل رہنا ۔ ہر چیز کا ایک سبب ہوتا ہے ، ایک علت ہوتی ہے ، اُس سے غرض ہوتی ہے ۔ کیا دنیا میں جو کچھ ہیں سب کام کے ہیں؟ اور بے کار ہیں تو ایک ہم ۔ حالانکہ اشرف المخلوقات ہونے کے مدعی بھی ہیں ۔ خدا نے سب کو تمہارے لئے پیدا کیا اور تم کو اپنے لئے ۔ تم بے کار نہیں ہو ، تمہارے ذِمہ بھی کام ہیں ۔ تم بڑے ہو تو تمہارے پیدا کرنے کے اغراض و مقاصد بھی بڑے ہی ہیں ۔ تمہارے بھی فرائض ہیں ۔ تمہارے ذِمہ بھی واجبات ہیں ۔ اُن کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا ۔ عمر بھر خدا کی مرضی کے خلاف کام کرتے رہے تو خدا کو کیا منھ دکھاؤ گے؟ اور اس کو کیا جواب دوگے؟ رعایا ، حاکم کی خلاف ورزی کرتی ہے تو اس کو سزا دی جاتی ہے ، اولاد شرارت کرتی ہے تو ان کو تنبیہ کی جاتی ہے ۔ تم خدا کے خلاف کرتے جاؤ گے اور یہ سمجھو گے کہ نہ کوئی تمہارا نگران کار ہے ، نہ مرکر اُٹھنا ہے ، نہ خدا کے سامنے جواب دہی کرنا ہے ۔ مرنا حق ہے ، جنت حق ہے ، دوزخ حق ہے ۔ دنیا کی سزائیں ، حاکموں کی عقوبتیں چند روزہ ہیں ۔ مگر خدا کی سزائیں سخت ہیں ، دراز ہیں ۔ اُن سے بچانے والا کوئی نہیں ۔ خدا ہی بچائے تو بچ سکتے ہیں ۔ کب تک خوابِ غفلت میں سوتے پڑے رہوگے ۔ اُٹھو ، بیدار ہو اور خدا کی بندگی کے لیے تیار ہو جاؤ ۔

ذرا سوچو ، تم نہایت ضعیف اور ناتوان ہو اور خدا نہایت قوی اور زبردست ہے ۔ خدائے جل جلالہ کی مخالفت چھوڑو اور اس اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کی چادرِ رحمت کو اوڑھ لو ۔ پھر تو تمہاری دنیا بھی اچھی اور آخرت بھی اچھی ۔ ورنہ پچھتاؤ گے ۔ کفِ افسوس ملوگے اور حاصل کچھ نہ ہوگا ۔ اللہ توفیقِ نیک کو ہمارا رفیق بنائے اور توبۃ النصوح سے ہم کو سرفراز کرے اور ہم کو اپنے فضل و کرم کے زیر سایہ رکھے ۔ آمین ۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْهَا ۙ وَ هُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

قَدْ خَسِرَ ؛ یقیناً خسارے میں پڑے ہیں ، نقصان میں ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا ؛ جنھوں نے تکذیب کی جھٹلایا ، نہ مانا ۔ بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی ملاقات کو ، دربارِ الٰہی میں جانے کو ۔ انھوں نے خدا کے پاس حاضری سے انکار کیا وہ تو بڑے گھاٹے میں ہیں ۔ حَتّٰۤی اِذَا ؛ یہاں تک کہ جب ۔ جَآءَتْهُمْ ؛ ان کے پاس آجائے ۔ اَلسَّاعَةُ ؛ معین گھڑی ، وقتِ مقررہ ۔ موت کی گھڑی ، قیامت کا دن ۔ بَغْتَةً ؛ یکا یک ، ناگہانی طور سے ۔ قَالُوْا ؛ کہہ اٹھیں گے ۔ یٰحَسْرَتَنَا ؛ اے ہماری حسرت ، افسوس ۔ عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْهَا ؛ اس چیز پر کہ ہم نے کوتاہی کی ، تقصیر کی ۔ کرنے کا کام نہیں کیا ۔ وَهُمْ یَحْمِلُوْنَ ؛ اور وہ اٹھائے ہوئے ہیں ۔ اَوْزَارَهُمْ ؛ اپنے بوجھوں کو ، اپنے گناہوں کو ۔ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؛ اپنی پیٹھوں پر ، پشتوں پر ۔ اَلَا ؛ ہاں ۔ سَآءَ ؛ برا ہے ۔ سُوْءٌ ؛ برائی ۔ مَا یَزِرُوْنَ ؛ جو وہ اٹھاتے ہیں ، لادتے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً یہ لوگ بڑے نقصان اور خسارے میں پڑے ہیں ، جنھوں نے خدا سے ملنے کو نہ مانا (اس کی تکذیب کی) ، یہاں تک کہ جب آنے والی گھڑی دفعتہً آجائے گی (یعنی مرنے کا وقت آجائے گا یا قیامت آجائے گی) تو اس وقت کہیں گے افسوس صد افسوس ! ہماری اُن کوتاہیوں پر جو ہم نے کیں (اور اس تقصیر پر جو ہم سے صادر ہوئی ۔ اس وقت ان کا کیا حال ہوگا) وہ اس وقت اپنے گناہوں کی گٹھڑی اپنی پیٹھوں پر لادے ہوئے ہوں گے ۔ سو کیا ہی برا (بوجھ ہے ، گناہوں کا پشتارہ) ہے جو یہ اپنی پیٹھوں پر لاد رہے ہیں ۔

وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ؛ اور نہیں ہے دنیا کی زندگی ۔ اِلَّا لَعِبٌ ؛ مگر کھیل ، عارضی خوشی ، تھوڑی دیر کی دل لگی ۔ وَلَهْوٌ ؛ بے فائدہ وقت گزاری ، بے کار کاموں میں وقت گزاری ، بے کار کاموں میں مشغولی ۔ دنیا ہمہ ہیچ و کارِ دنیا ہمہ ہیچ ۔ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ ؛ اور البتہ پچھلا گھر ، آخرت کا مقام ۔ خَیْرٌ ؛ اچھا ہے ، بہتر ہے ۔ لِلَّذِیْنَ ؛ اُن لوگوں کے لئے جو ۔ یَتَّقُوْنَ ؛ خدا سے ڈرتے ہیں ، پرہیزگاری کرتے ہیں ، تقویٰ اختیار کرتے ہیں ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ۔

ترجمہ :- اور دنیا کی زندگی (کھیل تماشہ ہی ہے) لہو و لہب ہی ہے (بے کار کاموں میں مشغولی ہے) اور آخرت کا مقام خدا ترسوں کے لئے بہتر ہے ۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ۔

غفلت کا پردہ آنکھوں پر پڑا ہے، باکار و بے کار کی تمیز نہیں، لہو ولعب میں عمر ہے کہ گزری چلی جارہی ہے اور لوگ ہیں کہ اس کو سمجھتے تک نہیں۔

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾

قَدْ نَعْلَمُ ؛ ہم جانتے ہیں، ہم خوب سمجھتے ہیں۔ اِنَّهٗ ؛ کہ بے شک وہ۔ عَلِمَ کے بعد عام طور سے بالفتح یعنی اَنَّ آتا ہے۔ مگر خبر پر جب لام آتا ہے تو اَنَّ اِنَّ ہوتا ہے۔ لَيَحْزُنُكَ ؛ البتہ تم کو حزن و ملال میں ڈالتا ہے، تم کو غمگین کرتا ہے۔ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ ؛ ان کا یہ کہنا۔ تم کو ان لوگوں کی باتوں سے حزن و ملال ضرور ہوتا ہے۔ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ ؛ پھر وہ بے شک تمہاری تکذیب نہیں کرتے۔ تم کو نہیں جھٹلاتے۔ کٹر سے کٹر منکر بھی تم کو سچا اور صادق اور امین کہتا ہے۔ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ مگر یہ ظالم، یہ سیاہ دل، یہ اپنا نقصان آپ کرنے والے۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ خدا کی آیتوں سے۔ يَجْحَدُوْنَ ؛ انکار کرتے ہیں، ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) ہم خوب سمجھتے ہیں کہ ان کی باتوں سے تم کو رنج ہوتا ہے (کیونکہ وہ تم کو جھٹلاتے ہیں) مگر یہ ظالم تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ خدا کی نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں (تم سچے، تمہاری تعلیم سچی، تمہارا جھٹلانا خدا کا جھٹلانا ہے۔ اس کی آیتوں سے ہٹ دھرمی کرنا ہے)۔

پیارے پیغمبر! ان ظالموں کی ہٹ دھرمیوں سے دل گرفتہ نہ ہو، ہمیشہ سے حق پرستوں کے مقابل ناحق پرست کھڑے ہی رہتے ہیں۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ ؛ اور بے شک جھٹلائے گئے، البتہ تکذیب کی گئی۔ لامِ مکسور کے معنٰے واسطے اور لامِ مفتوح کے معنٰے بے شک، بہ تحقیق، البتہ، ضرور۔ لامِ مفتوح تاکید کے واسطے آتا ہے۔ رُسُلٌ ؛ پیغمبر، جمع رَسُوْلٌ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے قبل، تم سے پہلے۔ پیغمبروں کا جھٹلانا کوئی نئی بات نہیں، تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے گئے ہیں۔ لوگوں نے ان کو نہیں مانا۔ جھوٹا سمجھا۔ پھر اے پیغمبر! ان کے نہ ماننے سے تم کیوں رنج کرتے ہو۔ فَصَبَرُوْا ؛ پھر ان پیغمبروں نے صبر کیا، برداشت کرلیا۔ عَلٰى مَا كُذِّبُوْا ؛ مَا مصدری ہے۔ ان کے جھوٹا کہنے کو۔ وَاُوْذُوْا ؛ ان کی ایذا دہی کو، اور اس پر کہ وہ ایذا دیئے گئے۔ حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ ؛ یہاں تک کہ ان کے پاس آگئی۔ نَصْرُنَا ؛ ہماری فتح و نصرت۔ وَلَا مُبَدِّلَ ؛ اور کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی باتوں کو، اس کے قوانین قدرت کو۔ خدا کے قوانین اس طرح جاری ہیں کہ پیغمبر ہدایت کرتے ہیں،

بعض مانتے ہیں، بعض نہیں مانتے ۔ ہر ایک اپنی فطرت کو ظاہر کرتا ہے ۔ آخر میں کامیابی اور فتح مندی پیغمبروں اور حق پرستوں ہی کو ہوتی ہے ۔ وَلَقَدْ جَآءَكَ ؛ اور تمہارے پاس تو آچکے ہیں ۔ مِنْ نَّبَاِۡ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ پیغمبروں کے کچھ اخبار، کچھ واقعات ۔ پیغمبروں کی خبروں سے ۔ پس اے پیغمبر! تم دل بھاری نہ کرو، رنج وغم نہ کرو ۔ تم جوشِ تبلیغ میں چاہتے ہو کہ ساری دنیا مسلمان ہو جائے، سب ہدایت پرست ہو جائیں ۔ یہ کلماتُ اللہ اور نوامیسِ الٰہی کے خلاف ہے ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر!) تم سے پہلے اور پیغمبروں کی تکذیب کی گئی (ان کو نہ مانا گیا) اور اُنھوں نے ان کے جھٹلانے اور ایذا دہی کو برداشت کرلیا (اس پر صبر کیا) یہاں تک ہمارے پاس سے ان کو فتح و نصرت آپہنچی ۔ خدا کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور تم کو تو پیغمبروں کے کچھ حالات پہنچ ہی چکے ہیں ۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾

وَاِنْ كَانَ ؛ اور اگر یہ ہوا ہے ۔ كَبُرَ عَلَيْكَ ؛ تم کو برا معلوم ہوا، تم پر شاق گزرا ۔ تم پر گراں گزرا ۔ اِعْرَاضُهُمْ ؛ ان کا اعراض کرنا ۔ ان کا روگردانی کرنا، ان کا منھ پھیر لینا اور نہ ماننا ۔ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ ؛ پھر اگر تم سے ہوسکتا ہے ۔ اگر تم کو استطاعت ہے، طاقت ہے ۔ اَنْ تَبْتَغِيَ ؛ کہ تم چاہو، ڈھونڈ نکالو ۔ پیدا کرو ۔ نَفَقًا ؛ سرنگ، سوراخ ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ اَوْ سُلَّمًا ؛ یا سیڑھی ۔ مادہ سلم ہے ۔ کیونکہ سیڑھی کے ذریعہ آدمی بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے ۔ فِى السَّمَآءِ ؛ آسمان میں ۔ یعنی تحت الثریٰ تک زیرِ زمین پہنچ جاؤ یا بالائے زمین، آسمان تک پہنچ جاؤ ۔ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؛ پھر ان کے پاس بڑی نشانی لاؤ ۔ یہ مانے ہیں نہ مانیں گے، ان میں ہدایت قبول کرنے کی قابلیت ہی نہیں ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ خدا چاہتا تو ۔ لَجَمَعَهُمْ ؛ ان کو جمع کرتا ۔ عَلَى الْهُدٰى ؛ ہدایت پر ۔ (مگر خدا حکیم ہے)

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس میں جتنی لیاقت ہے (حسرت صدیقی)

خدائے تعالیٰ ہاتھی کو سونڈ دیتا ہے نہ کہ گھوڑے کو، کبوتر کو پر دیتا ہے نہ کہ بلی کو ۔ دل میں خباثت بھری ہے تو لاکھ معجزے بتاؤ یہ انکار ہی کریں گے، یہ روز ایک تازہ معجزہ طلب کریں گے ۔ فَلَا تَكُوْنَنَّ ؛ پھر (اے مخاطب!) تم نہ ہو جاؤ، نہ بنو ۔ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ؛ جاہلوں میں سے ۔ تم ہرگز نادان نہ بنو ۔ اور ان کی فطرت کے خلاف ہدایت کی اُمید نہ رکھو، ہدایت طلب نہ کرو ۔

ترجمہ :- اگر تم پر ان کا اعراض (ان کی بے التفاتی) شاق گزر رہی ہے پھر اگر تم سے ہوسکے تو زمین میں ایک سرنگ یا آسمان تک ایک سیڑھی تلاش کر کے نکالو اور ان کے سامنے (بڑی سے بڑی نشانی) بڑے سے بڑا معجزہ دکھاؤ (یہ ہٹ دھرم نہ مانے ہیں نہ مانیں گے ۔ اگر ان میں ہدایت کی قابلیت ہوتی) اور

النصف

اگر خدا چاہتا تو ان کو ہدایت پر جمع کردیتا (اور وہ سب مسلمان ہوجاتے۔ مگر خدا تو حکیم ہے جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے) (اے مخاطب! لوگو!) تم (ان) نادانوں میں سے ہرگز نہ بنو۔

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۭ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾

اِنَّمَا؛ اس کے سوانہیں، یہی بات ہے۔ یَسْتَجِیْبُ؛ مانتے ہیں، قبول کرتے ہیں۔ موافق جواب دیتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ؛ جو سنتے ہیں، جو قبول کے کانوں سے سنتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ ''میں لاکھ کہتا ہوں، چیختا چلاتا ہوں مگر میری کوئی نہیں سنتا، میری کوئی نہیں مانتا'' یعنی قبول وہی کرے گا جو دل لگا کر سنے گا۔ یہ مردہ دل ہیں، کچھ نہیں سنتے۔ وَالْمَوْتٰی؛ اور مُردے۔ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ؛ اللہ ان کو قبروں سے اُٹھائے گا۔ ان مُردوں کو خدا ہی زندہ کرے تو کرے۔ ان مردہ دلوں کو اللہ ہی ہدایت کرے تو کرے۔ ان کو سمجھانا مردوں کو زندہ کرنے کے برابر ہے۔ اچھا! صحیح بات اس وقت معلوم ہوگی جب کہ ان کی آنکھوں پر سے پردہ اُٹھے گا اور جب۔ ثُمَّ اِلَیْهِ؛ پھر اُسی کی طرف۔ یُرْجَعُوْنَ؛ لوٹائے جائیں گے۔ ان کی واپسی ہوگی، پھر کر آویں گے۔

ترجمہ:- مانتے تو وہی ہیں جو سنتے اور کان رکھتے ہیں (یہ سنتے ہی کب ہیں یہ مردہ دل ہیں) اور (مردوں کو زندہ کرنا خدا ہی کا کام ہے) اللہ ہی مردوں کو جِلا سکتا ہے (اور ان مردہ دلوں کو ہدایت کرسکتا ہے) پھر اُسی کی طرف یہ سب لوٹائے جائیں گے (اُس وقت حق و باطل ظاہر ہوگا، پیغمبر کے نہ ماننے کی برائی ظاہر ہوگی)۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾

وَقَالُوْا؛ اور (معترضین نے) کہا۔ لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ؛ ان پر کیوں نہیں اتاری گئی، نازل کی گئی۔ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ؛ ان کے رب کے پاس سے کوئی بڑی نشانی، کوئی بڑی آیت۔ قُلْ؛ تم کہو۔ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ؛ کہ اللہ قادر ہے، کرسکتا ہے۔ اس کو اس بات کی قدرت ہے۔ عَلٰٓی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً؛ کہ کوئی بڑی آیت اُتارے۔ کوئی بڑی نشانی ظاہر کرے۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ؛ مگر ان کے اکثر۔ لَا یَعْلَمُوْنَ؛ نہیں جانتے۔ موقع بے موقع کو نہیں سمجھتے، اقتضائے محل سے واقف ہی نہیں۔

ترجمہ:- اور (ان معترضین نے) کہا، کیوں ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی آیت نہیں اتاری گئی (حالانکہ ایک آیت کے بعد دوسری آیت اتاری جارہی ہے مگر ان کی فرمائش کا سلسلہ کہیں ختم ہی نہیں ہوتا)۔ تم کہو اللہ ایک اور نشانی کے ظاہر کرنے پر قادر ہے (وہ ایک اور آیت بھی اتار سکتا ہے) مگر ان میں کے اکثر نادان ہیں (ان کو یقین ہی نہیں ہوتا)۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؛ اور نہیں ہے کوئی چلنے والا ۔ دَبَّ ، يَدِبُّ ، دَبًّا وَدَبِيْبًا ؛ چلنا ، رینگنا ۔ دَابَّةٌ ؛ جانور ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ کوئی زمین پر چلنے والا نہیں ہے ۔ وَلَا طٰٓئِرٍ ؛ اور نہ کوئی پرندہ ، کوئی اڑنے والا ۔ يَطِيْرُ ؛ اُڑتا ہے ۔ بِجَنَاحَيْهِ ؛ اپنے دونوں پروں سے ، بازوؤں سے ۔ اِلَّآ اُمَمٌ ؛ مگر جماعتیں ۔ اُمَّةٌ کی جمع ہے ۔ اَمْثَالُكُمْ ؛ تمہاری ہی جیسی ۔ ہم نے ان کی ضروریات ان کو دیں اور تم کو تمہاری ضروریات دے رہے ہیں اور دیں گے ۔ مَا فَرَّطْنَا ؛ ہم نے کوتاہی نہیں کی ۔ تَفْرِيْطٌ ؛ ضرورت سے کمی کرنا ۔ اِفْرَاط ؛ ضرورت سے زیادتی کرنا ۔ فِي الْكِتٰبِ ؛ کتاب میں ، صحیفۂ فطرت میں ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ ، کسی چیز کی ۔ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ ؛ پھر وہ اپنے رب کی طرف ۔ يُحْشَرُوْنَ ؛ حشر کئے جائیں گے ، جمع کئے جائیں گے ۔ مرنے کے بعد ان کو معلوم ہوگا کہ خدا نے جو کچھ کیا برمحل کیا ، جس کو جو کچھ دیا حسبِ استحقاق دیا ۔

ترجمہ :- اور زمین پر چلنے والے جانور اور اپنے دونوں بازو سے اُڑنے والے پرندے تمہارے ہی جیسے ہیں (ہم نے انھیں ان کی ضروریات دیں اور تم کو تمہاری ضروریات) ۔ کتاب میں (صحیفۂ فطرت میں) جو کچھ ہے اس کے دینے میں کوئی کوتاہی نہیں کی (مگر یہ سب کب کھلے گا ؟) جب وہ اپنے رب کی طرف حشر کئے جائیں گے (قیامت ہوگی تو آنکھوں پر سے پردہ اُٹھے گا اور صحیح بات سمجھ میں آجائے گی) ۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ

وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾

وَالَّذِيْنَ ؛ اور جو لوگ ، جنھوں نے ۔ كَذَّبُوْا ؛ تکذیب کی ، جھٹلایا ، نہ مانا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو ، ہماری نشانیوں کو ۔ صُمٌّ ؛ بہرے ہیں ۔ جمع اَصَمّ ۔ وَبُكْمٌ ؛ اور گونگے ہیں جمع اَبْكَمُ ۔ فِي الظُّلُمٰتِ ؛ اندھیریوں میں پڑے ہوئے ہیں ، انھیں کچھ نظر نہیں آتا ۔ نہ حق بات سنائی دیتی ہے نہ ان کے منہ سے نکلتی ہے ، نہ دکھائی ہی دیتی ہے ۔ یہ خدا کی حکمت ہے ۔ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ ؛ جس کو خدا چاہے ۔ يُضْلِلْهُ ؛ اس کو گمراہ رہنے دیتا ہے ۔ کیونکہ اس میں ہدایت قبول کرنے کی قابلیت نہ تھی ۔ وَمَنْ يَّشَاْ ؛ اور جس کو چاہتا ہے ۔ يَجْعَلْهُ ؛ اس کو کردیتا ہے ۔ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ صراطِ مستقیم پر ، راہِ راست پر ۔ کیونکہ اس کی فطرت اچھی تھی ، اس کی طبیعت میں صلاحیت تھی ۔

ترجمہ :- اور جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں (ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں) وہ بہرے اور گونگے ہیں (وہ) اندھیریوں میں پڑے ہوئے ہیں ۔ خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر لاتا ہے ۔ (مگر کرتا وہی ہے جو اس کی حکمت کے لائق ہے، وہی قدیر بھی ہے حکیم بھی ہے)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَرَءَيْتَكُمْ ؛ بولو، خبر دو ۔ اَرَءَيْتَ ؛ کے دو استعمال ہیں (۱) تمہاری کیا رائے ہے؟ تم کیا دیکھ رہے ہو؟ اور اس وقت اس کی پوری گردان ہوگی ۔ اَرَءَيْتَ ۔ اَرَءَيْتُمَا ۔ اَرَءَيْتُمْ ؛ (۲) دوسرا استعمال یہ ہے ۔ اَرَءَيْتَكُمْ ؛ اور اس کے معنٰی ہیں، خبر دو، بولو ۔ ہر حالت میں اَرَءَيْتَ کی ضمائر کا محلِ اعراب کوئی نہیں ۔ ضمائر سے صرف مخاطب کا علم ہوتا ہے کہ وہ واحد ہے، جمع ہے یا تثنیہ ہے، مذکر ہے یا مؤنث ہے ۔ جیسا ، ذٰلِكَ ۔ ذٰلِكُمَا ۔ ذَالِكُمْ ؛ غرضیکہ كُمْ ، اَرَءَيْتَ کا مفعول نہیں اس کی حالت ایسی ہے، جیسے اسمِ فعل ۔ اِنْ اَتٰىكُمْ ؛ اگر تمہارے پاس آجائے، تم پر آپڑے ۔ عَذَابُ اللّٰهِ ؛ خدا کا عذاب ۔ اَوْاَتَتْكُمْ ؛ یا تمہارے پاس آجائے ۔ اَلسَّاعَةُ ؛ وہ گھڑی ۔ قیامت کا وقت ۔ موت کی ساعت ، پریشانی کا وقت ۔ اَغَيْرَ اللّٰهِ ؛ کیا غیرِ خدا کو ۔ تَدْعُوْنَ ؛ پکارتے ہو، بلاتے ہو ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر سچے ہو تو بتاؤ ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو، دیکھو (ذرا بولو تو) اگر تم پر اللہ کا عذاب آپڑے یا بری گھڑی (یا موت کی ساعت یا قیامت کا وقت) آجائے تو تم اللہ کے سوا کس کو پکارو گے؟ سچے ہو تو بتاؤ ۔

(آدمی کو جب پریشانی آتی ہے تو خدا یاد آتا ہے) ۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع ۴ / ۱۰

بَلْ اِيَّاهُ ؛ بلکہ اسی کو ۔ تَدْعُوْنَ ؛ پکارو گے ۔ فَيَكْشِفُ ؛ پس کھول دے گا، دفع کردے گا ۔ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ ؛ جس کے دور کرنے کے لئے پکارو گے ۔ یعنی مصیبت کو، پریشانی کو ۔ اِنْ شَآءَ ؛ اگر چاہے ۔ وَتَنْسَوْنَ ؛ اور بھول جاؤ گے ۔ نِسْيَانٌ ؛ بھول جانا ۔ مَا تُشْرِكُوْنَ ؛ جن کو تم خدا کا شریک کرتے ہو ۔

ترجمہ :- بلکہ اسی کو پکارو گے ، پھر اگر وہ چاہے تو جس مصیبت کے دفع کرنے کے لئے تم پکار رہے ہو اُس کو دفع کردے اور جن کو تم خدا کا شریک بناتے تھے اُن کو بھول جاؤ گے ۔

جب برا وقت آتا ہے اور چوطرف سے پریشانی آجاتی ہے تو سارے جھوٹے معبودوں کی طرف سے خیال پلٹ جاتا ہے اور خدا کو یاد کرنے لگتے ہیں ۔ کلکتہ میں عبدالرحیم نامی ایک دہریہ تھا، مرنے لگا تو اللہ اللہ پکارنے لگا ۔ کسی نے

اس سے پوچھا، تم خدا کو مانتے نہ تھے، اب خدا کو کیوں یاد کر رہے ہو؟ اس نے کہا پھر کس کو پکاروں۔ غرضکہ سہارا ہے تو خدا کا، وہی خیر و شر کا مالک ہے، وہی مصیبتوں کا ٹالنے والا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور بے شک ہم نے بھیجا، ارسال کیا۔ اِلٰى اُمَمٍ ؛ اُمتوں کی طرف۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تجھ سے قبل، تجھ سے پہلے۔ فَاَخَذْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو ماخوذ کیا، ان کو پکڑ لیا، ان کو مبتلا کیا۔ بِالْبَاْسَآءِ ؛ سختی میں، تنگی میں، تنگدستی میں۔ بَاْسٌ ۔ بُؤْسٌ بَاْسَآء ؛ سب کے معنی سختی کے ہیں۔ وَالضَّرَّآءِ ؛ ضرر میں، تکلیف میں۔ یہ تکلیف ان کو ہم نے کیوں دی؟۔ لَعَلَّهُمْ ؛ شاید کہ وہ، تا کہ وہ۔ يَتَضَرَّعُوْنَ ؛ تضرع وزاری کریں، روئیں گڑگڑائیں، اظہارِ عجز و نیاز کریں۔ اپنی بداعمالیوں سے باز آئیں، توبہ کریں۔

ترجمہ:- اور ہم نے تم سے پہلی اُمتوں کی طرف اپنے پیغمبر بھیجے اور ان کو سختی اور ضرر بھی دیا تا کہ (دربارِ الٰہی میں) تضرع و زاری کریں (اظہار عجز و نیاز کریں، توبہ کریں)۔

اپنی بداعمالیوں سے باز آئیں۔ گویا کہ یہ تھوڑی سی تکلیف جو پہنچائی گئی، صحتِ روحانی کا انجکشن تھا، کڑوی دوا تھی جو پلائی گئی، تا کہ ان کو صحت و عافیت نصیب ہو۔ مگر ان کی حالت کیسی تھی؟

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

فَلَوْلَآ ؛ تو ایسا کیوں نہیں ہوا۔ لَوْلَا اور لَوْمَا، کلمہ توبیخ ہیں، اظہارِ ناخوشی پر کہے جاتے ہیں، انھوں نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ اِذْ جَآءَهُمْ ؛ جب کہ ان کے پاس آ گیا۔ بَاْسُنَا ؛ ہمارا عذاب، تکلیف۔ تَضَرَّعُوْا ؛ تضرع وزاری کرتے۔ یعنی تکلیف پہنچی تھی تو کیوں انھوں نے اظہارِ عجز و نیاز نہیں کیا۔ وَلٰكِنْ قَسَتْ ؛ مگر سخت و درشت ہو گئے۔ قُلُوْبُهُمْ ؛ ان کے دل۔ وَزَيَّنَ ؛ اور زینت دی اور خوشنما کر دکھایا۔ سنوارا۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے۔ اَلشَّيْطٰنُ ؛ شیطان نے۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کاموں کو کہ وہ کرتے تھے، اُن کے اعمال کو۔

ترجمہ:- تو کیوں ایسا نہیں ہوا کہ جب ان کو سختی ہوئی تو (توبہ کرتے) تضرع وزاری کرتے۔ مگر ان کے دل تو سخت ہو گئے ہیں اور شیطان نے ان کی بداعمالیوں کو ان کے لئے خوشنما بنا کر بتایا ہے۔

وہ جو کچھ کرتے تھے ان کی نگاہ میں اس کو سنوار دیا تھا، آخر یہ سب کب تک؟

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ

حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝٤٤

فَلَمَّا نَسُوْا ؛ جب کہ وہ بھول گئے ۔ نِسْیَانٌ ؛ بھولنا ۔ مَاذُكِّرُوْا بِهٖ ؛ وہ جس کی یاد دہانی کی گئی تھی ، جس کی انھیں نصیحت کی گئی تھی ۔ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم نے ان پر کھول دیے ۔ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ ؛ ہر چیز کے دروازے ۔ اُن کے لئے ہر قسم کی سہولتیں پہنچائی گئیں ۔ عیش وعشرت کے دروازے ان کے سامنے کھول دیئے گئے ۔ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا ؛ یہاں تک کہ جب وہ خوش ہوگئے اور فرحت سے پھول گئے ۔ بِمَآ اُوْتُوْا ؛ اس چیز سے کہ انھیں دی گئی تھی ۔ اَخَذْنٰهُمْ ؛ ہم نے انھیں پکڑ لیا ، گرفتار کرلیا ۔ بَغْتَةً ؛ یکا یک ، ناگہاں ۔ فَاِذَاهُم مُّبْلِسُوْنَ ؛ تو وہ ناامید ہوگئے ۔ اَبْلَسَ الرَّجُلُ ؛ شکستہ دل ہوا ، غمگین ہوا ، رحمت سے مایوس ہوا ۔ لازم بھی آتا ہے اور متعدی بھی ۔ اسی سے ابلیس کا اشتقاق ہے ، کیونکہ وہ رحمتِ الٰہی سے مایوس ہے ۔

ترجمہ :- جب کہ انھیں جس کی یاد دہانی کی گئی تھی (پند ونصیحت کی گئی تھی) بھول گئے (اور اس پر کوئی دھیان نہیں دیا توجہ نہیں کی) اور ان کے سامنے ہم نے ہر قسم (کی عیش وعشرت) کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ خوب خوش ہوئے (اور جو کچھ ان کو دیا گیا تھا ، اس سے مالامال ہوگئے) تو ہم نے دفعتہً ان کو پکڑلیا (گرفتار کرلیا) اور وہ اس وقت غمگین اور مایوس تھے ۔

(اب پچھتائے کیا ہووت ہے ÷ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت)

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٥

فَقُطِعَ ؛ پھر کاٹ دی گئی ۔ دَابِرُ الْقَوْمِ ؛ قوم کی جڑ ۔ دُبُرٌ ؛ پیٹھ ۔ دَابِرٌ ؛ پیچھے رہنے والا ، خواہ زمانہ میں ہو ، خواہ مرتبہ میں ۔ اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ جنھوں نے ظلم کیا ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ اور تعریف ہے تو خدا ہی کی ہے ، سب تعریفوں کا مستحق خدا ہی ہے ۔ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام جہانوں کا پروردگار ، پالنے والا ۔ جب ظالم لوگ ایسے کام کریں جو اس کی شانِ ربوبیت کے خلاف ہیں تو ان کو جڑ پیڑ سے کاٹ کر پھینک دینا ہی قابلِ تعریف ہے ۔

ترجمہ :- پھر تو ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی ۔ اور تعریف کا مستحق تو اللہ ہی ہے جو رب العلمین ہے ۔

(اُس کی ربوبیت کی شان کا تقاضا ہے کہ ایسے لوگوں کا جڑ پیڑ سے قلع قمع کردے جو دوسرے بندگانِ خدا کو تباہ کرتے ہیں ۔ بے شک تباہ کرنے والوں کو تباہ کرنا قابلِ تعریف ہے ، لائقِ ستائش ہے) ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ
مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝٤٦

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَرَءَیْتُمْ ؛ کیا تم نے دیکھا ۔ اس کے متعلق تم کیا رائے رکھتے ہو، ذرا بتادو ۔ اِنْ اَخَذَ اللّٰہُ ؛ اگر اللہ لے لے ۔ سَمْعَکُمْ ؛ تمہاری سماعت کو، تمہارے کان کو ۔ وَاَبْصَارَکُمْ ؛ اور تمہاری بصارتوں کو، تمہاری آنکھوں کو ۔ وَخَتَمَ ؛ اورمہر کردے ۔ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ ؛ تمہارے دلوں پر ۔ مَنْ اِلٰہٌ ؛ کون معبود ہے؟ کون خدا ہے؟ غَیْرُاللّٰہِ ؛ اللہ کے سوا ۔ یَاْتِیْکُمْ بِہٖ ؛ جوتم کو وہ لادے جس کو خدا نے سمجھ دی ہے وہ صاف جواب دے گا کہ کوئی نہیں ہے ۔ اُنْظُرْ ؛ دیکھ! کَیْفَ ؛ کیسا ۔ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ؛ ہم آیتوں اور نشانیوں کو اُلٹ پلٹ کرتے ہیں ۔ یعنی ہم آیتوں کو کس طرح مختلف طور سے ادا کرتے ہیں ۔ کس طرح ہم بار بار بیان کرتے ہیں؟ ثُمَّ ھُمْ ؛ اس پر بھی وہ ۔ یَصْدِفُوْنَ ؛ پھر جاتے ہیں، اعراض کرتے ہیں ۔

ترجمہ:۔ تم کہہ دو! کبھی تم نے اس بات پر غور بھی کیا، اگر اللہ تمہاری سماعت اور بصارت کو لے لے (اورتم کو بہرا اور اندھا بنادے) اور تمہارے دلوں پر مہر کردے تو کیا خدا کے سوائے (کوئی دیوتا ہے) کوئی معبود ہے جو اس (مذکور) کو تم کو پھر لادے (تم کو پھر سماعت، بصارت بخش دے، مہر توڑے)۔ دیکھو! ہم کس کس طرح سے اپنی آیتوں کو بیان کرتے ہیں (کہ کسی طرح سمجھ جائیں) مگر وہ ہیں کہ اعراض ہی کرتے ہیں (اور کچھ بھی توجہ نہیں کرتے)۔

قُلْ اَرَءَیْتَکُمْ اِنْ اَتٰىکُمْ عَذَابُ اللّٰہِ بَغْتَۃً اَوْ جَھْرَۃً ھَلْ یُھْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَرَءَیْتَکُمْ ؛ ابھی ہم نے بیان کیا کہ اَرَءَیْتَ کے معنٰی ''خبردو'' کے ہیں ۔ واحد، تثنیہ جمع سب کو یہی کلمہ کہا جائے گا ۔ کُمْ ؛ کا کوئی محل اعراب نہیں ۔ صرف مخاطب کو بتائے گا کہ وہ جمع مذکر ہے ۔ ذرا بتا تو دو! اِنْ اَتٰکُمْ ؛ اگرتمہارے پاس آجائے ۔ عَذَابُ اللّٰہِ ؛ خدا کا عذاب ۔ بَغْتَۃً ؛ دفعتہً، اچانک ۔ ناگہاں طور سے ۔ اَوْجَھْرَۃً ؛ یا کھلم کھلا شور پکار سے ۔ ہانکے پکارے سے ۔ ھَلْ یُھْلَکُ ؛ کیا ہلاک کئے جائیں گے؟ اِلَّا ؛ سوائے ۔ اَلْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ استفہام انکاری ہے ۔ یعنی ظالموں کے سوائے کوئی ہلاک نہ ہوگا ۔

ترجمہ:۔ تم کہو، ذرا بتا تو دو، اگر تمہارے پاس خدا کا عذاب دفعتہً یا ظاہر بظاہر آجائے تو کیا ظالموں کے سوائے کوئی اور بھی ہلاک ہوگا؟ (ہرگز نہیں، ظالم ہی تباہ ہوں گے)۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَمَا نُرْسِلُ ؛ ہم نہیں بھیجتے ، ارسال نہیں کرتے ۔ اَلْمُرْسَلِیْنَ ؛ رسولوں کو ، پیغمبروں کو ، فرستادوں کو ۔ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ ؛ مگر بشارت دینے والے ، خوشی کی خبریں سنانے والے ۔ کن کو؟ نیکوں کو ۔ وَمُنْذِرِیْنَ ؛ اور خوفناک چیزوں سے ڈرانے والے ۔ تکلیف دہ چیزوں سے خبردار کرنے والے ۔ کن کو؟ بدکاروں کو ۔ فَمَنْ اٰمَنَ ؛ پھر جو ایمان لایا ۔ وَاَصْلَحَ ؛ اور اصلاح کی اور درست کیا ۔ کن کو؟ اپنے نفس کو ، اپنے اعمال کو ۔ مَنْ لفظ کے اعتبار سے واحد ہے اور معنی کے اعتبار سے جمع ۔ لہذا مَنْ اٰمَنَ فَاَصْلَحَ ہے بصیغہ واحد ، اور معنی کے لحاظ سے جمع ہے ۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ ؛ ان پر کوئی خوف نہیں ، کوئی ڈر نہیں ۔ کیونکہ انھوں نے برے کام نہیں کئے تھے ۔ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔ اور نہ ان کو حزن و ملال ہوگا کیونکہ ان کے نیک ہونے کی وجہ سے ان کے مقاصد انھیں مل جائیں گے ۔ حزن تو اس وقت ہوتا کہ ان کا مقصد ان کے ہاتھ سے نکل جاتا ۔

ترجمہ :- اور ہم رسول نہیں بھیجتے مگر بشارت دینے والے (خوش خبری سنانے والے) اور (نقصان دہ اور بری باتوں سے) خبردار کرنے والے ۔ پھر جو ایمان لائے اور اپنی اصلاح کرلی (اپنے اعمال درست کئے) تو ان پر کسی قسم کا ڈر خوف ہے ، نہ حزن و ملال ۔

وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾

وَالَّذِیْنَ ؛ اور جن لوگوں نے جھٹلایا ، تکذیب کی ۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کی ۔ یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ ؛ ان کو عذاب پہنچے گا ، وہ عذاب کے پنجے میں پکڑے جائیں گے ۔ (کیوں؟) ۔ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ؛ ان کی نافرمانی کی وجہ سے ، اس وجہ سے کہ وہ فسق و فجور میں مبتلا تھے ۔

ترجمہ :- اور جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ، ان کی نافرمانی (اور فسق و فجور) کی وجہ سے ان پر عذاب آجائے گا ۔

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۵ و ۱۱

قُلْ ؛ (پیغمبر!) تم کہہ دو ۔ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؛ میں تم سے نہیں کہتا ۔ عِنْدِیْ ؛ میرے پاس ۔ خَزَآئِنُ اللّٰهِ ؛ اللہ کے خزانے ہیں ۔ یہ اس لئے کہا گیا ، جس کو دیکھو طالبِ دنیا ، بندۂ زر ۔ پیغمبر کے پاس پہنچے بھی تو وہی طلبِ مال ، وہی حُبِ دولت ۔ وَلَاۤ اَعْلَمُ ؛ اور مجھے علم نہیں ، میں نہیں جانتا ۔ الْغَیْبَ ؛ غیب کی باتوں کو ۔

غیب کی باتوں کو خدا ہی جانتا ہے ، غیب کی کنجیاں خدا کے ہی ہاتھ میں ہیں ۔ خدا کا علم ذاتی ہے ۔ بندوں کو خدا کی تعلیم سے علم حاصل ہوتا ہے ، جتنا بتلایا دیکھ لیا ۔ بعض غیب کی باتیں خدا سے خاص ہیں ، بعض اپنے پیغمبروں کو بتلاتا ہے ۔ رسول اللہ ﷺ کو اولین و آخرین کے علم سے سرفراز کیا ۔ بعض اپنے خاص بندوں کو بھی غیب کی باتوں کا علم اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے ۔ بہر حال اللہ نے اپنے بندوں کو جتنا علم دیا اتنا علم ہوا ۔ جب بندوں کا وجود ہی بالذات نہیں تو ان کی کونسی چیز بالذات ہوگی ، اور ان کا علم کہاں سے بالذات ہوگا ۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؛ اور میں تم سے نہیں کہتا ۔ اِنِّیْ مَلَكٌ ؛ کہ میں فرشتہ ہوں ۔ جس کو دیکھو اصل مقصد سے کوسوں دور ، مافوق الفطرت چیزوں کی خواہش ، خوارقِ عادت کی فرمائش ۔ پیغمبر بھی ہو تو فرشتہ ہو ۔ غرض کہ نادانوں میں بڑی جدت پسندی ہے ۔ عجائب و غرائب کی طلب ۔ پیغمبر ہدایت کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے ۔ اِنْ اَتَّبِعُ ؛ میں اتباع نہیں کرتا ، میں پیروی نہیں کرتا ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ مَا يُوْحٰی ؛ جو وحی کی جاوے ۔ اِلَیَّ ؛ میری طرف ۔ میرا کام ہے صرف احکامِ الٰہی کی اتباع کرنا ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ هَلْ يَسْتَوِی ؛ کیا برابر ہوسکتے ہیں ۔ الْاَعْمٰی ؛ اندھا ، نابینا ۔ وَالْبَصِيْرُ ؛ اور دیکھنے والا ، بینا ، کیا نابینا اور بینا دونوں برابر؟ کیا عالم و جاہل دونوں برابر؟ کیا مسلم و کافر دونوں برابر؟ کیا نیکوکار اور بدکار دونوں برابر؟ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ؛ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے ، کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر) تم کہہ دو ۔ میں تم سے نہیں کہتا کہ خدا کے خزانے میرے پاس ہیں (جس کو چاہوں دوں گا) نہ میں غیب داں ہوں (کہ بے ضرورت بات بھی پوچھو تو جواب دوں) ۔ اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں (بلکہ میں آدمیوں میں سے ہوں ، آدمی ہوں) مگر وحیِ الٰہی کا تابع ہوں (اس کے حکم پر چلتا ہوں اس کی مرضی کے خلاف ایک لفظ میری زبان سے نہیں نکلتا ۔ بدتمیزی بڑی بری چیز ہے) ۔ کیا نابینا بینا دونوں برابر ہیں ؟ (کیا عالم و جاہل دونوں مساوی ہیں) ۔ کچھ تو سوچو ، (یہ کیا بدتمیزی ہے) ۔

واضح ہو کہ خوارقِ عادات ، معجزہ اور کرامات ، جادو اور منتر کا انسان بڑا خواہش مند ہے ، بڑا شوقین ہے ۔ جہاں کسی سے کوئی غیر معمولی چیز نمایاں ہوئی بس اس کو آسمان پر لے جاکر بٹھلا دیا ۔ اس عجائب پرستی نے لوگوں کو خاک میں ملادیا ۔ بُت پرستی یہ کریں گے ، غیرِ خدا کو سجدہ یہ کریں گے ، احکامِ الٰہی سے کچھ پوچھو تو بے خبر ، سنتِ نبویؐ سے ناواقف ۔ بزرگوں کے پاس جاتے بھی ہیں تو کیوں ؟ حضرت ! مجھے بچہ نہیں ہوتا دعا کیجئے ، نوکری نہیں ہے ، کچھ پڑھنے بتایئے ، بہت دن سے میرا دوست بیمار ہے کچھ توجہ فرمایئے کہ اچھا ہوجائے ، میری فلاں چیز کھوگئی ہے ، کوئی تعویذ دیجئے ، میرا بچہ کھو گیا ہے ، کوئی ایسا نقش عطا کیجئے کہ گھبرا کر واپس آجائے ، فلاں کو آسیب ہوگیا ہے ایسا فتیلہ دیجئے کہ آسیب جل کر خاک ہوجائے ۔ غرض کہ طالبِ مولیٰ بہت کم ہیں ۔

جس کو دیکھو غرض کا بندہ ہے ÷ کوئی اپنا نظر نہیں آتا (حسرت صدیقی)

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾

وَاَنْذِرْبِهٖ ؛ اور اس (قرآن) سے ان لوگوں کو خبردار کردو ۔ اَلَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ ؛ جو ڈرتے ہیں ۔ اَنْ یُّحْشَرُوْا ؛ اس بات سے کہ ان کا حشر ہو، وہ جمع کئے جائیں ۔ اِلٰی رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کی طرف ۔ لَیْسَ لَهُمْ ؛ ان کے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کے سوائے ۔ وَلِیٌّ ؛ حمایتی، دوست، مددگار ۔ وَلَا شَفِیْعٌ ؛ اور نہ سفارشی، شفاعت کرنے والا ۔ لَعَلَّهُمْ ؛ تا کہ وہ، شاید کہ وہ ۔ یَتَّقُوْنَ ؛ تقویٰ اختیار کریں ۔ عذاب خدا سے بچیں ۔

ترجمہ :- اور اس سے (ان کو قرآن سنا کر) خبردار کردو (کن کو؟) ان لوگوں کو جن کو اپنے رب (خدائے تعالےٰ) کے پاس حاضر ہونے کا خوف ہے کہ ان کے لئے اس کے سوائے نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی، شاید کہ وہ تقویٰ اختیار کریں (عذابِ الٰہی سے بچیں ۔ یعنی جو لوگ حشر کے قائل ہیں ان کو سنادو کہ خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے نہ سفارشی ۔ یہ تم ان کو اس لئے سنادو کہ شاید وہ تقویٰ اختیار کریں، متقی پرہیزگار بن جائیں)۔

اُن لوگوں پر زیادہ توجہ نہ کرو جو سرے سے خدا ہی کے منکر ہیں اور نہ حشر و نشر کے قائل ہیں ۔ بعض لوگ اس آیت کے یہ معنی سمجھ رہے ہیں کہ جو حشر کے قائل ہیں اور اس بات کے بھی قائل ہیں کہ قیامت میں نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی، ایسے لوگوں کو ڈراؤ ۔

صاحبو ! اس آیت سے یہ ثابت ہورہا ہے کہ کوئی شفیع نہیں ۔ ایک دوسری جگہ ہے ۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ " کون ہے جو اللہ کے اِذن کے بغیر اللہ کے دربار میں سفارش کرسکتا ہے" ۔ اور ایک جگہ ہے مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا ؛ " جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے اس میں سے حصہ ملے گا" ۔ یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک جگہ مطلق ہو اور دوسری جگہ مقید تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا چاہیئے ، یعنی لَا شَفِیْعَ کے معنٰی ہیں، بغیر خدا کی اجازت کے کوئی شفاعت نہیں کرسکتا ۔ دنیا بھر میں اگر کوئی شفاعت کا اجازت یافتہ ہوسکتا ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کون ہوسکتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :- وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ؛ یعنی " پیغمبر اگر کسی کے لئے مغفرت چاہے تو اللہ اس کی توبہ ضرور قبول کرے گا، ان پر رحم کرے گا" ۔ دُعائے مغفرت کرنا کیا شفاعت میں داخل نہیں ؟ ابراھیم علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ سَاَسْتَغْفِرُلَکَ رَبِّیْ ؛ "میں تمہارے لئے اپنے رب سے دُعائے مغفرت کروں گا" ۔ یہ سب شفاعت کی صورتیں ہیں ۔ کون کہتا ہے کہ خدا شفاعت قبول کرنے پر مجبور ہوگا ۔ نہ پیدا کرنے پر مجبور تھا، نہ پرورش کرنے پر، نہ شفاعت قبول کرنے پر، نہ بخشنے پر ۔ یہ سب اس کا کرم ہے ۔ شفاعت کرنا بھی اللہ کے رحم کا تقاضا ہے اور قبولِ شفاعت کرنا بھی اللہ کے رحم و کرم کا کرشمہ ہے ۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ پیغمبر ہو یا ولی خدا کے پاس کسی کی وجاہت و آبرو نہیں